

فہرست مصنفین و مکتوبات

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حال شیخ علاء الدین بلخانی	۵۶	حال سید نور الدین مبارک	۱۷	حال شیخ خواجه شاد و نوری	۲
حال سید میرزا سہروردی	۱۱	حال شیخ بہاؤ الدین زکریا بلخانی	۱۹	حال شیخ کریم	۳
حال شیخ حاجی جیون ہند	۵۷	حال خالی خندان رو	۲۶	حال شیخ علی رودبار سے	۱۱
حال سید جلال الحق الدین	۱۱	حال شیخ یحییٰ الدین علی	۲۷	حال شیخ ابو عبد اللہ حنیف	۴
حال معزوم افغانی راجا پوری	۶۳	حال شیخ صدر الدین عارف	۲۸	حال شیخ ابو علی کاتب	۵
حال سید علم الدین	۶۴	حال شیخ حسام الدین بدرونی	۳۲	حال ابو القاسم احمد اسود و سید	۵
حال شیخ کبیر الدین بہا علی	۶۵	حال شیخ نذیر الدین عراقی	۱۱	حال ابو القاسم ہنا و ہندی	۱۱
حال سید صدر الدین ہند	۶۶	حال شیخ حسن افغان	۳۵	حال شیخ عمریہ	۶
حال شیخ سراج الدین	۶۸	حال سید جلال الدین نیر خجاکا	۱۱	حال ابو القاسم مغربی	۱۱
حال سید ناصر الدین بخاری	۶۹	حال شیخ سعدی شیرازی شاعر	۳۸	حال ابو القاسم کرکابی	۷
حال سید برہان الدین بخاری	۷۰	حال شیخ محمد یحییٰ	۳۹	حال شیخ فرخ زنجابی	۸
حال سید شاہ عالم	۷۱	حال ظہیر الدین شیرازی	۴۲	حال شیخ ابو علی فارسی	۹
حال شیخ عبداللطیف	۷۱	حال خواجہ کرک سہروردی	۱۱	حال شیخ ابو بکر نساخ	۱۱
حال سید کبیر الدین حسن	۷۳	حال سید حسین سہروردی	۴۳	حال شیخ احمد غازی	۱۱
حال سید عبدالصمد قریشی	۷۴	حال شیخ احمد مشوق بلخانی	۴۵	حال عین القضاۃ ہمدانی	۱۰
حال شیخ سہاؤ الدین سہروردی	۷۴	حال شیخ ضیاء الدین رومی	۴۶	حال شیخ ضیاء الدین ابو الجنب	۱۱
حال شیخ عبد الجلیل جہر بلخانی	۷۶	حال خالی شہباز قلندر	۱۱	حال شیخ وجہ الدین سہروردی	۱۲
حال قاضی نجم الدین گجراتی	۷۸	حال شیخ کریم الدین ابو القاسم سہروردی	۴۷	حال شیخ عمار یاسر	۱۳
حال سید عثمان بہلول بلخانی	۷۹	حال شیخ محمد الدین حاکم دیسی	۵۱	حال شیخ نور بہان کبیر مغربی	۱۴
حال شیخ قلام الدین جونی	۸۰	حال شیخ وجہ الدین عثمان	۵۴	حال شیخ اسماعیل نصری	۱۵
حال قاضی محمود گجراتی	۸۰	حال شیخ صلاح الدین درویش	۵۵	حال شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر	۱۶

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
حال شیخ ابوبکر واسطی	۱۵۹	حال شیخ ابو حمزہ بغدادی	۱۶۶	حال شیخ ابراہیم بن علی	۱۶۷
حال شیخ ابوبکر کاتبی	"	حال شیخ ابو حمزہ فراسانی	"	حال ذکری بن یحییٰ	"
حال شیخ ابراہیم بن برقی	۱۶۱	حال شیخ ابوبکر دقان	۱۶۶	حال شیخ ابو عبد اللہ سجری	"
حال شیخ ابو الحسن بن مزین	"	حال شیخ ابراہیم خواص	"	حال محمد بن علی ترمذی	۱۵۰
حال شیخ ابو علی نقضی	۱۶۲	حال شیخ ابو الحسن نوری	۱۶۹	حال شیخ عبد اللہ دارمی	۱۵۲
حال شیخ ابو محمد قرشی	۱۶۳	حال شیخ عمرو بن عثمان	۱۷۱	حال شیخ محمد بن اسماعیل	"
حال ابو یعقوب نر جوہر	۱۶۴	حال شیخ سمون محب	۱۷۲	حال شیخ یحییٰ بن سواد زازی	"
حال شیخ ابو الحسن دیوبند	"	حال شیخ ابو عثمان حمیر	۱۷۳	حال مسلم بن حجاج نیشاپوری	۱۵۵
حال شیخ ابوبکر بن طاہر	"	حال شیخ ابو العباس احمد	۱۷۴	حال شیخ ابو حفص حداد	"
حال شیخ عبد اللہ مازل	"	حال شیخ یوسف بن حسین	۱۷۵	حال شیخ علی بن یزید بن یزید	۱۵۷
حال شیخ ابراہیم بن شبان	۱۶۵	حال شیخ عبد اللہ لبستی	۱۷۷	حال شیخ احمد بن وہب	"
حال شیخ ابو علی مستوفی	"	حال ابو عبد اللہ بن حلال	۱۷۸	حال شاہ شجاع کرمانی	۱۵۸
حال شیخ ابو سیار اعرجی	"	حال حسین بن منصور	"	حال شیخ صدوق قنار	۱۶۰
حال شیخ جعفر خراسانی	۱۶۶	حال شیخ ابو العباس بن عطاء	۱۸۵	حال شیخ قتیب بن شرف	"
حال شیخ ابراہیم بن محمد بن الرق	"	حال شیخ ابوبکر ازہر	"	حال شیخ ابو داؤد بن اشعث	۱۶۱
حال شیخ ابو القاسم بن محمد بن قسطل	۱۶۷	حال شیخ ابو الخیر خضعی	۱۸۶	حال شیخ ابو عبد اللہ عطار	"
حال شیخ ابو العباس سیار	"	حال شیخ ابو محمد جریر	"	حال شیخ ابو عبد اللہ مروری	"
حال شیخ ابو الخیر	۱۶۸	حال شیخ بنان بن محمد بن مال	"	حال شیخ ابو عبد اللہ طالقانی	"
حال شیخ ابو عمر وزجانی	۱۶۹	حال شیخ محمد بن فضل	۱۸۷	حال شیخ محمد بن علی ترمذی	۱۶۲
حال شیخ جعفر غلہ ی	۲۰۰	حال شیخ ابو الحسن وراق	"	حال شیخ سہیل بن عبد اللہ قسری	"
حال شیخ ابو الحسن بن شیخ	۲۰۱	حال شیخ ابو اسمین دراج	"	حال شیخ ابو سعید خرمی	۱۶۳
حال شیخ بندر بن محمد بن قسطل	"	حال شیخ خیر بن صالح	"	حال شیخ عباس بن حمزہ	۱۶۴

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۵۳	حال شیخ بروز بہان صغیر	۲۴۵	حال حضرت سید محمد لاہوری	۲۸۸	حال شیخ حسن طنبی
۲۵۴	حال شیخ ابوالسحاق اغرب	۲۴۶	حال خواجہ عزیز کر کے	"	حال شیخ شمس الدین صغیر
"	حال میر سید حسین خٹک سوار	"	حال شیخ جمال الدین جوہر قانی	"	حال شیخ کریم الدین سمانی
۲۵۵	حال سید شیخ عزیز الدین کے	"	حال مولانا جمال الدین رومی	۲۸۹	حال شیخ اوطلر الدین اصفہانی
۲۵۶	حال ابوالحسن گرد وہر	۲۴۸	حال شیخ مخدوم الدین چلیے	"	حال شیخ حبیب اللہ باری
۲۵۷	حال محمد الدین نواز دے	۲۸۰	حال قاضی بیٹا دے	"	حال شیخ اسماعیل مغربی
۲۵۸	حال شیخ نجم الدین کبرے	"	حال مسیح عبداللہ بلیانی	۲۹۰	حال شیخ نجم الدین محمد
۲۶۱	حال شیخ یونس بن یوسف	"	حال شیخ یاسین مغربی	"	حال شیخ محمود ذراہ
۲۶۲	حال شیخ شمس اور لیس	"	حال عقیقت الدین اسمانی	۲۹۱	حال شرف الدین بن کچے
"	حال شیخ فرید الدین عطار	۲۸۱	حال شیخ نور الدین اسفہانی	۲۹۲	حال سید اسحاق گاروٹو
۲۶۳	حال شیخ بہاؤ الدین ولد	"	حال نور الدین ملک پار	۲۹۳	حال امیر کبیر میر سید علی بہار
۲۶۴	حال شیخ بن الفارض حموی	۲۸۲	حال شیخ ابو محمد مر جانی	۲۹۴	حال شیخ مظفر طنبی
۲۶۵	حال شیخ ابو عبد الدین کرمانی	"	حال شیخ ابو عبد اللہ انوسی	۲۹۵	حال مولانا زاہد مرغانی
۲۶۶	حال شیخ صفوی ندرہ	۲۸۳	حال قطب الدین علامہ	۲۹۶	حال خواجہ حافظ شیرازی
۲۶۷	حال شیخ رضی الدین علی	"	حال شمس الدین نسفی	۲۹۷	حال مولانا نور الدین
۲۶۸	حال شیخ شمس الدین بربک	"	حال شیخ سلطان ولد	۲۹۸	حال شیخ کمال خجندیہ
۲۶۹	حال شیخ سعد الدین حموی	۲۸۴	حال شیخ سلیمان ترکمان	"	حال سعد الدین نقاش
۲۷۱	حال شیخ ابوالفتح جمیل مینی	۲۸۵	حال شیخ بدر الدین اسحاق	"	حال مولانا محمد شیریں
۲۷۲	حال شیخ ابوالحسن شاذلی	"	حال شیخ نجم الدین اصفہانی	۲۹۹	حال حضرت میر محمد سہروردی
۲۷۳	حال شیخ نجم الدین راز دے	۲۸۶	حال شیخ کریم الدین فردوسی	۳۰۰	حال میر سید شریف علی
"	حال عین الزمان جمال بگیلے	"	حال سید ہبیل مشاکہ کشمیری	"	حال شیخ عبداللہ شہار
۲۷۴	حال شیخ سید الدین بافرزی	۲۸۷	حال شیخ حبیب الدین فردوسی	۳۰۱	حال شیخ علی بیروگری

۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۵۹	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲
۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
۶۷	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
۶۸	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸
۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۷۱	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۷۴	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۷۶	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
۷۹	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۸۴	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
۸۵	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۸۶	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
۸۷	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
۸۹	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۱	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
۹۷	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸
۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۳۹۳	حال مولوی غلام احمد لاہور	۳۹۸	حال فتح شاہ لاہور	۳۹۹	حال مولانا محمد امین کانی
۳۹۴	حال مفتی غلام محمد لاہور	۳۹۹	حال محمد اسماعیل کشمیر	۴۰۰	حال میرزا جو کشمیر
۳۹۵	حال شیخ احمد شاہ کشمیر	۴۰۰	حال خواجہ ایوب لاہور	۴۰۱	حال شاہ محمد کشمیر
۳۹۶	حال مفتی محمد قاری لاہور	۴۰۱	حال عبداللہ قاسمی کشمیر	۴۰۲	حال بابا عثمان کشمیر
۳۹۷	حال حضرت غلام	۴۰۲	حال مولانا سید علی قزوینی	۴۰۳	حال محمد باسٹم کشمیر
۳۹۸	حال حضرت زینب خدیجہ	۴۰۳	حال شاہ ولی اللہ محدث	۴۰۴	حال خواجہ عبدالرحیم کشمیر
۳۹۹	حال زینب بنت جعفر	۴۰۴	حال میر محمد یعقوب لاہور	۴۰۵	حال مرزا اجات بیگ کشمیر
۴۰۰	حال بی بی سودہ	۴۰۵	حال شیخ عبدالخالق لاہور	۴۰۶	حال شیخ حسین بکلی
۴۰۱	حال بی بی حنیفہ	۴۰۶	حال حکیم الدین صاحب سیر	۴۰۷	حال قاضی حیدر کشمیر
۴۰۲	حال بی بی حبیبہ	۴۰۷	حال سید شاہ حسین لاہور	۴۰۸	حال مولانا غلامیہ اللہ
۴۰۳	حال حضرت حفصہ	۴۰۸	حال سید کاظم لاہور	۴۰۹	حال حکیم عابد اللہ
۴۰۴	حال حضرت جوہرہ	۴۰۹	حال مولانا غلام فرید لاہور	۴۱۰	حال سلطان میر جو کشمیر
۴۰۵	حال بی بی فائشہ	۴۱۰	حال مولانا عبدالیاس	۴۱۱	حال میر ابو الفتح کشمیر
۴۰۶	حال بی بی میمونہ	۴۱۱	حال مفتی رحیم اللہ لاہور	۴۱۲	حال شیخ محمد کشمیر
۴۰۷	حال ام سلمہ	۴۱۲	حال نور حسین قادری	۴۱۳	حال قاضی دولت بخاری
۴۰۸	حال مولانا ناصر دہلوی	۴۱۳	حال مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی	۴۱۴	حال شیخ احمد بیون فاضل
۴۰۹	حال بی بی رقبہ	۴۱۴	حال سلطان بلال دین دہلی	۴۱۵	حال شیخ مرزا فاضل کشمیر
۴۱۰	حال بی بی زینب	۴۱۵	حال مولانا عبدالقادر دہلی	۴۱۶	حال شیخ عبداللطیف قادری
۴۱۱	حال ام کلثوم	۴۱۶	حال مولوی محمد دے اللہ	۴۱۷	حال میر شرف الدین کشمیر
۴۱۲	حال بی بی فاطمہ	۴۱۷	حال مولانا غلام رسول لاہور	۴۱۸	حال میر باسٹم گیلانی
۴۱۳	حال مولانا علی احمد	۴۱۸	حال قاضی عبدالکلام لاہور	۴۱۹	حال مولانا علی احمد
۴۱۴	حال بی بی زہیرہ	۴۱۹	حال مولانا محمد اسحاق دہلی	۴۲۰	حال بابا محمد مدد

[illegible]

عوضاً بکرمکافضی خلائی روزگار
برین رخسارین بینان و بینان

درین زمان چندیست اقوام ساله میگرد عجم که متعدد حمله از حالات خاصان

خزینہ الاصفیاء جلد دوم

من تصنیف انیسف نالیف سرلیف فیصل الامی جیامو لومو میستی علیا فیصل حبیب لایووی

مطبع میمنتی کتب و اوراق کا اور مطبعہ

سال ترحیلش عیان شد از خرد	زاد بر آفاق محبوب اللمدا	ازنده دل محبوب علم اند غیان
پیر یونانی شد ببالش عیسا	شیخ رویم قدس سحر کفیت وی	ابو محمد است و ابو محمد است و ابو محمد است
و ابوبیسان نیز گفته اند نام پیر	احمد بن زید بن رویم کمال وی	از خرد و عالم و فقیه و بزرگ کاسب
علوم ظاهر و باطن موجود و کمال	و شاکر و رشید سید الطائیفه جنید است	و از صحبت مشاود و نورانی نیز فایده
عظیم برداشت و تدبیر داند و همنان	داشت شیخ ابو عبد الله بن جنید	تخفیف میفرمود که اگر چه شیخ
رویم خود را شاکر و محمد سید الطائیفه جنید میگفت	لیکن بهتر از دوست و من یک موی	و دو ستر دارم
از حد جنید چه شرم من هرگز در تمام عمر کسی	از وی بزرگ تر ندید و مثل و سبک	در تو حد سخن نگفت و
صاحب نهجیات الالسن میفرمود که شیخ رویم	در آخر عمر خود را در دنیا داران	پوشیده ساخت اما
محبوب نماد که عشق و شکاک نبودان	و سید الطائیفه جنید میفرمود که شیخ رویم	مشغول فارغ است
و من فارغ مشغول ام یعنی رویم با وجود اهتمام	دنیا و سبک بحق مشغول بود و این امر	بسیار است
که در دولت مندی بحق مشغول شد و وفات	شیخ رویم با قول صحیح و مال	صد و سی و هجری است از مولف
چون رویم از دار دنیا رحلت است	رفت از عالم بحبت سبب	سال ترحیلش خبر و فیه
پیر کمال خواند و هم انور کمال	ازنده دل کمال ولی الله شیند	هست سال حلت آن متقی
شیخ علی رو و باری قدس سحر نام نامی و سید احمد بن محمد بن قاسم بن منصور است و نسب		
آبای کرام و بے بنو شیردان نادل میرد و می از مردان خاص سید الطائیفه جنید و فیض این بندگان		
صحبت مشاود و نورانی است حافظ حدیث و عالم و فقیه و ادیب و امام و سید قوم بود و چنان		
و سید عبد الله رو و باری است نقیست که روزی سید الطائیفه جنید در مسجد جامع و عظیم میگفت و		
یتیم می مخاطب میفرمود که اسمع یا شیخ ابو علی و سید این سخن میگوید شت پنداشت که شیخ با من		
مخاطب می شود و در اینجا بابت ادو گوش بر سخن چغند نهاد و کلام سید الطائیفه چنان در دل و سبک		
میفرمود که دل از دنیا برداشت و آنچه داشت بر خدا اتیار کرد و مرید سید الطائیفه شده		
بحالات ظاهری و باطنی رسید و وفات علی رو و باری در سال هجری است و در هجری است		
از مولف علی چون بلطف خدا و نبی	از دنیا می دور شد و در سال	هجری است و در سال
علی پیر فرمود برمان و این	شیخ ابو عبد الله شریف قدس	سحر نام نامی و امام گرامی و

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

سید احمد علی خان صاحب

[illegible]

১২৩৪
 ১২৩৪
 ১২৩৪

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

... ..

وہی ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور ان کو دیکھا ہے کہ ان کو پیدا کیا ہے

وہی ہے جس نے ان کو ان کی قوموں میں بکھیر دیا۔

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

و زمان بنیاد و قیامت حضرت خاتم الانبیا که در آنجا بودیم و از آنجا که در آنجا بودیم

بسم الله الرحمن الرحيم

و در این امر من و خطیب و شیوخ کرام و علمای دین را که در آنجا بودند

[illegible]

وہی ہے جس نے ان کو اپنا گھر بنا لیا ہے۔

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم من أجل أن يذكر فيه ما لا يحصى من النعمان

سنة ١٢٠٠ هـ

[illegible]

فمنه ما كان له من الدنيا ما كان له من الآخرة

کتابخانه عمومی مسجد جامع اصفهان

و اما در این کتاب که در این کتابخانه است

وَمِنْهُمْ مَنْ يَخُفُّهُمْ فِتْنَةُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ ۚ وَقُلِ اللَّهُ خَالِقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ ۚ قُلْ أَتَعْلَمُونَ مَا فِي السَّمَاءِ عَلَيْهِ السَّجْدُ لِلَّهِ ثَلَاثُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۚ

[Faint handwritten text at the bottom of the page]

کہ مرآتیکے پیش می آید پختہ خدائے اللہ علیہ وسلم را در خواب می بینم و سوال حال آن شخص گویا کہ
اللہ تعالیٰ توجہ موجود حضرت نبوی علیہ السلام و اہل بیت علیہم السلام من بہ فرماید و وفات و سے
بقول صاحب غنیۃ الاولیا و نفحات الانس در سال سہ صد و چهل و شش است و صاحب

تذکرہ تاملاتین ہسم سہ صد و پنجاہ و شش تہتر میفرماید از مؤلف علی چون فوت از دنیا رفتی

ذات غین حق گردید و موصول	علی موسوم تاریخش ز قسم کن	دگر فرما علی محبوب مقبول
--------------------------	---------------------------	--------------------------

ابوالبباس احمد اسود دینوری قدس سرہ نام والد ماجد و سے محمد ست و
اضعیل و سے از دینور شیخ بود و بنایت بزرگ و عالم معلوم ظاہری و باطنی دو وقت خود مرشد
کمال و فاضل و عابد زاہر و متقی و صائم و اہم و از صحبت اہل دینا متفرد و مرید شاد و دینوری
بود و سہ سال از ان از دیگر مشایخ عظام نیز فایده ما اند و سخت و صحبت ما برداشت اول از دینور
بنیسا پور آمد و چند سے در انجا اقامت و زید از انجا تبرند و از ترند سہم چند تشریف برد و ہما نجا
سکونت برداشت و سہ سال طالبان حتی را بحق رسانید و آخر انجا رحلت حتی ہویت و اوقاف و
در سہ بقول صاحب نفحات الانس در سال سہ صد و چهل و بقول غنیۃ الاولیا سہ صد و شصت
و بیست و بقول تذکرۃ الاقطاب بسال سہ صد و شصت و شش ہجری ست و قول اورطابق قول

نصبت ست از مؤلف احمد اسود و چو از دنیا رفت	عقل سال نقل آن عالی مکان
--	--------------------------

گفت احمد از دینور گو باز آدمی عابد دینور خوان	سر در احمد فنا سے اللہ گو
---	---------------------------

ہم جمال الاصفیا احمد بخوان	یافت آخر دل را احمد با شاہ سال و حاصل آن شہ شاہ شہرمان
----------------------------	--

ابوالبباس ہما و نامی قدس سرہ نام و سہ احمد بن محمد بن محمد الفضل ست و اصل
و سے از نادر مرید شیخ عبداللہ بن خلیفہ و شاگرد و محضر خدی و پیر شیخ عمویست مرد
بود صاحب مقامات عالیہ و منظر انوار جلیہ و در شریعت و طریقت قدمی را سح و پایہ حکم داشت
تعلیمت کہ شخص طالب سلام بخا تہ شیخ ابوالبباس قصاب رفت شیخ اورا باز گردانید و
بیگانگان را با شنایان چہکار آن شخص از انجا برگشت و بخدمت شیخ ابوالبباس نہاد ندے
آمد و سے گفت مرصبا بنمایم کہ بیگانگان و آشنا کنیم پس اورا نزد خود جہاد و دوحی رسانید
وفات و سے در سال سہ صد و شصت و ہجریست از مؤلف از دنیا رفتن بخاندین

فرشتگان آسمانی بر زمین تو آمدند آید و خاک برین خواهد پاشید پس همچنان بوقوع اندک که بروز و قیامت
و بے آنقدر گرد و غبار بر خاست که جهان تاریک گشت و در نیشاپور کسی و گیسوی را ندید
چون دفن کردند مطلع صاف گشت و وفات شیخ ابو عثمان در سال تسه صد و هفتاد و سه
هجریست و مزار پر انوار او در شهر نیشاپور است از مولف

چون ابو عثمان و سلفی مغربی | یافت مثل مهر و خرب مقام | عارف از دگر و تاریخ او

نیز پاکیزه سلیمان ابن سلام | شیخ ابو القاسم کرکائی قدس سره التامی نام نامی

دکترم که ای و سلفی علی ست در وقت خود قطب الوقت و شیخ زاهد بود و در علوم ظاهر و باطن
و باطنی و غایبی و نظیری و داشت و نسبت و سلفی واسطه یعنی شیخ ابو عثمان و شیخ ابو علی
کاتب و ابو علی رودباری سید الطائفة جنید میرسد و سلفی را خالصت قوی بود که هزاران هزار
طلبکار متوجه موجد و سلفی بمرتب و ولایت رسیدند علی محمد و هم بچوب برمی لاهوری و قریب
در کشت الحبوب نیویند که وقت مرا شکسته پیش اندک که حل آن برین خیل و دشوار بود و قصد
از یارت شیخ ابو القاسم کرکائی کردم و او را در سجده که یافتم که نه پیش ستون مسجد استاده بود و جواب
حال مشکل من بچوب ستون تقریر میکرد چون من ناپرسیده جواب مشکل خود یافتم و مرا محبت نمودم
مرا از دزدان و فرمود که اے پسر اینوقت خدا تمنا سلفی این ستون را بطریق یا من گو یا گردانید
و ستون از بنامه نویسن سوال کرد و جوابش تقریر کردم تفکست که روزی شیخ ابو سعید طوسی و
شیخ ابو القاسم کرکائی قدس سره چاه طوس با هم شسته بودند بر یک تخت و جماعه طالبان و
وردیشان پیش خدمت حاضر بودند و شش اندام گذشت و در دل خود گذرانید که آیا منزلت
این هر دو بزرگوار چیست شیخ ابو سعید متوجه بود و فرمود که هر که خواهد که دو پادشاه را در یکجا
و یک وقت بر یک تخت برین در نظر گذارد آن شخص پیش او و بخت دل در و سلفی هر دو بزرگوار
نظر کرد ابو القاسم از غایت عنایت و برکت دیدار پر انوار آن هر دو بزرگوار حجاب از پیش
چشم و سلفی بداشت و در فرش تاعش همه نظر و سلفی در آمد و صدق سخن شیخ بروی کشت شد
باز آن شخص را در دل گذشت که آیا خداوند تبارک و تعالی را امر روز در زمین بنده و بیکرم هست
که بزرگتر ازین هر دو بزرگوار خواهد بود و بچوب این خطره شیخ ابو القاسم رو سلفی و سلفی

وفات شیخ انخی نرنج قبول صاحبہ نقحات الانس سفینۃ الاولیاء رسال چہار صد و پنجاہ و ہفت ہجریست

ابو مؤلف شاہ جنت مقام زنجانی | نیک و نیک نام زنجانی | گفت سر و رسال ترجمہ شیخ

سید ملائکہ امام زنجانی | نیز سالک و لے کرم گو | ارتحال کرام زنجانی

شیخ ابو علی بخاری قدس سرہ اسم مبارکش فضل بن محمد است و در فارمد کہ قریب است

از مصافحات طوس سکونت داشت عالم عامل و صاحب تصانیف است شیخ اشیر خراسان

بود و اوستاد امام شری و مرید شیخ ابو القاسم کہ کانی و صاحب ابو سعید طوسی و قاض

ہوئے در سال چہار صد و ہفتاد و ہفت و ہزار و ہزار و طوس است از مؤلف

چون جناب ابو علی شیخ زمان | در میان فلک اعلی یافت جا | از بدو حق عارف آمد حلقش

امام علی غاسی امام باصفی | شیخ ابو بکر نساج قدس سرہ نام پدر تبرکوارش

عبداللہ است و بمقام طوس سکونت داشت و از کلمہ ای و خلفاے شیخ ابو القاسم

کہ کانی سید و شیخ ابو بکر و نیوری نیز صحبت داشت گویند کہ دے در او ایل سال بسیار

ریاضت و مجاہدہ کشید آخر مجاہدہ وے بمشادہ انجامید و بدرگاہ حق تالیہ او از آمد کہ اسے

نساج بادر و طلب اقامت کن کہ ایند ولت در د و طلب ہم ہمہ کس راند ہند تر بابا یافت چہ کار

غلبین القضاۃ ہمدانی و تصنیفات خود آورده کہ شیخ احمد غزالی سے گفت کہ روزے

بہر رو شفیق من ابو بکر و مناجات میگفت کہ ائی در آفرین من بندہ ایچ کار گنہ کار و دوزار کار

چہ چکست است ائق غیب آواز داد کہ کت است کہ جمال خود در آرمینہ روزے تقدیر بیستم

و محبت خود و دل تو بنیگنم و قاض شیخ نساج در سال چہار صد و ہفتاد و ہفت ہجریست از مؤلف

چو زار الدنا ابو بکر است نساج | سقا سے یافت اندر قربانچو بابا | چو سال ارتحاکے ابو بکر ای

بو قطب جہان ابو بکر مطلوب | شیخ احمد غزالی قدس سرہ تصنیفات عالی از خلفاے

کاملین و مریدان نامہ از شیخ ابو بکر نساج است و برادر حجتہ الاسلام شیخ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ

علیہ تصنیفات و تالیفات در سبیل سیرت سلو و غیرہ وارد و در کشت و کرامت و خوارق آیتی بود

گویند کہ روزے شش روزہ از حال حجتہ الاسلام محمد غزالی برادرش ابو سعید کہ وے کہ است

گفت کہ در وقت او در غزنہ مشرق است سبیل حیران ماند و نخواستہ الحال نمیدنش حاضر شد

سال وصل اوست مای ذی القعدة	گشت پیدا نورعین اهل الطوا	ارتجالش از خرد بی بیش و کم
شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبدالقادر سهروردی قدس سره از عظمای مثنوی دگر است و خلفای شیخ احمد غزالی است در علوم ظاهری و باطنی با کمال بود و تصنیفات بسیار دارد و نسب آبا کے کرام دے بعد از وہ واسطہ بہاوی راہ تحقیق ابو بکر صدیق رضی رضی اللہ عنہ میرسد و در طریقت فیض التوحید خلافت از شیخ احمد غزالی یافت و وی میرسد و عمیق شیخ الشیخ شہاب الدین سهروردی است کہ در وقت خود امام طریقت و چنانکہ تحقیقت بود و نقل است کہ روزی شیخ ابو نجیب در بازار بغداد میرفت ناگاہ بدو کمان رسید و دید کہ گوشتی است آویخته است شیخ بایستاد و نزد گوشت فروخت و گوش بوی نہاد و بعد بچہ رو کہ بقباب کرد و گفت این گوشت میگوید کہ من مردہ ام و مرا بر نام خدا بیچ کرده اند باستماع این معنی قصاب بخود شد و بر زمین افتاد چون بہوش آمد از جرم خود اقبال کرد و تاب گردید و شیخ از مرگناہ و سے در گذشت و نقل است کہ روزی شیخ در جرم محرم کعبہ در مراقبہ بود و شیخ الشیخ شہاب الدین بخداست حاضر دین اثنا حضرت علیات السلام در رسید شیخ پنج الفاظ بوسے نکرد و بدستور در مراقبہ بماند تا یک ساعت حضرت منتظر بایستاد و باز گشت چون فارغ شد شیخ الشیخ بوجہی پرداخت کہ امروز حضرت پیغمبر زیارت شما تشریف آورد و شما بیچ بوسے پرداختند باعث این نصیحت شیخ بنظر تند در و سے نظر کرد و و سے مبارک خود شیخ کرد و فرمود و یک توجہ دانی و بدان کہ اگر حضرت اندہ باز رفت باز خواهد آمد اما آن وقت کہ در آن وقت مرا با حق بود اگر فوت می شد از کجای می یافتم و نہ است آن تاقیامت بماند ہم درین سخن بود کہ حضرت علیات السلام باز تشریف آورد و شیخ برخواست و استقبال کرد و بجای خود بنشاند چندانکہ شرط احترام بود بجا آورد و وفات شیخ ابو نجیب با قول شفاعت در سال ۷۵۴ و شصت و یک یا شصت و دو یا شصت و سہ است اما صحیح آنست کہ بسا اہل تصوف شصت و شصت و شصت	گشت پیدا نورعین اهل الطوا	ارتجالش از خرد بی بیش و کم
از قول احمد بن محمد بن ابی نجیب	شد چو از دنیا بخت شد قریب	نخلت شد سال وصل آنجا
ہر سہ تاریخ آید است اندر جانب	اولا گو محمدی انوار علم	بہر سال و حالت آن کان علم
باز سال وصل آن سردار حق	گشت روشن متحدان الانوار	نیز سال انتقالش شد عیان

[illegible]

۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----

[illegible]

چندین	چندین	چندین
چندین	چندین	چندین

پوشید و اکثر اوقات در شکر و استغفر سے بود و چون شیخ نجم الدین کبرے نجریست و سے
 رست شیخ نور ابدادی قبول کرد و بعد از زندگی بخواست و وفات بخود الی انتم شاد و چای خیری است
 از موقوف بنای پیر سیدانی نشاوری چون بکتاب یک جنبی باب وصالش را دی این تین است
 و در باره زین الدین قلیح ابواب شیخ اسمعیل قصری قدس سره از کتب اسکے اولیاد
 و خلفاے مشایخ مرید و خلیفہ شیخ ابو نجیب سهروردی است جامع کمالات ظاہری و باطنی و مظهر
 رموز و معانی و علم و قدرت بود و ابواب فتوح صوری و معنوی بر روی وی مفتوح بودند و
 مریدان کامل و کمال سید داشت چنانچہ شیخ نجم الدین کبرے نیز خرقہ خلافت و ارادت
 از دست حق پرست و سے پوشید و وفات و سے در سال پنجاه و دو ہجری است از موقوف

چون شہر امش از ملک ایران سال وصال آن شہ عالی مکان ایشو المجتوب اسماعیل کو
 بادشاہ دین احمد شہل خوان شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر سهروردی سے

قدس الشہر الشہر العزیز پیر بزرگوار شہ شیخ محمد قریشی سهروردی است و بعد از وفات
 نسبت آبا سے و سے باز غار چیمہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منشی می گرد و در طریقت شہ
 شیخ شہاب الدین شیخ ضیا الدین ابو نجیب عبد القادر سهروردی است کہ عم حقیقی و سے بود
 و او قیام خودی در سایہ عاطفت و سے پرورش یافت و بصیحت حضرت فالادیت غوث الاعظم
 خرد افخم نجم الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی قدس اللہ اسرارہ السامی نیز شرف می گشت
 و فایده ثابے عظیم حاصل سے نمود و سوا سے جناب غوثیہ از دیگر شیخ عظام ہم مستفید و مستفیض گردید
 و با بدال و او نماز و ربادیر با هم صحبت بود بار بار حاضر علیہ السلام نزد و سے آمد و از نور طبع

و علوم طریقت بہرہ مند ساخته و حضرت غوث اکبر شیخ عبد القادر جیلانی اکثر در حق و سے
 فرمود سے کہ با غرانت آخر الشوریٰ العراق و سے را تہنیت است چون عوارف
 و اعظام الہی و سے و غیرہ بسیار است و نیز کتابیہ در ذکر مناقب حضرت غوث مجتوب آردہ کہ بجز الہ
 مدیوم ساختہ و و سے در وقت خود قطب الوقت و شیخ الشیوخ لبراد بود و از باب طریقت
 از بلاد دور و نزدیک استفاد سے مسائل طریقت از و سے کرد و بے و شیخ رکن الدین
 علما الدین احمد ابے نے میفرماید کہ احساب از شیخ سید الدین جمویہ پسندند کہ شیخ محمد الدین

[illegible]

نجر و سن مست هر چه که از علم کلام حفظ کرده بود حرفه از ان یاد نمائید انرا خواند تا اسباب مجرب گردد
 بلکه اسامی کتب هم از یاد فرستند تا چار خاموش ماند از وقوع انحال هنرست خوشت ان اعظم
 بشبسم شمرده و فرمود که با شبسم کلام برسیه و نحو کریم و سیده آن علم نیست حق دادیم پس ان روز
 شیخ شهاب الدین از علوم ظاهری دست بردار شده بدل و جان به تحصیل باطنی پرداخت
 و از شیخ نجم الدین خلیفه انجناب نقل است که وقتی نزد یک شیخ در حلقه نشسته بودم در واقع
 دریم که شیخ شهاب الدین بر سر کوسه تشریف میدار و دیده های او جواهری است که بشمار پیش
 آنجناب افتاده اند و خلقه کثیر در دامن آن کوه خب مع آید بخبر مستان آن شیخ سوال عطا
 جوامع می کنند و شیخ آن جوامع را شبسمی عدد و بی شمار بطرف خلق الله می اندازد
 و ایشان بختار بسته می برند و از ان جوامع هر چند که شرح میکنند زیاده تری شود چون ان
 خلوت بر آمدیم و بنزد مست شیخ رفتم و خواستم که حال و احوال بنزدت عرض کنم هنوز زبان بکلام هر دو شانه
 کرده بودم که فرمودند نجم الدین آنچه در واقع دیده حق در است است و از انهم به یکت بنیجه عنایت
 بیغایت حضرت شاه ولایت غوث الاعظم محی الدین عبد القادر گیلانی است که نقل است که شیخ
 شهاب الدین عمر سرودی سماع نشنیده است و میفرمود که هر گشت که در لیکن است شهاب الدین را
 داده اند الا ذوق سماع نقل است که وقتی شیخ از ان الدین پرسید شیخ شهاب الدین آمد شهاب الدین
 بجا است که کریم و تنظیم شیخ او حد الدین کرد چون شب در آن شیخ او حد الدین در خواست سماع کرد
 شهاب الدین خواست که او را طلب نمود و مقام سماع مرتب کرده شیخ او حد الدین را سماع شنید و آن
 و خود بگوشت زبانه و تلاوت قرآن مشغول شد با مدوان خادم خافت و بنیجه منت شیخ حاضر شده
 عرض کرد که مشایخ تمام شب سماع کردند حالا براسه ایشان طعام نهاری می باید شیخ
 فرمود که من خبر نداشتم که مشایخ تمام شب سماع کردند و عرض شیخ فرمود که و تلاوت
 قدر آن شریف تمام شب چنان مستغرق ماند که آواز سماع بگوش و سرفه و سلطان
 البشائر نظام الدین بدو فی قدس سره در نوای القوا به میفرماید که وقتی حکیم فلسفی نزد خلیفه
 اندر آمد و کتب خود را در دو خواست که خلیفه را از راه حق بگرداند و خلیفه هم بوسه خیرت کرد
 و شیخ در باد می نهیم صحبت و هم کلام می بود چون این خبر شیخ شهاب الدین رسانیدند

[illegible]

کلیدز ان طلبیہ خادمہ سالن تا می کرد و گفت کہ درین ساعت وقت انتقال شیخ نسبت کلمہ طلبیدن
 شما از من مناسب نیست او باز نیاورد و در گرفتن کلمہ میماند کرد و چون آواز بلند شد گوشت شیخ هم
 خادمہ باز نزد جلدبیدر و گفت کلمہ حوالہ و سہ کن لیسر کلمہ دیگر گفت و در سہ اندک بشا و از شش و یار
 بیش بموجود نبودند آن نیز بیز و کفین شیخ بخرج در آمدند چون از قسمت بود از دنیا و عشق
 پیچ نیافت تقاضاست کہ شیخ شہاب الدین ہر سال از بندہ بفرج فرستی و این از طواف حج کہ کتب
 در مدینہ سیدہ شریف زیارت روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مشرف شدہ باز در لیلہ و قمر پر و دلاد
 است شیخ اشوغ بقول تسبیح اربعین سال پشید و چہل و دو وفات او با اتفاق اہل اخبار و رسال
 و سی و دو و بقول بعینہ و سال شصت و سی ست و ہزار ہزار و لیلہ و است از مؤلف

بہر کفر شہاب الدین و سہ و چہل	مقتدای دین شیخ عالم و کثیر	کاشف عالم کو مصباح عرفان کن
تا تر حال شود تولد آن روشنی	بہر حلیش بخوان ہر شہاب الدین	ہم بران فیصل از ہر شہاب الدین
مثنوی از مؤلف	مرثیہ اولیا شہاب الدین	کامل الاشیاء شہاب الدین
سال تولد آن شہر حق بس	شد رحمہ بادشاہ دین اقدس	وصل اوستی آمام آرد
دانند آنکس کہ مہکلام آمد	عقل سال وصال ایشین	گفت قطب حسن شہاب الدین
زیدہ دین متقی گفت	سال تو صیل او چہ گفت	ہم با تو ال دیگر اے مرد
جو وصالش ز بہر آنکس	سید نور الدین مبارک	مغر فوی قدس سرہ از اعظم خلق

شیخ اشوغ شہاب الدین عمر در وی آتید تکمیل و خطاے خرقہ خلافت بدلی آمد چون با وصال
 زہد و تقوی و دیانت و امانت موصوف بود سلطان شمس الدین اہلسن و را شیخ الاسلام
 دہلی مقرر کرد و میر دہلی اہتیار یافت تقاضاست از کتاب فوائد النوا و عفو و سلطان المشایخ
 نظام الدین بدو فی قدس سہ کہ وقتے در شہر دہلی امنا کہ باران ہو و سکنا کے دہلی
 شیخ نظام الدین ابو امیر را بگرفتند کہ دعاے ترقل باران کن شیخ بر منبر برآو و بعد
 رو کے بیوسے آسمان کرد و گفت ای اگر باران نفر کے من مید و تیج آبادائے من خواہم ماند
 این گفت و از منبر فرو آمد حق قائلے ہما وقت باران فرستاد و قطب الدین کہ از صحن
 و احباب و سہ نور الدین من با و سہ سوال کرد و گفت ازین سخنے ست کہ دوست ماہر ست

[illegible]

خود فرسیدہ بود کہ باران تحت شروع شد شیخ و مہر خلق از آب تر شد و کس معلوم نہ داشت کہ این باغبان کدام کس بود کہ شیخ اورا ببیدار کرد و فرماست شیخ نور الدین مبارک در سال شصت و نول ہفت ہجری است و مقبرہ کے دروہی است از مولد

رشتہ نور الدین جو از دار الفنا بر رواں تپ آب حیات گشت باز است نور الدین ہنوز حیاتش با نور الدین مبارک پاکیزہ شیخ بہا و الدین زکریا طرانی القریشی الاسمری

قدس سرہ از عظام کے شاخ سہروردیہ و اکابران اولیائے ہند است صاحب کرامات ظاہر و مقامات باہر و برکات شامہ بود جب بزرگوار کے کمال الدین علی شاہ قریشی از کلمہ مظلہ بخوار دم آمد و از انجا بلمان رونق افراشد و فرزندش شیخ و حمید الدین کہ بہ جمالات ظاہری و باطنی آراستہ بود بہ دفتر مولانا حسام الدین ترمذی کہ در قلعہ کوت کرد و سکونت داشت کہ خدا شد و شیخ بہا و الدین زکریا از بلن عفت و دفتر مولانا حسام الدین در قلعہ کوت کرد و در سال نیا تصدیق و عقاد و شہادت متولد شد و لہجہ و از دہ سال ہفت قرأت قرآن حفظ کرد بعد وفات و حمید الدین پدر خود سفر خراسان اختیار کرد و بہ بخارا رسیدہ بہ تحصیل علم پرداخت و شرف زیارت محبت بسیاری از بزرگان شدت شدہ کسب فیوض کرد من بعد بحرم شہنشین رسیدہ کچھ کتب و زیارت روضہ منورہ بنو کے شرف یابا گردید و تا پنج سال در مدینہ منورہ ٹھکن شدہ و نزد کمال الدین محمد بنی محدث تحصیل علم حدیث بخود و از انجا در بیت المقدس رسید زیارت مقابر انبیا علیہم السلام مشرف شد من بعد در بغداد آمد و فیض صحبت مشائخ ان دیار پر داشت و بنیادت شیخ الشیخ عمر شہاب الدین سہروردی رسیدہ دست ارادت بر امان آنحضرت نمود و در مدت ہتر دہ روز بحالات ولایت رسید و منتظر عطا کے خرقہ خلافت شد کہ کے محل سے شود شبے در واقعہ دید کہ در یک خانہ پر نور حضرت شاہ رسالت علیہ السلام بہ تجلیت برشت کرامت تشریف فرماست پیر و شفیر شہاب الدین بجانب دست راست آنحضرت دست بیکتہ ایستادہ و در آن خانہ طاب کے است و چن خرقہ بران طاب و یکتہ اندہ در ان انما حضرت خاتم الانبیا شیخ بہا و الدین زکریا را طلب فرمود و شیخ الشیوخ دست از دست خود دست شیخ بہا و الدین گرفت و بروہ حاضر کرد و حضرت خاتم النبوت شیخ

[illegible]

کا مشیر رہا دو یا زلیں فرزند جواب انیکہ جاسے من و مین شہر بلوریکہ گل بالاسے غیر است
 خواہ بود نقلاست کہ وقتیکہ سید جلال الدین شریف الشریعہ بخاری قدس سرہ از آنجا
 بخیرت شیخ الاسلام تشریف آوردہ در خانقاہ شیخ قیام کرد روزے در صحن خانقاہ
 نشینہ بود و موسم تابستان و ہوا بہاریت گرم بود شیخ الاسلام اندرون حجرہ نشین و شب
 درین آنجا سید جلال الدین را سروی وطن خود یاد آمد و گفت کہ آہ بیخ بخارا و بیخا کجا میرود
 شیخ الاسلام بنور باطن ازین حال واقف شدہ بیرون حجرہ تشریف آورد و بخاندے فرمود
 کہ بلوریا جاسے صحن خانقاہ بزراد و جاروب بزن بطوریکہ از خار و خش پاک شود خادم الحسبکم
 الجبل آورد چون صحن خانقاہ صفحہ گشت پارہ ابر بر آسمان نمودار شد و در عدد برق نظر میزد از آنجا
 تخم مرغ در صحن خانقاہ باریدن گرفت چنانچہ تمام صحن از زلہ ما پر شد و سوائے صحن خانقاہ
 یک قراہ و شہر و بیرون شہر نیفتاد سید جلال الدین و دیگر درویشان بفرغ خاطر از آنجا روند
 و در آوند آنگاہ دانستند چون وقت نماز ظهر رسید صفحہ خانقاہ گسترند شیخ الاسلام از حجرہ
 بیرون آمد و سید جلال الدین شہم شدہ فرمود کہ یاسیت بیخ بخارا بہتر است یا زلہ بلقان عرض کرد کہ
 تہ الدلتان از بخارا بہتر از درہ بہتر و او سے است یس سید جلال الدین بخاری ہمان روز شرف
 بیعت شیخ الاسلام شرف شد و در چند سال حاضر خدمت آمدہ کار خود بحکمال رسانید و بجانب
 اوج حضرت بنت نقلاست کہ فخر الدین عراقی خواہر زادہ حضرت شیخ الشیخ شہاب الدین
 سرزدی و دانشمدی کامل و شاعر بے ہل علوم ظاہری اگر استہ بود اول در شہر عراق
 بمقام مشق مدرسہ عالی بآہنا و دبیر و تدریس مشغول بود ناگاہ بر قلندر زاوہ کہ شکل خوب
 و شمائل محبوب داشت عاشق شد و سرودیش تراشیدہ یکے از ایشان گردید و از وطن بہرہ
 ایشان سافر گشت تا از عراق بہ بلدان و از ہمدان بخراسان و از خراسان بہ بلقان رسید و خانقاہ
 شیخ الاسلام شب باش شد شیخ الاسلام فخر الدین را بشناخت و بگفتن باطن اورا
 نزد خود طلبیدہ از آن بند غلامی دادہ تمام شب نزد خود داشت علی الصباح چون قلمدان
 سطر شد و فخر الدین از روضت ایشان خبردار شد آتش عشق باز در بیدارش مشتعل شد
 و پس قلندران و دبیر و راہ باد سے عظیم بر حالت و غبار خاک سرفراک کشید و روز روشن

[illegible]

دہلی علیحدہ ساخت چون سلطان قطب الدین بہ حق پیوست و سلطنت سلطان شمس الدین
 رہنمون پزیر شد رنگ حسرت قباچہ بیگ بجنید باز آراہہ اشتغال نایرہ فساد مشغول شد و خبر
 آراہہ فساد آن مفسد شیخ الاسلام بہار الدین زکریا و قاضی شرف الدین صفہانی
 کہ قاضی بلقان بود رسید آن ہر دو بزرگوار خطوط خود نامور باب اطلاع آراہہ فساد قباچہ بیگ
 سلطان شمس الدین نوشہ راہی دہلی کردند قضا را ہر دو خطوط بدست آوان قباچہ بیگ
 اقتابندو بلا حلقہ قباچہ بیگ رسید چون دید بخود پیچید و آتش غضبش مشتعل شد و در آلامان بلقان
 محضر سے ساخت و شیخ الاسلام و قاضی شرف الدین را طلب نمود ہر دو خط بر آوردہ اول خط
 قاضی بدست قاضی داد و قاضی چون خط خود بدید دانست کہ تیغ قضا بر سرست ساکت ماند قباچہ بیگ
 جلا و احکم کرد کہ یک طرفہ العین گردش بیند اخت و از خون آن مسلمان پاک دین
 پائہ اعمال خود پراگندین ساخت بعد ازان خط شیخ بہار الدین بدست آئیناب داد چون
 خط خود بدید فرمود کہ آری سے این خط اس است ہر جہ در ان نوشہ ام باشارت حق حق تعالی
 راست نوشہ ام چون حق باشارت حق نوشہ شدہ است تو خود چہ بتوانی کرد قباچہ چون این سخن شنید
 از غضب کراست شیخ بنو و لرزید و فرمود برودہ خاموش اند و بعد از تمام خلعت ساخت نقلست
 کہ عبداللہ قواسی شیرین مقالے از بند او باجو دہن بخیرت بابرکت حضرت گنج شکر آمد و پیچید بخیرت
 حاضر ماند بعد ازان آراہہ سفر بلقان کرد و از خدمت شیخ فاتحہ خواست و عرض کرد کہ راہ بلقان
 بیسے پیر خوت است ہمتی فرمایند کہ سلامت برسم فرمود کہ تا فلان موضع کہ حوض واقعت
 بن تعلق دار و پستہ ازان حد شیخ الاسلام بہار الدین است چون عبداللہ قواسی را حوض
 رسید سلامت بود بعد ازان دید کہ قطاع الطريق درآمد و قصد غارت بوسے کردند عبداللہ
 را قوال حضرت شیخ فرید الملت والدین یاد آمد و باواز بلند گفت کہ یا شیخ بہار الدین تا حد
 شیخ فرید الدین سلامت رسیدم حالاً در پناہ شرام فی الحال سواری دیگر پیدا آمد و قطاع
 الطريق را از راہ عبداللہ دور ساخت و عبداللہ صحیح و سلامت در بلقان رسید تا آنکہ رود
 عبداللہ قواسی گلم موینہ منخ پوشیدہ بخیرت رسید شیخ الاسلام حاضر شد شیخ فرید بود
 کہ پوشش شیخ لباس شہطان است نباید پوشید از آنجا کہ مردم قوال گستاخ و دمان و تیرہ

[illegible]

اموال خود ابد کردہ ہندوستان شیخ فخر الدین گیلانی نے درمیان ہندوستان آنحضرت فرستادو
 و این شیخ فخر الدین گیلانی شیخ الاسلام را گلاب ندیدہ بود و الاورمان روز کہ برائے امداد بن
 و کرامت در کشیتی نمود و ارشدہ بود چون با اموال ہندوستان حاضر شد نے الحالی شناخت و
 نہ در غم آورد و ہفت گندہ رنگہ شیخ کہ از نذرانہ مال سوداگران آوردہ بود ہندوستان گذرانید
 شیخ از قبول فرسودہ و بہمان روز براہ خدا رفت کہ چون فخر الدین اینہم سخاوت و کرامت
 و خداداد بدید از ہمد مال خود برخاست و مرید شد تا پنج سال ہندوستان و از نذرانہ تکبیل سعید و جید
 از حالت شیخ بطرف کہ سفر کرد و در جدد رسیدہ و سیر آخرت شناخت چنانکہ روضہ مبارکشن
 بقام جدہ است نقلست کہ در کشیتی از شہر اے اہ و صفات المبارک شیخ الاسلام باہباب
 خود فرمود کہ از بچان ماکسہ است کہ بدو رکت نماز اقامت نماید و در یکیک رکت ختم قرآن شریف
 کند یکس متوجہ آن امر شد انگاه از بچان خود پیش رفت و در رکت اول ختم قرآن شریف
 و در رکت ثانی بعد ختم قرآن چہار سید پارہ از اہم بخواند و از شیخ سہاوا الدین سہروردی و شوقی است کہ
 شیخ الاسلام دعاوت آن بود کہ بود از ادسے نماز تہجد است نماز بختم قرآن میکرد و بعد از ختم با و
 نماز تہجد شول می شد نقلست کہ روز سہ شیخ الاسلام در خانقاہ خود تشریف داشت ناگاہ
 سرور آورد و گفت انا للہ وانا الیہ راجعون شیخ سہرا الدین تھو یہ بین وقت از دنیا رحلت فرمود
 مردی بود کہ در گیتائی نانی غذا داشت بعد از آن برخاست و تھو رجنارہ و سے نماز جنازہ
 او فرمود و نقلست کہ مزارات پدر و جد بزرگوار شیخ الاسلام ہم درمیان در مزارات
 پیران تھری واقع اند و نیز بہمان تمام و لارام مزار پیران و بی بی راستی والدہ ماجدہ شیخ
 رکن الدین ابو الفتح نمبر آنحضرت واقعست و از مقام سینہ مزار جد بزرگوار شیخ الاسلام درخت
 پیدا شدہ بود کہ بر ہر برگ آن درخت کسم مبارک اللہ از غیب نوشتہ بود تا بہت مدتی خلج خدا
 از آن درخت خادہ بے انتہا برداشت بہر بیماری و تھو نے کہ برگامے آن درخت
 نیور انیدند شفا می یافت آخر روز سہ شمسے بآلت جنابت بان درخت رسید و برگ
 درخت چنانکہ و بخورد و از آن روز درخت تنگ شد و باز برگ بر نیاورد و نقلست کہ روز
 شیخ الاسلام در حجرہ خاص بود دست مشغول بود و شیخ صدر الدین عارشد فرزند از محمد

کہ درایج مدویشی است بے صاحب اعتقاد و احوال بیخ درویشی پیوند کرده است و او را
از خانوادہ البیہ کامل است اگر چه با نرسیدہ العبد طلت البشامیہ من خواہد کرد و آن در جذبہ
حق مجذوب است و چنان بلا امت تو رسد بادل احوال بخور دہ مذہب و ما چسل روز مخلوط
آشنا و ملاوت قرآن امر مائی تا از غلبہ جذبہ بشعور و افتادہ آید من بعد مدویشی و کجبال
رضائی ہر تہیہ کہ از جنس الباس یا تو رسد سیدہ غیر از خدمت حضرت شیخ اشوخی شہاب الدین کرد
تغییر بادہی و نگوی گفت بے و لطف لک چنانچہ بعد وفات حضرت شیخ بہار الدین
ہمچنان بوقوع آمد و وفات شیخ جمال در سال شصت و ہفتاد و شش ہجریست از مؤلف

چون حال از جوانی بخت داشت بافت با وصل حق کمال و حال سال و شش چہ سو و از آن
شد عیان آفتاب جم جمال شیخ نجیب الدین علی بر بخش شیرازی قدس سرہ
از علمائے خلفائے شیخ الشیخ شہاب الدین سرور دہی است عالم بود و عارف شریف
حقان و عارف پیر پیر گوارہ سے ارتجار و اعتقاد کبار بود و از شام شیراز آمد و کجا
ستایل و متوطن شد شیخ در خواب دید کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ پیش
و سے لمانے آورد و باو سے کجا بخورد و و سے را بشارت داد کہ حق قائلے ترا
فرمودے خواهد داد کہ نجیب و صالح خواهد بود چون متولد شود و او اعلی نام کنی پس
چون تولد شد علی نام کرد و بوقت نجیب الدین ملقب ساخت چون بلوغ رسید عالم مجتہد
و با فخر اجابت داشت ہر چند پدرش بر اسے و سے لباساے فاخرہ ساعیتے و
طعاماے لذیذ پختے او با نہامیل سکیر و میگشت کہ این جاہاے لنان نمی چشم
و طعام نازکان نمی جویم جاہاے پشین می پوشید و طعام بے تکلف خوردہ در خانہ تنہا
بسرے برویشی در خواب دید کہ از روضہ شیخ کبیر سیدہ می بیرون آمد و وقت او
شش ہجریان ذکر بود و آن پیر اول در روضے و سے تبسم کرد و کوشش گرفت و بدست
پیر احمدین داد و گفت ای بی و دیتے ست از خداے قائلے بدست تو چون
بیدار شد خواب را یاد گرفت پدرش فرمود این خواب را بغیر نیتہ اند کرد
مگر شیخ ابراہیم مجذوب جس شخصہ بخیرست شیخ ابراہیم خستادہ از تفسیر آن خواب

[illegible][illegible]

و بر آن خدا نیز صفت نموده که اینقدر از خطیر از سادات پدر است که در یک روز زیر بار دوی
 در بزمی فرو ایک فرمود پس فرزند داری خوب که کردی با ستم این سخن شیخ بخندید و مسرود
 که پدر عالی گهر من بر دنیا غالب بود و دنیا اورا نمی توانست فریاد وین هنوز بان در هر صبح
 اگر چه گاهی گاهی به غالب می آید اما ترسیدم که مبادا دنیا بر من غالب آید و مرا از یاد و مولا بریاید وین
 سبب دنیا را از خود جدا ساختم که بتسلی دل بر باد حق شتول بخشم که بر اسمی گنا بدشتن خزان
 پیری دیگر برادران من کافی اند اگر چه منم نماند که غایتی میباید که اعتر غلام سرور که راقم
 الحروف از این سطور است نیز از کترین اولاد قطب الاقطاب بنابر الدین زکریا الهی است
 نسبت آنرا به کرام غیر بجز در واسطه شیخ شهاب الدین فرزند پنجم آنحضرت منتهی میشود و از بنابر
 آن شهاب مولوی محمد دوم المشهور میان کلان بن شیخ جیون بن شیخ قطب الدین بن شیخ
 شهاب الدین انشورار الامان نشان است لاهور میر کرد و در لاهور قیام فرمود که
 تا حال اولاد حضرت محمد چند کس یک عمر موم منتهی غلام رسول و اخویم حافظ غلام احمد و غیر
 همه با تقصیر از اولاد فرزند آن خود در لاهور محمد کونلی مفتیان که از قدیم مسکن خود است و موجود
 و الله الباقی و الکل فانی القاست که روزی شیخ صدر الملت و الدین بکنار و یا وضو میکرد
 و شیخ رکن الدین ابو فتح فرزندش به بر هفت ساله هم همراه بود و الکا از برن صحرانکه آهوان
 نمود و اگر دید و در میان ایشان بجهت بیایت مقبول صورت بود و شیخ رکن الدین را شیخ باکی
 به جانب بچه آهوان گشت خواست که آنرا بگیرد و گوی باب عتاب پدر برادر گوار خاموش ماند چون
 شیخ از وضو فارغ شد بکنار و در این نشست و شیخ رکن الدین را نیز نزد خود خوانده بستاند و به
 قرآن اموتن مشغول ساخت و عادت هر روز شیخ آن بود که پس خود را هر روز بکنار و یا برده
 بجهار کرت یک سیپاره از قرآن حفظ می کنانید و آن روز هشت بار بخواند مگر حفظ نشد شیخ
 صورت حال پرسید حاضران وقت عرض کردند که امروز بچه آهوان همراه آهوان ازین راه گذر
 کرد و لود و بر جزو رتا ویر بان متوجه ماند شاید که حالانیر خاطر مبارک با نظر متوجه باشد
 پس شیخ از فرزند خود گفتا فرمود که بابا بگو که آهوان بکدام سمت رفته اند عرض کرد
 که بطرف غرب از ویرانید و ام که میفرستد و بچه خوب صورت همراه داشتند حضرت شیخ زانی متوجه شد

[The page contains dense handwritten Persian script in Nasta'liq style, which is largely illegible due to extreme fading and significant ink bleed-through from the reverse side.]

اگر قاضی را بکشند باز خبر دادند که خون ریختن قاضی ناجی است که زن نزد شیخ صدر الدین است
 بمساجد او باید کرد پس افسران فوج را بخواند و حکم داد که مصلی الصلح ده هزار سوار مسلح برادر
 دار الزیاست حاضر شدند و خود قسم خورد که تا شمشیر از خون شیخ صدر الدین رنگین نماند و طعام
 و غیره اسب بخورد ازین سبب آثار مہول و شور قیامت در ملتان برپا شد مگر شیخ بر جہان اراده
 نبرد تا نیم بود و هیچ رعب و خوف در دل نداشت تا نگار بوقت شب خبر رسید که نسبت ہزار ہزار
 جواری و غنای کفار مغل از راه کابل بہ قندھار باز آمدہ تسخیر ملتان رسیدہ اند محمد شام منادی کرد
 کہ مصلی الصلح تمام سپاہ و رعایا سے شکر مستعد شدہ ہمارا من برا سے دفع دشمن بردند
 کہ اولین بدفع دشمن بردانیم و بعد از ان باتمام کار شیخ مشغول شدیم روز دوم چون وقت شجاعت
 سیانہ و لشکر جنگ قائم گردید و نامانہ نظر ہر دو فریق با ہسم جنگیدند آخر قندھار سے مغل متفرق شد
 و بہتر بہت نہادند و لشکر محمد شاہ دنبال دشمن رفتہ بقتل و تاراج پرداخت و ہر طرف قریب پانچ
 کس ہمراہ محمد شاہ ماند و محمد شاہ با پانچ سوار بر سر عرض فرود آمدہ بہ نماز مشغول شد و دین
 اثنا سیر سے از امر سے مغل باد و ہزار سوار کہ در کین گاہ بدو با سپاہ خود بر سر محمد شاہ
 کہ کجالت نماز بود تاخت آورد و محمد شاہ از نماز فراغت یافتہ جہان سپاہ قدر سے قلیل
 بہ جنگ ایشان پیوست آخر سبقتدار شد ناممکن نبود آخر با یاران خود و شہادت رسید
 بہ لشکر مغل ہسم از قیامت خشکی تاب نیاورد کہ بہ تسخیر ملتان بردارد و آخر دہ وطن خود و ہندوستان
 شہید شد بہرمان محمد شاہ آن عقیقہ فراخ بانی در خداد شیخ ماند و قاضی شیخ صدر الدین بقول مقام
 انوار سخن فرستاد و ساریج الہیاست و غیرہ بتاریخ نسبت و سوم ذالحجہ سال صد و ہشتاد و چہار
 ہجری است و مزار میر انوارش در ملتان نزدیک فراریدہ زرگوار و سی است از مہولت

شیخ صدر الدین ولی دہر بان	شد چو از دنیا بخت جانشین	اہل حجت سال قبش شد قسم
ہم اسیر بہ دین ولی العارفین	باز فرما پر خدای الدین جمیل	سال و میل آن شیر رو سے زمین
عارف ہائی مکان قطب است	بیم بخوان ابدال صدر الاکبرین	قطب محمد الدہ صدر الادلین
شدند ابد و صد سال فرخ زمین	نیز سال از تخلص شد عیان	قطب نبی وین محمد الدین امین
گفت سرور مدعی صدر اقتدار	رحلت آن شاہ از روی اقیان	شیخ خصال الدین بزاوئی

و زیارت روضہ مطہرہ حضرت شاہ رسالت جانب روم رفت و بجمعت شیخ صدر الدین
 مدنی پیوست و ازو کے ہمتا یافت و کتاب لغات تصنیف نمود چون با تمام رسید
 مجددت شیخ صدر الدین گذرانید شیخ از اسند فرمود و تحسین کرد و شخصے معین الدین
 تانی از امر اے روم مقصد او شد و براے شیخ خانقاہے ساخت و ہر روز بجا ازت
 و کے می آمد روز کے معین الدین مجددت حاضر موسمی حسن قوال سادہ رولہ حسن
 و محبوبی و لکن داودی نظیر خود نہ داشت ہمراہ معین الدین بود شیخ از او خواست و نزد
 خود داشت حاسدان مجدد برخاستند و در باج شیخ سخنہا می گفتند چون پاکباز بود شیخ غم
 نہ داشت و انور معین الدین وفات یافت و شیخ از روم قاصد مصر شد و راسبا بادشاہ مصر
 نیز مرید و مقصد کے گشت و وے را شیخ الشیوخ مصر گردانید چند سال در مصر گذرانید
 من بعد سترہ چہ شام شد سلطان مصر ملک الامراے شام نوشت کہ با حبلہ علماء و اکابر و مشایخ
 استقبال شیخ کنند چون باستقبال آمد ملک الامراے پسر کے صاحب جمال ہمراہ داشت
 شیخ چون رویش بدید بے اختیار سر و پایش نہاد پسر نیز سر و قدم شیخ آورد و ملک الامرا
 نیز با پسر و انقت کرد و ازین سبب ایل دمشق را انکار کے از طرف شیخ در دل پیدا آمد اما انجال
 نطق بنمود و بیکشش ماہ فرزند او کبیر الدین از ملتان در دمشق رسید و دتے در خدمت پسر خود
 بسو برد و بعد از ایل شیخ را عارضہ پیدا شد و بروز وفات پسر را با اصحاب بخواند و دل ع کرد
 و بتاریخ ہشتم ماہ ذیقعد سال ششصد و ہشتاد و ہشت ازین دار پر ملال بقبر پسر و متول
 پیوست و در قفا سزار شیخ محی الدین ابن العربی مدفون شد و شیخ کبیر الدین
 خلف فخر الدین نیز مرید و خلیفہ شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی جدادوری خود داشت چون نزد پسر خود
 در دمشق رسید ہما نجا توطن کرد و ہما نجا بسال ہفتصد و ہجری وفات یافت قطعہ تاریخ و تاریخ فخر الدین
 از مولفہ شد عراقی چون سنہ ۸۱۰ سال وصل آن شد و الامکان آفتاب حسن مولانا رسم
 شاعر محبوب ہمدی ہم بخوان ایضاً عراقی چون ز دنیا رفت بہت باہل و ہر گفت نہا قرا بے
 تاریخ و حاشا حقہ قدیم گو دیگر سلطان ولی عالی عراق تاریخ وفات شیخ
 بسیر الدین بن فخر الدین قدس سرہ چون کبیر الدین کبیر لاوی

[illegible]

حسن از خطرہ اسے بام لطف بظن نگاہ شد و بعد از فراغت نماز دست از اقامت برداشت
و گوشت سبزی برودہ گفت اسے خواجہ درین نماز امام شد و درین نماز از وی ہمہ رستمان
رفتند و از بنجاریہ کرم کردید و بکلتان کور دید و از بنجاریہ کرم کردید و در بنجاریہ کرم کردید
و فتح کثیر حاصل کردید و بیچارہ حسن بہ نبال شہادت بہ پارسہ میگشت و سرگردان
چیران ہمگرم دید پس این نماز را چہ نماز گویم کہ دل در کار تو تن یا خدا بود غرض کہ بخوارق
الشفقت و کرامت بسیار از من افغان بطور بے آفتند کہ تفصیل آن در کتب معتقل
درج است و قاضی شیخ حسن افغان در سال شصت و ہشتاد و نہ ہجری است و غیرہ
الوارث بنیان روزیہ سپید روشن ضمیر و بے در لمان بلند تر واقع شدہ از بنجاریہ

چون حسن از بہان بخت رفت سال ترمیم آن شدہ والا حسن ترمیم طیب کج
عاشق زہدہ دل حسن فرمایا سید جلال الدین شیر شاہ میر سرخ بنجاریہ کے
قدس سرور از اعظم خلفائے شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی است از سادات صحیح النسب
بنجاریہ بود و در ہندوستان جنت نشان شریفی کہ از سادات صحیح النسب بنجاریہ است
سلسلہ آباء کے کرام و بے بوئے می پیوند و نسب مبارک بنجاریہ بند و واسطہ محضرات
امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عہد میر سید بنیظیر بن کہ حضرت سید جلال الدین میر سرخ
بنجاریہ بن سید ابوالموید علی بن سید جعفر بن سید محمد بن سید محمود بن سید احمد بن سید
عبد الدین سید علی احمد بن سید جعفر ثانی بن امام دوالا کرام محمد تقی رضی اللہ عنہ
و سید علی احمد جعفر بنجاریہ دو پسر بلند اختر داشت یکے سید عبد الدود و م سید
اسمعیل بنجلہ این پسر دو بزرگوار سید عبد الدود سادات عظام بنجاریہ است و سید
اسماعیل جد بزرگ سادات والادرجات پہاگرمی بود چنانچہ حضرات سادات بنجاریہ
و بہاگرمی از اولاد امجاد ہیں دو بزرگوار ہستند و سید جلال الدین شیر شاہ رالف و خطاب
نشیار اندک بنجاریہ میر سرخ و شریف اللہ ابوالبرکات و ابوالاحمد و میر بزرگ محمد و عظیم
و جلال اکبر و عظیم اللہ از خطاب و القاب ماے وے است و والدہ ماجدہ و
و خرناب اختر سلطان محمود بادشاہ توران بود و صاحب شہر جلالی از کتاب

[illegible]

جلال الدین بخاری علیه الرحمة اللہ الباری روفیق افرا سے حجرہ شریفینہ بود و در حجرہ شریفینہ
 لیکن از اندرون حجرہ آواز ذکر لغنی انبات بگوش حافضین بجای آمدن حافضین بگوش
 عارف غلیفہ و سے سوال کردند کہ یا حضرت با وجود عدم موجودگی حضرت سید شخصے در
 اندرون حجرہ کیست کہ صداسے ذکر آن بگوش ای آید فرمود کہ این ذکر کا پادشاهی حضرت
 سید است کہ دایم ذکر می باشد و در لفظو خط شیخ جمال الدین محدث اویجی تحریر است کہ در ذکر
 تعلق نام قوم افغان کہ تصرف ظاہری و باطنی داشت از ملک سندھ در خطہ اوج باید
 در پراہ ہر درویشی را کہ میدید ولایت او سلب میکرد و چون در اوج آمد خادمی را طلب
 حضرت سید جمال الدین اعظم فرستاد خادم چون رسید دید کہ حضرت سید در حجرہ
 مشغول بحق است از غایت رعب و ہشت نتوانست کہ مکلف حال انجباب شد و باز
 پس نزد شیخ تعلق رفت و عرض حال و سے نمود خود سوار شدہ بر سبیل اندوختہ است کہ
 متصرف شود و فلان نبود آخر گفت کہ این سید کمال و کمال است لیکن افسوس کہ متاع است
 و اولاد کہ خیر خواہ یافت بحدیکہ عالمی پر از اولاد او خواهد بود و بسیارے از ایشان گنگار
 و بسیار ہکا نیز خوانند و دلیل اگر متاعی نبودے یہ خوش بودے ناگاہ این صد بگوش حق نوشت
 ہم افتاد و آتش جلال حضرت جلال بخوش آمد و سے اختیار بیرون حجرہ آمدہ بنظر جلالت
 اثر درویش دیدے فی الحال آتش در ہماش افتاد و بسوخت و ہماوقت جان بجان آفرین
 چون نفس گردید ز نفس قبول نکرد و بیرون انداخت و عرض تا ہفت روز نفس آن سوختہ
 آتش جلال بیرون قبر افتادہ باز چون چنین حال بدید شیخ جمال الدین درویش شفیع و سے
 شد و حسب الاجازت آنحضرت در زمین دفن ساخت و صاحب اخبار الاخیار میفرماید
 کہ چون سید جمال الدین سیخ بخاری بمقام شہر سکر تشریف برد خواست کہ بدختر سید
 بدر الدین بیاگری و وصلت نماید و در انیسار سیدہ جنابی نمود ایشان سند تشریف سیار
 از و سے طلب کیا کرد و نہ جواب داد کہ امشب خواب دیدم سید بدر الدین ہماشب حضرت
 شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ و التسلیم را بخوابید کہ میفرماید سید جمال بخاری از ایران
 است عقد نکاح عاجز نمود و با و سے نہ عقد کن و در ہماشب شکست میار پس سید بدر الدین

آزادت بت سومات تا که بنودان بعد از بت شکلی سلطان محمود غزنوی انار الله را از عجاج
 ساخته بود و بدست هر روز علی الصباح باجماع مردان دست بدعا بر میداشت شکست شخصی
 واکه در دست او رسن بر دو دست بت بود و قتل رسانید چنانکه این قصه را در کتاب دستان
 مجلیه یاد فرموده است و شیخ سعدی از بسیاری مشایخ عظام فرموده که ما بر داشت و در
 اصل فرید شیخ الشیوخ شهاب الدین سرور دمی است و شیخ در سفر دیار همراه بود و در
 بیت الشهاب آمده بود قاری بنیا علیهم السلام شقای کرد و بر دم آب میزد و چند بار بختید
 علیه السلام ملاقات کرد و نقلست که دست شیخ سیدی را با یک از سادات عظام گفتگو
 واقع شد و آن شریف در حق و سکه سخنها می گفت و سکه خاموش ماند چون شب شد
 آن شب حضرت سرور کائنات علیه السلام و الصلوة را در خواب دید و حضرت رسولی و سکه
 عتاب بسیار کرد و فرمود که فرزندان ما را شاید که بشایخ و دوستان خدا آزار دهند شریف
 علی الصباح بخندست شیخ آمد و شیخ را راضی کرد و نقلست که شخصی از مشایخ منکو سکه بود
 شب در واقع دید که در آسمان کشاده و ملائک با طبقه های نوری بر زمین می آیند
 پرسید که این اگر امیر بر آسمان چیست گفتند بر آسمان شیخ سعدی شیرازی است که امر و نوا می گفت
 و قبول حق کرده و دیده است پرسید که آن کدام بیت است گفت این بیت است شعر بزرگ در خواب
 سید و نظیر بهوشیار هر روز در فرست معرفت کرد و گار آن عزیز چون از خواب بیدار شد
 هر آنوقت که وقت شب بود بدینا و به شیخ سعدی شرافت که او را ازین خواب خبر دهد
 دید که چراغی افروخته است و شیخ با او بلند فرموده میبند و همین بیت می خواند و می گوید نقلست
 که خواب امیر سرور روزی بخندست سلطان المشایخ نظام الدین بد او بی شیر و تخم خورشید
 حاضر شد دید که آنجناب بطلان کتاب گستان که تصنیف شیخ سعدی است مصروف است
 بخندست نشست چون شیخ از مطالعه کتاب فراغت یافت عرض کرد که اگر ارشاد گردد دید
 نیز یک نسخه کتاب که بطرز و طرح کتاب گلستان باشد تصنیف کند و باسم بهارستان موسوم
 سازد و فرمود که مناسب است پس در چند ایام کتاب بهارستان تصنیف کرد
 و بخندست شیخ آورد و شیخ فرمود که ترک الشعر وین کتاب بسیار در فصاحت و بلاغت

دانستم که از کشف خاطر مراد آنست که بعد از آن شیخ الشیوخ فرمود که شیخ محمد حافظ قرآن است
 لیکن تنها خوانده است کس از اصحاب می خواهم که شیخ محمد هر روز خبر و سوره از قرآن پیش و سوره
 خوانده باشد لیکن اصحاب که حافظ قرآن بودند بمعنی را قبول کردند و مرا نیز در خاطر گذشت اما بر
 زبان نیاوردیم و حواله به اختیار شیخ کردم آخر شیخ و سوره را حواله بمن کرد و گفت شیخ محمد هر روز
 پیش علی شیرازی رفته خبر و سوره از قرآن خوانده باش چون شب شد شیخ عیسی
 که خادم شیخ محمد بود و غرض من بر آمد و شمه نار سبب بیاورد و گفت که امیه ازین انار شیخ الشیوخ غافل
 فرموده باقی براسه تو فرستاده است تا بدان افطار کنی و نیز فرموده که این عوض آن چند
 دانه اند است که شیخ محمد خورده بود پس من بدان افطار کردم چون نماز صبح خواندیم من بنام خود فخریم
 درین اثنا آن سیاه شیخ محمد عیسی نزد من آمد و سلام گفت من جواب گفتم نه شست و پنج گفت
 من نیز پنج گفتم پس او یک جزو از اذکار قرآن بخواند بر خاست و بر رفت روز دوم هم چنین
 کرد روز سوم آن جوان و طایفه خود بخواند گفت میان من و تو حق اوست و می و دشناگر دس
 شد از حال خود میگویی که من سیاهی از شمر نیم و با با سکه ریائی در اینجا آمده ام اما شیراز را ندیده ام
 پیش من اوصاف شایع شیراز گویند اوصاف شایع شیراز آغاز کردم و نام هر یک که در آن عصر
 و شیراز بود بیان نمودم باز گفت که اسامی زیاد و گوشه نشینان شیراز نیز بگو نام ایشان
 نیز گفتم چون تمام شد و سوره از پیش بر رفت چنانچه من ترسیدم که بعد از نقشش نفع شده بود زانی
 در آن در آن حالت باز بعد از آن موش آمد و گفت در شیراز فرستم و همه را دیدم اکنون تو
 نام ایشان یک یک بگو تا من هم وصفت ایشان بگویم من نام یک یک کس میگویم و می
 چنان وصف یک یک کس میکرد که گویا همین وقت از نزد ایشان آمده است و از سلوک
 و حال و لباس و وضع هر یک خبر میداد با سماع آن بسیار تعجب کردم و معتقد و ولایت
 و کرب است و سوره گفتم بعد از آن گفت که یک کس از اینان که یاد کردیم و بنام حسین موسوم
 است از این ولایت در اقامت و نامش از دفتر اولیا محو گردید گفتم سبب چه بود گفت پادشاه
 شیراز آماکت ابو بکر را بوسه زد او سوره پدید آمد و بخدمت دس رقت و مال و نعمت بسیار
 بویک داد و ازین سبب از قرب حق بیفتاد و پس من آن سخن را یاد داشتم چون شیراز آمدم

بنزیر که از خود و شصت بمقامات بلند و کرامات و تقید رسیده بود و از سبب این که بمقامی از ائمه
 و مومنان بنزدیکی که بجانب غرب بمقام یک فرسخ از شهر آله آید و دست آمده متوطن شد و مطلق
 از تیر بملکه آمد و دست و پا در آمد و خواهر کرک نیز که از علما و فضلا و روزگار بود و میر و
 آید و در حالت غریب و عجیب عاید حال و سگ گشت آخر از شیخ اسماعیل حضرت محال نموده
 و قصه کوه رسیده و ساکن شد و از غلبه حال طریق لایق پیش گرفت و در نظر خلق پریمه شریک
 نمی نوشید و خوارق عادات بسیار از وی سر بر میزد و صاحب سراج الولایت از تاریخ نظامی
 نقل می کند که چون ملک علاء الدین و اما و برادر زاده سلطان جلال الدین غازی را وقت ملک
 کوه و با یک چور داشت و لشکر بسیار جمع نموده بجانب دیو گهر رفت و تمام آن ملک را راج ساخته
 و به نام سنانید سلطان جلال الدین از اراده و سگ واقف شده خواست که به نام آن لیل
 او را یا خواجه این دیو گهر بنیست آرد و لهذا از دیو گهر گشتیم و مسو شد و به توجیه قصه کوه شد و ملک را از این
 اراده و سگ واقف شده خواست و پیش خواهر کرک رفت و نیاز مندی تمام درخواست نمود
 نمود و خواهر کرک از آفران سر بر آورده گفت هر که بسازد با تو جنگ و سر دشتی تن در رنگ
 ملک علاء الدین ازین بشارت خوش حال شد و بعد از دو سه روز بتاریخ هفت ماه رمضان سن
 شصت و هفت و بیست سلطان جلال الدین بهمان قسم گشته شد که خواهر کرک فرموده بود و چنانچه کتب
 تواریخ تحریر است بعد از آن ملک علاء الدین خود را بطلب سلطان علاء الدین مخاطب ساخت
 و بخت و دیو بنیست و خواهر کرک ساهر سلطان الشارح نظام الدین بدادنی است
 وفات و سگ بروایت صحیح در سال هفت و شانزده و هجری است از مؤلف

چرا از دنیا فرودس برین نیست	شیر کونین پر واقف کرک	رحم کن خواهر نامه و صالش
-----------------------------	-----------------------	--------------------------

بناز ابر حق غافل کرک	میر حسین سمروردی قفس سحر نام نامی و اسم
----------------------	---

گرا می رسد حسن بن سید عالم بن سید ابی الحسن و در محل و سگ قبول حکم خفیات الان
 از گره بنیست که در سگ است از دیو است و خود عالم بود و بیوم قاهره و باطنی و ارادت مجتهد
 حضرت شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی قریشی بیواست و گریه داشت و سگ را تصانیف
 بسیار است چنانچه کتاب کثیر از رموز و زواید المسافرین و نزهت الامم و روح الارواح و غیره

شیخ احمد مشوق از اعاظم خلفائے شیخ صدر الدین عارف بن شیخ بہار الدین زکریا ملتانی است
 اول روز قندار توطن داشت و مردے بود و ایم الخمر کہ خطبے شرب شراب زندگان بنیوا نیست کہ
 و پذیرش خمر قنداری و قندار و دیوان تجارت سیکر و اتفاق و قنہ شیخ احمد بکار تجارت در
 ملتان آمد و وہ کان تجارت در بازار سیاحا سخت روزے شیخ صدر الدین را کہ در مدہ غیرت
 نظر فیض اثر بروے اقتاد چون در خانقاہ رسید فارم را فرستاد و نزد خود طلبہ چون
 موسم گرما بود برائے شرب شیخ شربتے آوردند شیخ قدرے از ان شربت بخشد
 و باقی بوسے عطا فرمود بعد خوردن نور بالطنش روشن گشت و شرف بیت شرف گردید
 و سنے الحان نقد و حبس و دوکان خویش اشیاء در ویشان خانقاہ کرد و بجز بد وقت بد
 در پیش گرفت بنوسے کہ تا ہفت سال در یک پارچہ تہ بند گذرانید و بدرجات
 عالیات فائز شد نقل است کہ روزے شیخ احمد در آب غسل میکرد بجناب الہی دست
 متاجات برداشت و گفت الہی تو باد شاہی و اطاعت بندگان خود بے نیازی
 و محض بنیابت بیغایت خود بندگان بے بصاعت رومی نوازی بحق محبت تو کہ تا از قرب
 و مرتبہ خود کہ مرا بجناب تست آگاہ نشوم قدم از آب بر ندارم نہا رسید کہ مرتبہ تو بد رگاہ
 آمنت کہ بسیاری از خلایق گنہگار بوسیله جمیلہ تو بر در محشر از آتش و دوزخ آزاد گم و در شبت
 بر سامع عرض کرد کہ الہی منت ترا حدے و رحمت ترا حدے نیست بین اگر فائدہ کم
 فداں رسید کہ ترا محبوب و مشوق خود ما فہم ماطالبان را عاتقان ماسازی شیخ احمد
 چون این شنید از آب بیرون آمد و لباس خود پوشید و روان شد در راہ ہر جا کہ
 میرسید از مردم سے شنید کہ شیخ احمد مشوق سے آید و صاحب تواریخ فرشتہ سپہ سالار
 کہ جذبہ عشق شیخ احمد بجائے رسید کہ انبہان و اہل جہان بخیر بود و یکیکہ بحالت مدہوشی
 از اداسے فرایں ہم خبر داشتی علما و فہما اور امکلف حال شرنکہ تا نماز فرالغض بخوانی
 حکم اسلام تو جاری نیست گفت کہ من قدرت بخواندن نماز ندارم و اگر مسکوبید کہ نماز بخوانم
 سورہ فاتحہ بخوانم خود گنہمند کہ بے فاتحہ نماز درست نیست گفت اگر فاتحہ بخوانم آیا کہ گنہ
 آیا کہ گنہ بخوانم خود گنہمند کہ بے آیا کہ گنہ و آیا کہ گنہ بخوانم خود گنہمند کہ درست نیست

[illegible][illegible][illegible]

مزار پر نور دوسرے ہم اکثر اوقات خوارق ظاہر مشہور و مشہور آجائے کرام حضرت لعل شاہباز
 بی بی طہر بنی دج الاعجاز الاولیاء شریعت الشرائع است کہ لعل شاہباز بن سید حسن کبیر الدین بن
 سید شمس الدین بن سید صالح الدین بن سید شاہ بن سید خالد بن سید محب بن سید
 مشتاق بن سید غفور الدین بن سید اسماعیل بن سید امام جعفر صادق بن امام محمد
 بن امام زین العابدین علی بن سید الکونین امام حسین رضی اللہ عنہ و نسبت ثانی آنجناب
 کہ دوسرے نسبت معروف دیہ امام جعفر صادق میر سید بی بی طہر بنی است کہ حضرت لعل شاہباز مرید
 حضرت شیخ جمال بن محمد دوی مرید سید ابراہیم بن محمد دوی مرید شیخ عاقل شہید و مرید مسکین شہید و
 مرید بی بی حجابہ دوی مرید امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ و وفات آن جامع الکملات باقوال
 اہل انوار و رسال ہفتاد و بیست و چار ہجریست و مزار پرانوار ملک مسندہ بمقام مسجود

از اشہر ترین مزارات است پر از فیض و برکت از مولوی چو عثمان دہلوی از دار دنیا
 برست و باب عیلت شد براہ نام محمد و ماحل جواری خاشا الفرائد عارف محبوب شہباز

شیخ رکن الدین ابوالفتح سمرودی و بن شیخ صدر الدین عارف و شیخ
 بہار الدین زکریا ملتانی قدس سرہم صاحب مجاہد راستین شیخ بہار الدین حبیب

خود است و اندر خود نیز خرقہ خلافت دارد و در غنادے صوفیہ کہ یکے از مریدان و کمالیہ
 کردہ است ذکر کرامات و خوارق عادت و سہ لیلیا میکند و اور بلند فقر و سہ بی بی را کہی است

کہ در دوستی و دوستی را بچہ آب و حافظہ قرآن بود و ہر روز یک ختم قرآن کردے و اوراد و سجد
 خسر خود شیخ بہار الدین زکریا داشت نقل است کہ وقت بی بی رکستی و در شب ماہ نو بار اوہ

سلام بخودست خسر خود حاضر شد و در آنوقت شیخ رکن الدین ابوالفتح مہفت ماہہ دہ بطن عفت
 او بود و خسرش بہار الدین زکریا بتخلیصش برخاست و نہایت تکریم نمود و حضرت بی بی بخشتن آداب

خسر خود کہ خلافت عادت بزرگان بہ نسبت خود آن لشکر آرد نہایت متعجب شد و دست بستہ
 باعث آن وہ یافت نمود فرمود اے بی بی این تعظیم و تعظیمت ملکہ تعظیم شخصے است کہ در

بطن عفت تست کہ او چرخ خاندان و شمع دودمان است نقل است کہ روزے حضرت شیخ
 بہار الدین زکریا بر چار پاسے مکیہ زدہ نشسته بود و دستار مبارک بر پایہ پلنگ نہادہ بود و شیخ

بہار الدین زکریا بر چار پاسے مکیہ زدہ نشسته بود و دستار مبارک بر پایہ پلنگ نہادہ بود و شیخ

والدین چون ابن قریب شنید فرمود کہ در خاطر مندر خلاف این تقریر خطور میکند کہ بعضی ناقصان اہل مدینہ بسبب نقصان ظاہری و باطنی خود بہ مطاعن آن خدا متذکر از مدینہ در کہ رسیدہ حصول سعادت نمایند خدا سے جل شانہ از راہ کمال فضل و کرم خویش کہ درام بجمال بندگان تا پیر عمر و جنت مست آنحضرت را از کہ در مدینہ فرستاد تا آن ناقصان بجمال رسند و دولت طرازدان بے طلب و سوال بالیشان رو نماید غرض ازین تقاریر شستہ و سخمہا سے شیرین نماید ہر دو بزرگوار بر فرخ آرزو نقلست کہ شیخ رکن الدین چون بدین پاوشاہ تشریف می برد نہ اسنے تحفہ روان کہ بران سوار می بود بیرون دید ان شاہی استادہ می کرد و خطا اہل حاجت کہ رسای ایشان بدیوان شاہیہ مشکل می بود عراض خود دانستہ بجزئیات روان سے بلا تعلل و شیخ نزد سلطان رسیدہ اول بجا دے اشارت فرمود کہ عرض اہل حاجت پیش سلطان پیش کن و سلطان ہمہ عرض باخود مطالعہ میکرد و قلم خود در جواب باصواب ہر یک سایل تحریری می کرد و چون عرض می رسید شیخ از دیوان مملکت مراجعت میفرمود پس تشریف بردن آنجا بہ پیش سلطان محض بسبب فضایل اہل جہت بود کہ دوستان خدا را ہر کاریت بخیر می بیاشت نقلست کہ روزی شیخ رکن الدین در محفل سماع حضرت سلطان المشائخ نظام الدین تشریف آورد چون سلطان المشائخ در وجہ آمد و خواست کہ بر فیروز شیخ رکن الدین دست بدامن و سے نزد نگذاشت کہ سلطان المشائخ بر فیروز و ولید از سائے باز حضرت سلطان بوجد برخاست شیخ رکن الدین خاموش ماند بلکہ خود ہمہ تعظیم برخاست و باوقتی کہ حضرت سلطان بوجد میگردانستادہ بانو ولید فراغت از سماع مولا علم الدین علامہ تفسار حال کرد فرمود کہ بر تہ اول من سلطان المشائخ را در عالم ملکوت دیدم چون دستم ہمہ بدانجا میرسد و امان و سے گرفته از تو جدا و دوم بار دوم شیخ در عالم جہوت بود اورا از اختیار خود فوق دانستہ خاموش اندم نقلست کہ چون سلطان غیاث الدین قلنق شاہ بوجد فتح کن در جنت سنے دلی کرد شیخ مکن الدین ہمہ در دلی تشریف میداشت چون بمقام کوشک تو تمیز کہ از دلی بقاصدہ و کردہ سپہش سلطان محمود تمیز کردہ بود و رسیدہ در انجا قیام کرد و شیخ رکن الدین نیز بدیون بادشاہ در انجا

[illegible]

سما از خلق گوشت گرفت و اصل آن حجره بیرون تشریف نمی آورد مگر بروقت آن نماز و سحر و روزه
آن خود تا پنج شنبان و پنجم ماه رجب الحریب سال مقرر قصد می و پنج با قول صحیح و عبادت
و تعلق و بقول بعضی در سال مقرر قصد می و چهار و بعد نماز عصر منوالا ناظمین ازین حجره را اندرین
حجره غلبید و فرمود که بزوا سباب تجیز و گفتین با مہیا ساز و بعد نماز سحر و عبادت و اقامت
بخواند و سر سجده نهاد و بجان حق سپرد و فحش میباید که حضرت شیخ را فخر نداشت و بعد
وفات آنجا سپید کردند آن حجره را عیسیٰ برادر آنحضرت بر سجاده مشیت فایم شدند از موقوفات

شیخ رکن الدین ولی دهرمان	شد جوین دار الفنا سو ایفا	و طش دان پاک رکن الدین فانی
نیر نورعین رکن الاوکیا	نیر دین رکن عالم کن بیان	سال وصل آن شیخ عالی یقا
باز شاه دین رکن الدین بگو	ناشود حاصل و طش رعا	پس مقدس رکن دوزان کن رقم
هم بخوان منصور رکن الاوکیا	گشت از سر و بنال او عیان	پیر زار پاک رکن الاصفیاء
ایضا چو رکن الدین شد از بنیاد	عیان شد سال فصل آن شیخ مدین	رکن الحی والدین قطب انقلاب
و کتب شد رکن الاراکین	شیخ حمید الدین ابو حاکم فدریشی	المنکارسے

یہ مستند التبر الباری از خلفائے کبار شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی است و از و این
رق نیز فیض عام و فایده نام حاصل کرد و لقب بلقب سلطان التارکین گردید و نسبت ایامی
ارام و سبک بچند واسطه بحضرت ابوصفیان بن عارث اصحاب حضرت خاتم النبوت میرسد
بدر بطریق کہ شیخ حمید الدین سلطان بہار الدین بن سلطان قطب الدین بن سلطان
حمید الدین بن سلطان ابو علی بن شیخ المشایخ شیخ موسی ہنگاری بن شیخ ابو الہام
شیخ المشایخ ابراہیم ابو الحسن علی ہاشمی ہنگاری بن شیخ محمد ہنگاری بن شیخ ابو سعید
ہنگاری بن شیخ شریف عمر بن شیخ شریف عبدالوہاب بن ابوصفیان بن عارث اترشی
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین و جد بزرگوار و سلطان قطب الدین بادشاہ و یار کج مشران
بادشاہ عظیم الشان جوڈو و جزادری و سید احمد تختہ ترغزی ثم اللہ پوری کہ کہ جوڈو
در ذکر حضرت کشف قاتلہ خواہد آمد نقل است کہ چون حضرت سید احمد تختہ ترغزی از وطن بالوند
میں عازم سمت لاہور شد و عبیدہ سیدہ بی بی لاج و بی بی تاج و اہل خود ہر روز

مشیخ رکن الدین باند چون شیخ رکن الدین بر سر تخت قیام فرمود و بخدمت و سنے رفت
 و بوقت کرد و بجالات رسید ثقلت که روز کے شخصی از وزیر اسے سلطان غیاث الدین
 تعلق بیدین شیخ حمید الدین حاکم آمد و وید کہ وے در یک گوشہ خانقاہ شستہ خرقہ
 مبارک بپوش خود بخیم میکند آن وزیر شبست و در دل گذرانید کہ انچه تعریف ابن مقبر
 میکرد و نہ خیر غیر ہم یافتہ کہ این شخص بے نودی است کہ خرقہ خویش میدوزد شیخ بنور باطن
 بر خطره وے مشرف شدہ کلاہ عالیجاہ خود کہ بر سر داشت کچ کرد فی الحال روئے آن شخص
 و خادانش کہ ہمراہ بودند کچ گشتند پس از تصرف خود نائب شدہ در پاسے شیخ افتادند احمد شیخ
 حرم فرمود و کلاہ خود را بدستور راست فرمود و بچہ راست کردن روئے ایشان نمید
 راست شدہ نزد صاحب رسالہ حمید الدین شیخ جمال الدین اوجی نقل میفرماید کہ روز کے
 در وقت بخدمت شیخ حمید الدین آمد در آن حال خارے را از خادمان شیخ سنگ دیو اہر
 گزیدہ بود و حال وے بسبب دیوانگی بجان رسیدہ و شیخ در غمخواری و ہمارد اسے
 وے متوجہ بود و در ویش در دل گذرانید کہ عجب است کہ شیخ حمید الدین چنان حکماں شہا
 و فرید وے اینقدر از گزیدن سنگ دیو از قریب المرگ باشد شیخ بنور باطن بر خطره در ویش
 حوادث شدہ بہمان خادم دیوانہ فرمود کہ بچانیکہ ترا سنگ دیوانہ گزیدہ است آب دہن خود پاش
 کہ شفا خواہی یافت و از خداے قوائے خواہم کہ تو و اولاد تو تا روز قیامت ہر گاہ کہ آب
 دامن خود بر زخم دیوانہ بنید از نہر فیض شفا یابد پس خادم آب دامن خود بر زخم خود انداخت
 و بہر اوقات تندرست شد و بعد از آن وے و اولاد وے بدین فیض و ایمنہ فایز
 ماندند و لاوش با سعادت شیخ حمید الدین بقول شیخ شہر الدار صاعیہ تذکرہ حمید
 تاریخ دیوانہ ہستم بیع الاول سال یا شہد ہفتاد و ناست تاریخ نسبت دوم ماہ
 بیع الاول سہنہ ہفتاد و سی و ہفتہ است و مدت عمر شریف اکبیر و شہد ہفتہ و ہفتہ
 سال بود از بزرگان فغاندان سرور و سید تقدیر طویل زیادتہ کہ تقیالی کو از زالی و شہد از مولانا
 حامد اکبر حمید الدین و وے بود شاہ بالکام شیخ دین کو حمید الاول و سہا حاکم رفیع
 سرور اکبر حمید الدین از روی نقیون پس حمید الدین سلطان اکبر کن رستم سال ولادت امیرین

خوش مقام بخیر مست شیخ عثمان سیاح حاضر شد شیخ از راه شوق و ذوقی متجی گردید که آهسته آهسته
 یا شریک که تا شیر بخشد در گوش من بخوان امیر حسن دروازه بند کرد و آهسته آهسته
 سرود گفتن آغاز نمود و این بیت بر زبان آورد و در این زمان از راه شوق و ذوقی متجی گردید
 صوفی چنانچه هست از اجتماع این بیت شیخ را توجیهی برود و در این اختیار بر خاست
 و در کجاست و گفت که با آنرا بلند گردید چون آواز کلام برآمد هر اراد انوار صوفی را بل سیاح
 حاضر شد و از توجیه ایشان غوغا عظیم برپا شد و از دلی تا قتل آباد که یک
 فرسنگ زمین بود اهل حال و تصریح صحیح آمدند از این خبر گوش سلطان رسید و فرمود
 که چون خبر دهان نگرام بر قتل سلطان قطب الدین خزانة بادشاهی بر صوفیان تقسیم کرده بود
 بهر یک صوفی لکبه تنگ گرفته بود آن تذکره ما بیاید تا به بنیم که شیخ عثمان سیاح چند لکبه تنگ
 شکرانه گرفته بود و اهل الحال مطالبه و پس آن کشیم که ظاهر خلاف حکم مکرده چون تذکره خسرو خان
 آوردند و سلطان مذاکره کرد معلوم شد که شیخ عثمان در آنوقت هیچ شکرانه نگرفته بود بلکه
 و پس کرد از این سبب سلطان بسیار خوشنود شد و شیخ را نزد خود طلبید و دعوت نان
 و شربت پیش کرد و قوالان را نیز انعام وافر عطا فرمود و تا سه روز شیخ همان بادشاه ماند و هنگامه
 سماع گوم بود و در محضر که در باب منع سماع تجویز شده بود منع و گفت و گفت آن جامع الکملات سال ۸۰۰

وسی و شربت بهر بیت از مودل	چون سفر کرد حضرت عثمان	از جهان فنا نمید برین
غفلت نمود و او ایام فرمود	سال ترجمیل آن شد حق بین	گفت سرور و بار تا رنجش
باستانب نقین و جبهه الدین	نیز عثمان غایت بخوان	سال ترجمیل و کاصدق و لیقان
شیخ صلاح الدین در ویش چشتی و سرور می قدس ستره مرید و خلیفه شیخ		
صدر الدین خلف شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی است از حد بزرگ بود و عالی مرتبه و شیخ		
نصیر الدین محمود چراغ دلی ماهر و مصاحب و همسایه و فیض کامل از خاندان چشت نیر		
خاکبیل کرد و از جانب سلطان محمود بن غیاث الدین تعلق بمشایخ عظام ایند و خلیف		
میرسد او سیاست سلطان از اینجیالی نمی آرد با سلطان سخنان سخت می گفت و و		
بعد از آنکه در وقت سرور و آهنگان بدلی آمد و چون جامه و بهین جا وفات یافت		

سبز نظام بر شد و تا آنکه او زنده بود و محو نگشت شعر گوید ای مرغ زر که حمد و ثناء که جان تاج مهر بر رخسار وند
حضرت میرزا ابی شیخ جمال شیخ نظام الدین بالله الموبد که در قصبه گول آسوده است محبت و محبت و محبت
تمام داشتند و ثابت حضرت میرزا بقول صاحب مدارج الولاية در سال منقصر
و بقا و دو بحر است و مراد پیران و در قصبه پیران پنج زیارت نگاه خلق است و دو
فرزندیت در از یافته چنانچه از وقت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دلی تا زمانه سید اشرف جهانگیر

سنانی حیات بود از شوق آن چو شیر مرده و غشست بلند
یکے نیز در تاب سدید بگر و گر کن قسیم او روشن بقین

قدس سرور از اعظم خلفائے شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی صاحب مقامات بلند و کرامات
ارجمند بود و بعد از حصول خرقه خلافت از پیر و شفیع خورشید بولایت نظر آباد امور شد
و در آنجا بسید و بهدایت فلول مشرور شد و خلق کثیر بهر ایشاد و تبرکات حق رسیدند
و بقیه قریب و بجا گردن و سبک بشیخ کبیر میرزا سعید اشرف جهانگیر سنائی که جوان میری و دعا
کردن شیخ کبیر بر وجهی که قبیل از مرگ بمن پنج سال میری در مناقب حضرت سعید اشرف بخزن
آن حضرت تحریر داشت و فاتی و سی و سال بقیه و بقا و چار و هزار و نود و نقر آباد و مرگ

رفت چون از جوان بخاطر برین حاجی اهل دین میراج آمدند جلوه گرشت سال تارخش

[illegible]

[illegible]

درویشان اہل دل و ذات یافتہ اند اما اثر بکثرت ایشان در نصیر الدین محمود موجود است و وحی
 چنانچه دہلی است در صحبت و سہ باید رفت ہمان زمان حضرت مخدوم عازم سمت دہلی شدند
 و بعد قطع مسافت در دہلی بمذمت شیخ نصیر الدین رسیدند شیخ چون صورت مخدوم بدید
 فرمود کہ حضرت مخدوم را ابو اسطہ ارشاد امام عبد القدر یافعی حسن ازین برین فقر بوقوع پیوست
 کہ بر این فقر نوازشش فرمود مخدوم جواب داد کہ رحمت خدا بر امام عبد القدر یافعی باد کہ فراموش
 در گاہ ملک یا گاہ براسے محدود دولت غلطی فرستاد آخر کار شیخ نصیر الدین ہم خرقہ خلافت
 خاندان چشت اہل بہشت بمخدوم عطا فرمود و نوازشما کرد و باید دانست کہ مخدوم جہانیاں
 خلقیہ چارہ وافرادہ است کہ دوبار سیر ربیع مسکون نمود و بعد از فقر و مشایخ را دید و از بکثرت
 کرد و گلاہ و خرقہ خلافت یافت و آنجناب را از ہمہ خاوندان با سلسلہ عالیہ قادریہ عالمیہ از بس
 محبت و اعتقاد حاصل بود و در خزانہ جلالی کہ از ملفوظ حضرت مخدوم است مذکور ہے کہ شیخ دہلی
 غوث الاعظم عبد القادر جیلانی قدس سرہ میفرماید کہ طوبی لمن دانی ولین اراہمن اراہما
 و و سہ قطب الکونین و غوث الدارین و درین قول صادق است و من ہم امیدوارم کہ
 بموجب این کلام حق التیام حق تمامے بر من رحمت کند کہ سلسلہ من بیک اسطہ دیگر با اسطہ
 شیخ بار الدین زکریا لمبانی شیخ الشیخ شہاب الدین سہروردی میرسد شیخ شہاب الدین
 حضرت غوث الاعظم قدس سرہ از نیرادیدہ است و تہ تبرک از ایشان دارد و حضرت
 میرسد تہ تبرک تہ تبرک منانی قدس سرہ در شائف اشرفی آورده کہ من اکثر رنگان وقت را
 نماز است نمودم اما آنقدر حقانیت و معارف و دقائق و عوارف و کشف و کرامت و خوارق کہ از
 مخدوم جہانیاں صادر شدہ انہیج سیکہ از ضبط اللہ از متاخرین ظاہر شدہ و چون باین فقیر
 در جہ اول سوادت ملازمت حاصل شد با انواع مقامات و اصناف درجات و از افرار
 قطعیست و غوثیت بنواخت و در شب اول کہ حسب الارشاد و سہ در غفلت و سہ
 در آدم اغفنا سہ مبارکش را بہفت جا جدا جدا افتادہ دیدم کہ ہر یک بمغفہ علیہ علیہ
 باوا سہ شاکس حق جل و علا مشغول بود و از ملاحظہ انحال متوسم شدم فی الحال بحال خود
 باز آمد و فرمود کہ این مقام ترا مبارک باشد بترتیب و م کہ بخلوت آنجناب درآمد جسم مبارکش

انداخت و نیاز مندی کنان بخداست بابرکت حاضر آمد و عذر ناخواست و آن مظلوم را بعد از
 شجاعت از بند خلاص دارد و قوس وافر بخیمت حاضر کرد و دیگر دید حضرت مخدوم هم بهر زور از
 آن مظلوم عطا فرمود و غنی ساخت و صاحب اخبار الاولیا میفرماید که وقتی تشریف عید
 حضرت مخدوم بر روضه عالیہ شیخ الاسلام بجا آمدین ملتانی تشریف برد و درخواست
 عطائے عید می نمود آواز برآمد که عیدی همین است که حق قائل ترا خطاب مخدوم جهانیاں خطاب
 ساخت بعد از آن بر روضه مطهر شیخ صدر الدین عارف رفته التماس عید سے کرد و از انجا سہمین
 جواب با صواب حاصل شد چون از انجا برگشت شنید کہ ہر کسے دے را در خطاب مخدوم
 جهانیاں یاد کے کرد و صاحب خزانہ جلای باعث خطاب شدن حضرت مخدوم خطاب
 مخدوم جهانیاں همچنین تحریر فرمودہ است کہ وقتی شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی از آستانہ
 کرامت نشاء دولت خانہ خویش بیرون تشریف می آورد و قدم بر زمینہا حضرت مخدوم تجمل تمام
 خود را بر زمینہ ہمیرین غلطانید بدین مراد کہ قدم مبارک پر روشنمیر بر سینہ کے کینہ ہے آید
 چون شیخ ابن بدید فرمود کہ یا سید دروازہ نبوت بکلی مسدود است باقی ماند رتبه ولاست تا تمہ
 خود بجای رسانیدہ آید کہ مخدوم جهانیاں شدہ آید این گفتہ و چہ نسبت حق پرست خود دست
 مخدوم خود گرفته ایستاد کہ و بسینہ حق نگینہ خویش منہم ساخت و لغت وافر عطا فرمود و این
 حضرت مخدوم خطاب مخدوم جهانیاں خطاب گشت نقاست کہ صبری در ملتان آید و بگشت
 و مسجد جامع بخواندن غلام مشغول بود و بنام عبداللہ خور ابو سوم نمود و روزے خود را بر حصے
 ظاہر کرد و آشتہار یافت کہ این شخص حسیت و ہمہ اہل شہر را و می ترسیدند روزے این خبر
 بگوش حق میوش حضرت مخدوم رسید اورا نزد خود طلبید و بنظر جلال درو نظر کرد و کے
 بہان زمان از یاد رفتا و میگفت سوختم سوختم ہر چند آب برا می بخند سود نہ داشت آفر بہان
 ساعت از بہان بگشت و فیروزج اخبار الاولیا است کہ وقتی حضرت مخدوم
 در مسجد جامع اوج در راہ رمضان متکف بود و در ولایتان اہل صلاح و علمائے اہل فلاح
 ہم شامل انجانب در یکجا میخیزد و نہ تمام مسجد پراز درویشان و علماء بود و روزے سودہ نام
 حاکم اوج زیارت آنحضرت آمد چون اکثر مردم بگرد آنحضرت دیدند پسندید و بوز حکومت

[illegible]

بزرگوار کیست و با سهند خط حکایت نیز داشتند و ارتباط محبت بنایت حکم بود و ق
 سید عالم الدین در سال شصت و هشت و هزار و پانصد و بیست و یک از مولف
 وقت از دنیا برد و خلاصه این عالم دین آن عالم عامل و عالم سرور و سال طاعتش
 عالم شهرت و عظیم سبب شیخ کبیر الدین اسماعیل مهروردی قدس سره
 مرید و طایفه و غیره حضرت مخدوم جهانیان است و وفات آنجناب بخدمت حضرت سید
 صدر الدین راجه قتال برادر و وصی کمال مخدوم جهانیان حاضر مانده کار خود تکمیل رسانید
 و در ولایت مقام عالی یافت و بیکرامت و خوارق اشتها گرفت و در اول عادت
 ویزا این بود که بوقت نیم شب بزیارت فرار پرانوار مخدوم جهانیان میرفت و با نشت سواد
 قنصل دروازه فیض انداز و روضه معلی می کشاد و اندرون میرفت و نماز تهجد و تم کلام الله
 میخواند چون بیرون می آمد باز با نشت از نشت قنصل قایم می یافت شبی سی و پنج روز
 بر سر روضه حضرت مخدوم بود و او این حال بچشم خود دیده تمام ماجرا بحضرت سید راجه
 قتال عرض کرد و شیخ کبیر الدین ازین حال منور باطن واقف شده آنروز بر اسب خواند
 منقلب و اخذ برکات و توجه بخدمت سید راجه حاضر نگردید حضرت سید او را نزد خود طلبید
 و از او و اکرام بسیار نمود و شیخ کبیر الدین را و فرزند با جمال بودند و سید عبد الشکور و
 عبد الغفور که جامع جمال ظاهری و باطنی بودند و در علوم شریعت و طریقت عالم عامل
 و کامل و اتم و ارادت بخدمت والدین بزرگوار خود و اشتیاق و تربیت صورتی و معنوی
 بحدود پر عالی گوهر یافتند چون روز وفات کبیر الدین رسید هر دو پس انداز خود خواند
 و بجز قرآن خاص خود حرفی نکرده و فرمود که بعد از من هر مشکلی که شمار پیش آید نزدیک قبر من آمده
 ظاهر کرده باشد که جواب با صواب خواهند یافت چنانچه بعد وفات شیخ بهیمان بوقوع
 می آمد که چون هر دو پس از نش را همی یا مشکلی پیش آمد بر سر قبر پدر عالی گوهر سوال میکردند و فی الحال
 بجواب میفرستادند و وفات شیخ کبیر الدین در سال شصت و هشت و هزار و پانصد و بیست از مولف
 جلوه گر چون شصت و هشت و هزار و پانصد و بیست و یک ماه دین اکبر کبیر
 گفت یافت شاه دین اکبر کبیر سید صدر الدین عالم و فرزند شیخ راجه قتال بخاری

کہ شنیدیم چنانچہ حاضرین مجلس ہر حال شد و نہ ہوا ہوں گفتند کہ حال ان مسلمان شدہ و حکم اسلام
 پر تو بخاری است باید کہ برادے احکام اسلام پابند باشی چون انہوں نے مسلمان شدن منقول
 خاطر نمود شب از پنج گھر بخت و روز ملی بخدمت سلطان فیروز شاہ رفتہ انہما حال کرد و سلطان
 نیز چند بوسے برایت باسلام کرد و مقررین قتل و گفت ہرچہ با و با و مگر مسلمان نمی شوم تو چند روز
 مخدوم بخوار حست حق بیوست و سید راجن قتل چون از کار خیز و گفتین فرست یافت بر
 تصفیہ این مقدمہ با گورمان رویت حال متوجہ دہلی شد سلطان چون خبر غم شیخ صدر الدین
 جن نسبت دہلی شنید علما سے شہر راجع کردہ در این باب شعور ت کرد و خواست کہ حضرات
 چنین غم سے تجویز کنند کہ انہوں نے قتل خلاص یا بد و سید صدر الدین نیز قابل آن کرد و آخر
 شیخ محمد قاضی عبدالقادر کہ دانشمند کے نیز طبع و نوجوان بود گفت کہ چون سلطان استقبال سید
 راجن تشریف برد و ملاقات باہمی پرسید کہ شماراے تصفیہ قضیہ انہوں کا فر تشریف آوردہ
 پس اگر دے نفر باید کہ آری ما در بحث خواہم آمد کہ شماراے تصفیہ قضیہ انہوں کا فر گفتہ آید حال اجداد مسلمان
 و حکم اسلام برو سے جاری سیکند این راے پس قاضی السلطان حسین قناد و سید ابوالحسن
 برآمد ملاقات پرسید کہ شماراے تصفیہ قضیہ انہوں کا فر آمدہ اند حضرت سید جان ادو کہ
 براے تصفیہ مقدمہ انہوں مسلمان کہ رو برو کے ما و دیگر کہ امان اقرار اسلام کردہ آ آمدہ ایم
 سہد را وقت شیخ محمد قاضی کہ حاضر بود گفت کہ اول طوریکہ باید و شاید بارادہ ولی اقرار اسلام
 نہ کردہ ہنوز ثبوت اسلام او من حیث الشریعہ نگشتہ تھا حکم اسلام براو بچہ دلیل جاری فرمایید
 حضرت سید بجانب اول نظر تکرر و بر زبان را ند کہ باین قاضی از سخن شما بوسے دیانت نمی یابم
 بروید کہ قضا بر سر شما آمدہ و آمادہ سفر آخرت ہستید سازگی گفتن خود سازید بچہ دین شیخ محمد
 در د شک گرفت بر شوہد و بجا نہ اش رسانیدند چون در خانہ رسید قریب المک بود قاضی
 عبدالقادر بد رشتں براے حق و تقاضیہ سر خود بخدمت آنحضرت حاضر آمد و نیاز مند کے
 تمام عرض کرد کہ ہمیں ایک لکھ روپے اگر کوں بخشند عین عنایت است فرمود کہ حال اچھی می شود
 او از دنیا بگذشت مگر ترا بشارت باد کہ اہلبیہ او حالہ است از چو کہ جو دخواہد آمد کہ اہل تقوی
 و عالم معلوم ظاہری و باطنی خواہد درین آشنا خادمان قاضی خبر آوردند کہ شیخ محمد از دنیا بگذشت

[illegible][illegible][illegible]

اخیر شاه مدار رسید از آنجا کوچ کرد و از آب گذشت بروی مد و عاگرد و خادسے راست رود
 که خود به اینجا باش و منتظر شو که از مد عاے من چه آفت بر باد شاه می آید چون بلا افتاد اگر در
 خبر عے پیش من بیا چون شاه مدار از آب عبور فرمود آله ماے بشمار بر اعضا عے
 قادر شاه بر آمدند و بجزن جدر بے گرفتار شد و دل بمرگ نهاد و آخر الام قادرا شاه چون از
 حیات مایوس گشت پناه بخدایت شیخ سراج الدین حافظ آورد و انتخاب پیر این مخلص شدیدی
 خود بوی عطا کرد و بجز و پوشیدن ثغایافت و اثری از اندام نماند خادم شاه مدار چون دید
 که او پناه به شیخ سراج الدین آورد و مایوس گشت و از آب گذشته اینجوشاه مدار رسانید شاه مدار
 از آنجا بخت و چون پور شد و از آنجا بقبوچ مراجعت کرد و در ملک قادر شاه نیاورد و فاتی
 آن جامع الکرامات در سال شصت و سی و سی و سیست از مولف

شهادتین و تکیادون است | چون سراج الدین دلی مشقی | آبادی غیر شهادتین شال و طشت
 هم زد و گفتا سزنج رو شنه | سید ناصر الدین بن محمد و هم جهانیان جلال الدین
 بخاری قدس الله سرهم العزیز جاسے بود میان علوم شریعت و طریقت و حقیقت
 و شرافت و سیادت و نجابت و خوارق و کرامات و ولایت رتبه عاے و مراتب
 بلند داشت چون صاحب اولاد کثیر بود ازین سبب سید ناصر الدین اشتیاق یافت
 گویند که همه اولاد انجاد و سے از پیران و دختران متحد و یکصد رسید و بودند اما که عمر دراز
 یافتند سبب و یک پسر و دو دختر بودند و خلق کثیر بحلقه ارادت و سے در آمد اگر چه
 جانشین بدو نرگوار و سے سید صدر الدین راجن قتال بود و او سے نیز در الدین و طالبان
 و هدایت ایشان آیت از آیات الهی بود و در طریقت نسبت ارادت سید بزرگوار
 خود داشت و از سے خلافت و اجازت حاصل فرمود و وفات آن والا
 در جات بقول صاحب منارج الاول است در سال شصت و سی و سی و سیست از مولف

بخت ناصر الدین چون بزرگ	عیان سال حال آن شیرین	زعارف ناصر الدین کامل آمد
و اگر قطب نغم ناصر الدین	الغنا از مولف	چون ز دنیا رفت و فکری برین
ناصر الدین آن ولی مشقی	گشت تاریخ وصال آن عیانی	شاه سید ناصر الدین سینه

خود صاحب کرامات بلکہ وفیات از حین و بظاہر و باطن سید وقت خود بود و حلیم
 مبارک و سب بکلیہ حضرت شاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مشابہت و موافقت تمام
 داشت و غرض نام والدین و دایہ و سہ نیز مطابق عمر شریف و نام والدین و مریضہ حضرت رسول
 مقبول بود و چون شاہ عالم سیریاگی حضرت قطب عالم بود او انجیلہ سیرمی گفتند ولید از وفات
 پدر بزرگوار بر سدا رشا شربت و از شیخ احمد کہ بیٹی نیز تربیت و تکمیل پاتہ بود و صاحب
 اخبار الاخبار میفرماید کہ خدمت حضرت شاہ عالم بود طفلک داشت ز اتفاقات وفات یافت
 آن ضیفہ بخدمت و سہ حاضر آمدہ دستہ دامن زد و الحاح کرد کہ فرزند مرا بس نام نہ بپسند
 دست ازین شما باز نخواہم داشت چون عجز و تضرع کرد گذشت تسلی او نمودہ در خانہ فیض
 کا شاہ تشریف برد و سہ را نیز فرزند سہ خود و سال بود آن را برداشتہ بدون آورد و بر
 ہر دو دست نہادہ و سہ لبوے آسمان کرد و گفت الہی آن طفل فوت نشد این شد
 سہ نے الحال آن طفل بروست آنجناب جان بحق تسلیم کرد و طفل خادم زندہ گردید و لاوت
 با سادات حضرت شاہ عالم بقول ستر و سال شہتہ و ہفت دہ و وفات آن جامع الکلیات
 بقول مصداق الاخبار الاخبار و سراج الولایت و غیرہ بروز شنبہ شہم جمادی الاول سال
 شہتہ و ہشتاد و ہجری است و سنین عمر شصت و سہ سال صاحب اخبار الاخبار تاریخ وفات
 آنجناب از لفظ مخدوم صاحب سراج الولایت از لفظ شیخ عشق اخذ کردہ است و در وصفہ عالمی و از احمد آباد
 کہ فر از خلق و تفرج نگاہ اہل اند یا راستقامی عا و جاسے سہ لطیف کہ شب جمہ صفا کبار از
 ہر دم آمد یا بر زیارت میر و ندویش و رانجا گذرانیدہ علی الصباح بروز جمہ بخانہ امی آید از لفظ
 شاہ عالم بادشاہ عالم دین
 گفت یافت شاہ عالم شاہ دین
 گشت سال انتقالش حلوہ گر
 بود اہل دین امام المارفتن
 شیخ عبد اللطیف و اور الملک بن محمود قریشی قدس سرہ از عالم خلفای
 حضرت شاہ عالم محمد و در تاریخ فرات سکندری آورده کہ در الملک انما ظہر امرائے

از بی بی یحییٰ بن داود شمسید | ہم بخوان ماوے شمسید شقی | تا کہ سال حلقش آید پد پد
 سید کبیر الدین حسن قدس سرہ از سادات نظام بخاری است و افراز خاندان حضرت
 مخدوم جانیان یافت و بجمالات رسید بعد از ان سیر ربع مسکون پر دخت و باز در اوج
 آمدہ سکونت پذیر شد و ہما نجا وفات یافت و ہما صاحب اخبار الاخیار مسفر نامید کہ وے
 خدمت شتا د سال عمر داشت و از وے خوارق و کرامات بسیار وجود آمدے و اشہر خوارق
 او آن بود کہ ہر کسے از اہل اسلام و غیرہ مذہب نزد وے آمدے فے الحال نائب گشتی
 و زبان پر تشنہ دین اسلام کشادے و در قبول توبہ و اسلام بے اختیار شدے ازین سبب
 ہزار در ہزار خلق خدا بخدمت وے آمدہ بیدایت رسیدند و بعد وفات وے نیز این
 نسبت در بعضے اولاد وے بود و وفات وے بقول صاحب اخبار الاخیار
 در سال شہیدہ و نود و شش ہجری است و مزار گوہر بار در اوج است از موقوفات
 چون کبیر الدین حسن سید لی | گشت در خلہ مسلطے گبر | تاج عرفان کامل آمد حلقش
 نیز سلطان نیز لاکبر کبیر | شاہ عبدالعزیز قریشی | طہانی سمرورومی از اولاد
 کرام شیخ الاسلام بہاد الدین زکریا بلتانی است آبائے کرام وے از نشان بدہلی تشریف بردند
 چون آثار بزرگی از ایام خودی بر ناصیہ حال وے ہویدا ہووند و قدم بر قدم جد بزرگوار خود
 داشت سلطان بہلول بودی اورا بامادی قبول کرد و دختر خود را جوے داد و دی گاہی
 ساکات گاہے مجذوب بود و مستوقے ظاہر و غلطے باہر داشت و در آوان سلوک
 ریاضات شاقہ و عبادت فوق الطاقہ کشید و از وے نقل میکند کہ مسفر مود را ابتداے
 سلوک اگر ناز گذاردیم کمتر از ہزار رکعت نبود اگر تلاوت می کردیم از ختم کم نمی کردیم و فایده
 کہ بزرگ کی ساعت مرتب میشد زیادہ تر از ان بود صاحب اخبار الاخیار مسفر ماب
 کہ روزے بادشاہ عبدالعزیز بر بالائے بام بلند کہ آلال ہم در بہلو سے روضہ اولیادہ است
 نشستہ بود ناگاہ از احوال و جد و گرفت و از بالائے بام بر زمین آمد و از آن صد مرتبہ
 آثار کے ہوے نرسید و پچہین روزے در حالت جذبہ نیرغاکہ را بر زمین زد آن نیرغاکہ برین
 صدہ ہلاک گشت شخصے بخدمت حاضر ہو دگفت یا شاہ نیرغاکہ بیچارہ و صد مرتبہ کوفت از دست

مناسبتی گشت و شیخ محمد اسماعیل بر او یقینی حضرت شیخ سعاد الدین میفرماید که شیخ را در سن دوازده
 سالگی هم نماز تہجد گاہی فوت شد و پدر بزرگوارش ستارہ نشانہ او بود کہ این آخر حوالہ مقام
 فلان برسد نماز تہجد باید کرد پس شیخ اندرون حجرہ لحاف برسد کہ شنیدے و آن ستارہ
 دوازده ریشندان حجرہ بدیدے چون بموقع رسیدے برخاستے و نماز تہجد کردے
 و غیرہ و روح اخبار الاویہ است کہ در خطہ ناگور عورے صالحہ مرید حضرت شیخ بود و مادہ کاوے
 داشت شیران خزانہ استی و بخدمت شیخ آوردے چون از خطہ ناگور عزم کجرات کرد و مادہ کاوہ
 و زوید و عورت بخدست شیخ آمد و عرض حال کرد و گفت مادہ کاوہ مرا از دزد طلبا نیدہ بہمن
 عطا فرماید این گفت و بنماز مشغول شد و صبح نماز بخوانان ادا شد شیخ شنید کہ میرزا کیلی بابا
 مادہ کاوہ را حاضر است بگیرد چون آن زن از نماز فارغ شد دید کہ مادہ کاوہ در محض خانہ حاضر است
 تعجب است کہ روزی شیخ بعد وفات سلطان بھلول بودے بزیارت قبر دے تشریف برد
 و راستے بعد از آنے فاتحہ سرور مرثیہ آورد و بعد از آن برخاست و گفت کہ این مرد در دنیا بخیش
 و عشرت گذرانید و بعد از نقل ہم مقید فی محبت اہل اللہ رہے باز در مقام ارجب نہ یافت
 تقبالت کہ روزے روزے شیخ در ویٹے مکتوبات عین القضاات ہمدانی پیش آورد
 و زویش گرفت و یکدو ورق مطالع نمود و گفت کہ عین القضاات مردے بود نہایت بزرگ
 و بکر امت مشہور چنانچہ روزے در سبت جا استدعاے دعوت طعام ادا بودند است خاص
 خود در سبت جابیک وقت براسے خوردن طعام تشریف برد و در خانقاہ ہم بدرویشان
 تناول طعام فرمود از استماع آنہی در دل در ویٹے خطرہ ظاہر گشت و اندیشید کہ بیک تن واحد
 چگونہ در سبت جا رفتہ بیک وقت طعام خورد و از خانقاہ ہم بیرون نیامد شیخ از خطرہ اش
 بخبر باطن خبردار شد و بعد نماز مغرب اندرون حجرہ رفت و از اندرون باواز بلبلہ
 درویش و طالب کرد و درویش چون اندرون حجرہ رفت دید کہ شیخ از یک تن بختن شدہ
 در ہر چہا گوشہ حجرہ موجود است و نیز در میان حجرہ تشریف میدارد و حیران ماند کہ در ہر پنج جا
 شیخ سعاد الدین شمشدہ بود و خود معلوم کرد کہ این جواب همان خطرہ است کہ در باب کرامت
 عین القضاات در دلم خطوہ کردہ بود پس آن ہر پنج صورت بدرویش مخاطب شدند

دروغ خود را و کند چون قیمت داده شد شیخ با تزلزل ارشاد کرد که این آوند را بزرگترین بزرگترین
 دوستی بچنان کرد چون آوند شکست افی مرده از دروغ برآمد عورت بچرخید و بجان خود رفت
 انجان را بپوشانید و گوید شوهر خود که اکابران و بزرگان ساخت و بے علی لهسراج
 بخیریت شیخ آمد و نائب شد مقبول اسلام معترف گشت و مرید گردید و شیخ با هم شیخ جلال
 اورا موسوم ساخت و یکے از او لیاے اہل کمال گشت و شیخ ابابکر کہ برادر و خلیفہ حضرت شیخ
 و کتابے باحوال شیخ تالیف کردہ با ہم مذکرہ عبد الجلیل موسوم ساختہ است میفرماید کہ موجب
 شہرت شدن من بر سبب آنحضرت آن بود کہ روزے بندہ حاضر خدمت آنحضرت شد و چون
 خشک دست داشت در دلم گذشت کہ اگر این چوب خشک کہ در دست سیدارم از کرامت
 شیخ چند باشد در از گردن ہم مرید شوم شیخ ازین خطرہ من بنور باطن واقف شدہ تبسم کرد و
 کہ خداے جل شانہ قادر است کہ چوب خشک را ہم در از کند و فی الحال چوب دستی من از قد
 سابق چند باشد در از گردید بندہ برخاست و سر در قدم آورد و مرید شد و مقبول گشت کہ حضرت
 شیخ عبد الجلیل بخواندن کتاب دلائل الخیرات کہ کتابے عمدہ در ذکر و تشریف از تالیفات
 ابو عبد اللہ سلمان جزوی رحمۃ اللہ علیہ است بسیار ذوق و شوق داشت و ہر روز یکبار صبح و یکبار
 فوقت شام ختم و بے کردے و ہر مرید کہ زیادہ تر مریدان شدی بعد اوست و بے امر
 فرمودے کہ موجب شگفتایے و بے باحسن الوجہ می شد و اقمہ وفات شیخ عبد الجلیل
 بدینطور درج کتاب تذکرہ عبد الجلیل است کہ بنا بر غرہ باہ بحسب المرجع الی ہمدوہ مجری
 شیخ در مجلس منور بود و فوق افزود بود شیخ یونس و شیخ جلال و شیخ مولانا بشار و شیخ سبط
 سیاہ پوش و شیخ موسی آہنگر و ملاقرن و شیخ زین العابدین و دیگر چند خلفاے نامدار و اولیا
 کبار مجتہد مت حاضر بودند ناگاہ آنحضرت مہر سجدہ ہمار و جان بجان آفرین تسلیم نمود و چون
 وقت غفل رسید و سلطان سکندر راودھی بادشاہ کہ در آنوقت بلا ہور بود حاضر آمد و در غسل
 حضرت شہر یک شہر چون غسل با تمام رسیدہ مرتبہ اسم مبارک اللہ از زبان حق ترجمان شیخ
 بر آمد یعنی مردمان دانستند کہ بنور نزدہ است لہذا از آن تادو گہرے لہماے حرکت میکردند
 آخر بعد نماز جنازہ در خانقاہ عالیجاہ بیرون لاہور و دفن کردند کہ فرار پلوانان بجان یا بکاخ خست

رخت اقامت بوالم جاودانی برپیش شیخ موسیٰ در حالت اخیر بخدمت و سے حاضر شد و عرض
 نمود کہ پاشیخ ہنوز این خادم تکمیل نہ رسیده و در باب علوم باطن چند وقایق حقایق از
 خدمت آنحضرت حل نہ کردہ است و آنجناب براسے بندہ نیز ارشاد سے فرمائی کہ موجب
 بہبودی این کمترین کرد و شیخ شہرالشہ فرمود کہ بقیہ تکمیل تو بخدمت قطب العالم عبدالجلیل لاہور کے
 خواہد شد ابیکہ بخدمت و سے حاضر شوی و نصیحت بایش استانی پس شیخ موسیٰ بعد وفات
 شیخ شہرالشہ روانہ لاہور شد و بیرون خانقاہ شیخ غیب الجلیل آمدہ در زمرہ فقرا خاموش نشست
 شیخ عبدالجلیل بنور باطن از حالش خبردار شدہ از اندرون حجرہ آواز داد کہ شخصے نووارد و متوہم
 از ملتان در خانقاہ آمدہ است اور اندر دما حاضر آریہ خادمان آواز دادو مذکہ شیخ موسیٰ کجا است
 پس شیخ موسیٰ حاضر شدہ بکادمت حضرت سرفراز شدہ و تا چند سال بخدمت آنحضرت حاضر ماند
 و کا خود و تکمیل رسانید و از اولیائے عظام شد و حضرت شیخ نیز جدائی اور اروا نداشت و
 متصل خانقاہ خود و وبیک زمین بو سے فرصت فرمود کہ و سے مکان خود در آنجا تعمیر خست
 و براسے حصول کسب حلال کار آہنگری مسکرت و نقلت کرد و شیخ موسیٰ کار آہنگری
 بشغل بود کہ عورتے بسبب راست کنانیدن دوک آہنی سمان ہر دہام کرد و حسن خوبے
 و صورتے محبوبے بی نظیر بود بخدمت شیخ آمد و دوک باجرت و ایچی حوالہ شیخ کرد و شیخ
 دوک را در کوڑہ آتش انداخت و بیک دست بادبان چیرمین را حرکت میداد و بیک دست
 بسر دست پناہ سر دوک گرفتہ گاہ خود بر روے آن زن دوخت و بتوجہ تمام متوجہ حسن
 و جمال آن زن شدہ نقاش را در جمال نقش میدید و صنایع را در آئینہ حسن امشاہدہ مینمود
 چون ساعتے بزین حال بگذشت آن زن بر آشفٹ و گفت و اسے برو کا نڈارے
 تو کہ عورت بیگانہ را می بینی و از خدا نمی ترسی ساعتی کامل شد کہ دوک زار کوڑہ آتش
 بگذشتی و دیوانہ و مفتون حسن و جمال گشتی باستماع این گفتار شیخ موسیٰ دل بیدار
 دوک آہنی از آتش بر آورد و مانند میل در چشم خود کرد و گفت اسے مادر اگر ترا دیدہ ام
 چشم من بسوزد و اگر او را دیدہ ام کہ ترا آفریدہ است این دوک کہ از آہن مت زر گرد و
 بخیال کال دوک آہنی زر خالص شد زن چون این کرامات ظاہرہ خوارق باہرہ بدید

چو از دنیا بخت رفت آخر | دس به پنج اوصاف موی | و حالش شد قمر سرخداوند
 و باز در راه بخت یافت موی | شیخ سید حاجی عبدالوهاب بخاری قدس سره
 از اولاد سید جلال الدین شریف اندر سرخ بخاری است و نسبت بزرگان دس به سید محمد غوث
 بن سید جلال الدین شیخ سید بزرگی بود موصوف لعل و حال و قال و شوق و ذوق و
 محبت ذرا و دل در دارالامان لسان توطن داشت روزی که از دست پیروان و تاج و مهر خود
 سید صدر الدین بخاری شسته بود از دس به شنید که گفت دو نعمت در عالم بالفعل موجود است که
 یکی استقامت الهی اندکی که مردم قدر آن نمیزنند و دیگری تفصیل آن غافل اند که
 آنکه وجود و معرفت منزه کائنات علیه السلام و الصلوٰه که جاب الی الله و درین مظهر موجود است
 مردم این سعادت را نمی یابند دوم قرآن مجید که کلام پروردگار است و حق سبحانه و تعالی بخواسته
 غیر دس به مشکلم است و خلق از آن غافل است شیخ حاجی محمد شنیدن این کلام از شیخ
 و شنیدن سیرت و صفات و سوره حضرت طلبید و برادر خشکی روانه مدینه منوره شد و سعادت
 زیارت دریافت و با امر محبت بوطن نموده بدلی آمد سلطان سکندر لودی را بوی اعدا دی
 عظیم پیدا شد و بجز عاریت نظم بود بجای آورد و سلطان را با شیخ حاجی چندان نسبت محبت
 و نیاز بود قریح اند که بر تبه فغانی شیخ فایز گردید پس شیخ باز دیگر از دس به مقصد زیارت حسین
 الشریفین کرد و مکرمه باین دولت عظمی فایز شد و باز اشارت حضرت خاتم الرسالت علیه الصلوٰه
 و التحیته بهندوستان آمد و سید عبدالوهاب افسر است که اکثر قرآن را ملکه تمام قرآن در روح
 و لغت حضرت پیغمبر علیه الصلوٰه و السلام الا که ذکر آنجناب ختم کرده است و بسیار از مناقب و اشواق و ازار
 محبت در آن راجع فرموده و وفات شیخ سید حاجی عبدالوهاب بقول حق اخبار الاخیار و رسال محمد
 بجزی که از لفظ شیخ حاجی اخذ کرده است اولیاد شیخ سید محمد شنیدن محبت از موهبت

سید حاجی چو از دنیا می رود رفت در فرسوس علی ایجا	سید محبوب میر تقی
بکن رقم سالی و حالش سرور باز گونا رخ وصل آنجناب	پیشوا حاجی دس به مقتدا
شیخ عبدالعزیز میانی قدس سره سپروا اسماء الدین از دس به وقت بدو بنا است تخرید داشت در ابتدا سالی نوبت کوه بود چون آن را مانع بود وقت فراغ عبادت	

عالم بریل جمال حضرت شیخ امین زین العابدین دہلوی قدس سرہ

جو دہلوی شیخ محمد الحق محدث دہلوی و از مریدان نامدار و خلفائے ذوالقدر و اولاد اسماء الدین سہروردی بہرہ آتش سندی کامل و مستور و متعبد و رغابت شمع و انگار و تاب بود اکثر احوال صایم بودے و در لقمہ احتیاط تمام داشتے و وفات آنجناب بقول صاحب اخبار الاخیار در سال ہصد و سبے و چار و بقول صاحب تذکرۃ الشافعیین در سال ہصد و چل و نہ ہجری است و قول اول مقرون بحیث است قطعہ از مکتولت

نورین العابدین شیخ جمال کیم اردنیارفت در فرودس علیہ
زین العابدین نور علیہ دیگر تاریخ و صل آنچہ درین زمیں الاقطاب گردد ہویدا

سید جمال الدین سہروردی قدس سرہ از مشائخ عظام و سادات ذوالکرام بخاری است و میرد و خلیفہ قطب الاقطاب سید عبدالوہاب بخاری دہلوی برادر خود و سنانیت آبا کے و سے بطوریکہ سابق ذر ذکر سید عبدالوہاب مذکور شد شیش واسطہ سید جمال الدین شریف اللہ میر شیخ بخاری ادچی میر سد و در ولایت و سیادت و شرافت و عبادت و ریاضت بمقامات بلند مراجع ارجمند داشت و در عہد آخر سلطنت سلاطین میر خط و لید کشمیر را تقدیم مینست کہ دوم جو فرین کرد و عا کے را بنیض باطن خود مستقیض گردانید و حضرت قدوم شیخ ہنر کشمیری نیز خدمت بابرکت و سے حاضر شدہ خرقہ خلافت سلسلہ عالیہ سہروردیہ یافت و قبول گفت کہ علت غائیہ قدوم سید جمال الدین کشمیر محض بر اکرام بیت و تحمیل شیخ ہنر کشمیری بود چنانچہ بعد انقضاء حق ارشاد و عطا خلافت و اجازت باز مراجعت بہندہ نمود و در دہلی رسیدہ در سال ہصد و نہشت ہجری بر حمت حق پیوست انومکتولت

مجلد برین جلوہ گر شد چو ماہ چو آن سید دین جناب جمال ابو حنیفہ از زمراج خلعت

دیگر میر غلام آفتاب جمال الاما فیروز مفتی کشمیری سہروردی قدس سرہ

از عظام علما و کبرائے مشائخ کشمیر است در ابتدا سے جوانی قدم سفر برداشت و بحرین اشرفین رسید شرف شرف و زیارت روضہ عالیہ نبویہ گردیدہ و چندی در آنجا ماندہ و رہندہ و بہ بدو آن رسیدہ در تحصیل علوم ظاہری سنی بلخ بجا برد و ابابہ تحصیل نمیرسد آخر چون بختش

صاحب نیراج بختیسیفر باریک حضرت شیخ حمزہ تمام شب مجلس نفس گذر فرموده و از غایت بیداری
 و ذکر و تکریم و سرپا کشی تمام و کمال گذرانیده بود و یکدم از حرارت و رونی و سوز و گداز باطنی آرامند
 و شب و روز باہ و ناله سے گذرانید و در محل عقدہ اے طالبان و چارہ سازی در مانند کان
 وسط زمین و مکان و خوارق و کرامت و تقریب آیتے از آیات الہی بود و شیخ بالبد او و خالی
 کہ از اکمل اصحاب و کبرے احباب آن جناب بہت در کتاب و در المریدین تکریم فرمایند کہ حضرت
 مخدوم بزرگوار ابدالی فائز بود و اختیار اجابت و تلقین در ہمہ سلاسل فقر داشت و ذکر و تہذیب و سلسلہ
 عالمیہ و سب می گردود و در سلسلہ قادریہ پیوندا و سبہ بر و حانیت غوثیہ اعظمیہ حال کردہ بود و از
 ہتاج سماع و مزامیر بکلی احرار العمل می آورد و بیمار سے و دنیا سے و مفلوج و مروع و غیرہ را کہ بکثرت
 باریک و سب می آورد و ندنے احوال بتاثیر نظر کیمیا اثر سے شفا حاصل میشد و وفات آن جامع الکمال
 باقوال صحیح و مقبول در سال ہند و ہشتاد و چار ہجری است و مزار پرانوار در خطہ دکن کشمیر زیار گاہ
 خلق است و بقول صاحب تذکرۃ اربع اعظمیہ لکھنؤ لفظ موت مرشد لفظ آہ زائرین شدہ سال تاریخ پورست
 سے برآمد و شیخ پاکان نیز تاریخ وفات آن عالمے درجات دست از مولف

حضرت حمزہ چون بلطفت خدا شد ز دنیا بوسل دست قریب الشیخ نمید بگو ز تار سخنش
 نیز مخدوم حمزہ چہ حبیب الشیخ نور ز لیشی و سہر و روی کشمیری قدس سرہ

در اوایل از امر اے عظام سلطنت کشمیر بود و ظلم و قہر و خلق آزاری و زور و تعدی بہت داشت
 روزے در اثنائے سیرو شکار عبورش بصر اے افتاد کہ حضرت شیخ نیک لیشی کہ از عظامای
 اولیائے خانہ بان کبرویہ و مخاطب درویش لیشی بیستے خدا پرست مخاطب بود و راجا سکتو
 داشت نور و لشکر ہمراہی خود را در گرداشت و خود تہذیب و تہذیب اے حالات درویش
 نزدیک تر رفتہ و خود را بجای پوشیدہ پوشیدہ نشست و می دانست کہ شیخ از آفتش بدین
 نواح بنجر بہت دید کہ شیخ ریشیہ سفرہ طعام بر اے سب و دوش و طہیرو دام و دھڑا
 گسترده بہت و ہم غیر از دام و در بر آن سفرہ حبیب خود را کہ خود طعام نمونہ آفاقا خر سے
 بر طعام حصہ شغال دست اغلب در از کرد و شغال مجذبت آنحضرت بہت غافل بود شیخ بنجر
 شدہ فرمود کہ ظاہرا اثر عبور نور و ظالم تو ہم موثر شدہ کہ دست تطاول مال شغال در از کردے

وہاں سال کہ سال ہفتہ تو دو چار تہری بود ازین دار پر ملال بقرب ایزد متعال پیوست و در اسلام آباد دفن شد بعد چندے مخلصان اخلاص کشش بیش مبارک شیخ را از اسلام آباد برآورد و لشکر آورد و در خطیر و پیر و تفسیر دے دفن کرد و لفظ غیر مقدم تاریخ دفات و کرج کتاب تاریخ

اعظمی است از مولیٰ	ز فرس خاک شد بر اوج افلاک	چو آن داؤد خاکی شیخ مسعود
و حالش یاد دین شیخ گفتار	در جسم زحاکم شیخ داؤد	سید جہولن شاہ المستمور

گفتاری شاہ بخاری لاہوری قدس سرہ صاحبزادہ بلند اقبال سید شاہ محمد بن سید عثمان جہولہ بخاری لاہور کے بہت نسبت آبا کے دی سید جلال الدین محمد جہانیاں اویجی بطوریکہ سابق در ذکر سید عثمان مذکور شدی پیوند و نام نامے دے بہاد الدین و ولی ماورنا بود و لہجہ پنج سالہ صد اکرامت و خوارق از وجود برکت آمو دے طبیعت آندہ و در عہد خوروی رغبت خاطر دے با سپہ نجیب زیادہ از ہمہ چیز بودہ کہ از اہل حیات و مراد از اسپ گلی بخیرست آنحضرت حاضر آور دے فوراً برادر سید کے چون شہر کرانت دے در اقلیم دور و راز شہر را یافت خواہند گان مرادات و سیالان حاجات حق جو بر روانہ فیض آندازد دے حاضر گشتہ چون بن خبر والد ماجد دے رسید از دے بجان برنجید و بر زبان آور دے خدا یا ابن فضل را کہ باعث انکشاف اسرار و موجب ظہار ستار الہی است از دنیا بردا بجز و این کلمات کہ پدر عا کے قدس بر زبان آور دے حضرت جہولن شاہ بعد سالہ بر حمت حق پیوست و آن سید معصوم موصول وصال حقانی رسید و وفات آن جلوس الکمالات حسب اندراج شجرہ سید سید عالم شاہ و محمد شاہ کہ از اولاد سید عاوی الملک برادر حقیقی سید جہولن شاہ در لاہور سکونت و از تہ تاریخ یازدہم ربیع الاول سال کینار و سہ ہجری است و مزار پرانوارش در لاہور از دشہ ترین مزارات است کہ در زمین حاجی نالہ بیرون لاہور زیارت خلق است و بعد وفاتش سید شہباز بن عاود کے الملک بتاریخ ہفتم ماہ رجب سال کینار و چہسل و یکصد و سید گنوزی شاہ بن عارف شاہ بن عاوی الملک بہ نسبت و دوم رجب سال کینار و پنجاہ پہلو پہلو کے مزار جہولن شاہ مدفون شد و از آنکہ حسب تحقیقات چشتی سیف یار کہ نام حضرت جہولن شاہ محمد حقیقہ است و اراوت حسب سلسلہ شیعہ صاحب برکت است

بوقوع آمد برین غایت که سنگ ترازو هم از ز ساخت روزی سنگها سے طلاسے باد اسے
 شکر اند بزدست شاه جمال برد و عرض نمود که توجہ شما اینقدر کشایش و برکت بحال این بزمند
 بوقوع آمد بہست کہ سنگا سے ترازو ہم از ز ساختہ ام فرمود کہ این ہمہ را در دریا بنید از شیخ
 بہا وقت بد ریافت و سنگ ترازو را بد ریافت بعد و روز غلہ فروشان بہیسا کہ بہست
 لاہوری آمد بد ریافت از دریا گذشتند سنگا سے ترازو سے شیخ زیر پا سے ایشان آمدند بہست
 بخارست شیخ حسن آمدند و سے باز آنہا را بخارستہ شاه جمال برد و عرض کرد کہ سنگ ترازو
 را در دریا انداختم لیکن باز نزد من رسیدند فرمود کہ اسے حسن ابن امتحان راستی بود و چون
 کمزوری گذشتی و راستی بیاراستی صاحب برکت شدی و انجہ از کسب حلال پیدا کرد سے
 و بد ریافتی ضایع نشد و باز بہست تو آمد باستماع این سخن شیخ حسن فی الحال تازک الدینا
 شد و دوکان بخود را براہ خدا تیاراج داد و درست ارادت بردمان حضرت شاه جمال زودہ بزمند
 و ریافت پر داشت در چند سال بحال رسیدہ از اولیاسے وقت شد و خوارق کم داشت
 و سے تا حال زبان زده خاص عام آمد و وفات شیخ حسن باقوال صحیح در سال یکہ زودہ از دہ ہجرت

و مزار در لاہور از موقوفات	افت از دہ ہجرت بہشت برین	چون حسن شیخ شیعہ مخدوم
و خلقش بہست شیخ اہل اللہ	نیز محسن حسن و سے مخدوم	حضرت میران و محی شاہ

الشہد و بموجب دریا بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری از سادات عظام بخار سے
 از شاہیر شایع کرام سروردی بہست و نسب آبا سے کرام و سے بہ واسطہ حضرت سید
 جلال الدین شریف الشہر بخاری اوچی میر سید بن طریق کہ میران محمد شاہ سے انجناب
 بن سید عفی الدین بن سید نظام الدین بن سید علم الدین ثانی بن جلال الدین بن سید
 علم الدین اولے بن سید ناصر الدین بن سید جلال الدین مخدوم جبانیان بن سید
 احمد کبیر بن سید شیر شاہ جلال الدین الاعظم امیر سرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہم ہمہ بن
 محمد شاہ بوقت خود شیخ الوقت و مقتدا سے زمانہ بود و در ولایت قندہار بلند و مرتبہ احمد بند
 داشت و در اوایل مقام اوج سکونت پذیر بود بعد از ان حسب الطلب شیخ
 جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نزد و سے بمقام چہو گزہ تشریف برد و در باب فتح قلعہ چہو

۱۸۷۹ء

و نیز این نهاد و سه ساله است از آنکه سید پاک سحر غا	سبح در و بے والا جا به
سید دین بزرگ و شهنشاه	است تولد او عیان چون سال میل جواز خرد حشر
است دل خواجه محمد شاه	سید سلطان جلال الدین محمد بن سید
<p>صالحی الدین بن سحر می قمار می گسترده برادر حقیقی میران محمد شاه موج و صفا بخاری است جامع علوم ظاهر و باطنی و کمالات صوری و معنوی و عابد و زاهد تارک دنیا و دین و اول و اول دنیا کلام نه داشت و در تجرید فکر و بیگانه روزگار هر چند که حضرت موم دریا و اهراب خود خود اندر سبب او بسبب اینکه موج دریا بدینام شهنشاه داشت بر سبب کم رغبتی که در دنیا و روز در ویرانه با عبادت حق بسر برد و وفات آن خزان الکرامت در سال یکم هزار و ششصد و هجری است و مزار گوهر بارش در لاهور دیو اردیو در مقبره ای با پنج باب است که عوام الناس آنرا روضه اوستاد حضرت پیدای میگویند و اولاد ایجاد آنجا به موضع بکریالی متصل لاهور سکونت میدارند از آنکه</p>	
خواجگان و عاشق مقتداست	هم جلال الدین سلطان است
<p>کشمیری قدس بتمیز اول از خرقه بکار کشید و در آخر درین محل کار با داعیه طالب پروردگار دامن گیر حال و سستی شد و یکی از تلمیذ بے تعلق شد و راه صحرا پیش گرفت و سه ماه در اینجا گذرانید و بیله خور و خواب در عبادت بسر برد و بعد از آن با اشارت حضرت خضر علی مرتضی علیه السلام بنجد است بایاد و در خاک حاضر آمد و فرنگی و بدو کسب کمالات سلوک مجدد و بکار دار شیخ بابا پرویزی نیز فیض تام حاصل کرد و در آن پور که ده سکن و سه بود سکونت و در آن وقت جلال از گشت و خفران حاصل میکرد و حاصل آنرا صرف فقر انمود و در گشت و خفران گوشت و سبقت از همه اولیای عهد خود برد و وفات و سه در سال یکم هزار و شصت و هجری و هزار و پانصد و در آن پور که از صفات کشمیر است زیارتگاه خلق است از آنکه</p>	
شد به سحر و دین جهان فنا	سال میل آن شصت و شصت
شیخ عالی و شیخ سالک خوار	بابا پرویزی کشمیری
<p>از خلفای بزرگ خواجه حمزه کشمیری است چون بخدمت شیخ خایر شد و در آنکه زمان حیات است</p>	

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

حاصل کرد و خرقه خلافت یافت و از نکالان وقت شد و از صاحب سراج الولايت و غیره اورا
 از میزان سلسله سهروردیه شمار کرده اند و بنحو آنچه حسین لاهوری که ذکر خیرش در خاندان قاوریه عظیمه
 بکبر و رش بسبب ریشته نواخته نامی بسیار محبت داشت و حالات عجیب و در حال آن اهل کمال
 بودند که تمام روز در صحرائے بیابان حق مصروف ماند و تمام شب در مساجد شهر بیضه
 از چاه آب آب کشیده و سقاوه مارا پر میساخته صاحب سراج الولايت
 میفرماید که از شاه اردشیر کرامات و خوارق بسیار موقوف آمده بودند بلکه چند بار اعیان
 و مورات از آن جامع الکمالات هم مطلوبه شد و شاه جهان بادشاه بوقت شاهزادگی از امر
 پدر بخدمت و سس شکایت کرد بر اے حق حصول سلطنت التماس فاجه نمود فرمود که لب
 وفات پدر تو بادشاه خواهی شد انشاء الله تعالی پس همچنان بوقوع آن وفات آن جابر الکرامه
 در سال یکینزار و چهل و نهمی است و مزار پدر تو در شهر بیضه زیارت گاه خلقی است از موقوفات
 شاه اردشیر بجز از فضل خدا

وفات از دنیا ملک جاودان	اگر رقم پنج کمال حلتش
-------------------------	-----------------------

کاشف دین شاه اردشیر جوان
 ابا بالنصیب الدین سهروردی سمیری قدس سره

از شاه سراج کشمیر و قلعه کالمین بآباد و دو خاکی کشمیر است از عهد سهروردی با و صاحب
 ریاضت و عبادت و صحبت مشایخ موصوف بود و بعد از آن بخدمت بآباد و دو خاکی سفید
 فایده کشمیر داشت و تمام عمر در ترک گذراندی که ترک فو که ربعی و خرفی و آب سرد گوشت
 هم داشت و سوا آن نان جبین خشک میل خاطرش بخیر و دیگر اهل نبود علما و صلحا و شایخ
 وقت غاشیه فرزندش بر دوش خود داشتند و احدی را بر علم و عمل و عمل و کمالی اعتراض بود
 و سوا بدم در خدمت فقر او عساکرین و مسافرن کمر بسته ماند و سوا اهل علم نقد و
 جنس مطلوبه ایشان هم پیشکش کرد و نقلست که وقتی مرید از میدان شیخ در قیامت
 بهشت نقل گرفتار شد و قریب بود که قتل رسد شیخ بکر است اهل الارض بوقت لطف شب
 در قیامت رسید و مرید خود را از مجلس خلاص داده بطرفه العین در کشمیر آورد و همچنین کثرت ثامن
 راجه از راجگان کوهی مرید شیخ را در مجلس خود مقید ساخت شیخ بآطن از حال دی گاه
 شده بوقت شب خود را بر راجه ظاهر ساخت و در خلاص مرید خود تاکید نمود و راجه به وقت

ارشاد کرد که در نور مرد بگو که یا نام تو کی می آید و در آنجا که ایتر اهیضه عمر رنج الحال
 در نور رفت و سلامت باز آمد شیر شاه چون این کرامت آنحضرت بشنید ظاهر و پسر در پاس
 آنجناب انور و جبرید شد و از بهر حال و از منزل هر چند راه داشت عظام را که در جاس و بود و
 بهر حال و در منزل خود کشید که دو مرتبه حضرت شاه شد و با شاه دین و عقیبت گشت و تالیست در
 سوغه چو باز که جاس که هدایت او بود و سکونت و در تیر و هجرت اوقات یافت و به انجاء رفت و
 به قوس آمد خدا سلامت و با کرامت و در آنحضرت سید شهاب الدین که آنجا به خطاب
 بهر شاه میگوشید که منتهی بهر شیر است و از روزی که حضرت شاه شیر از قفس خلاص و به خطاب
 بهر آنجا خطاب شد و بعضی میگوشید که والدین بر گوا آنجناب بسبب که بنایت خود به خود و جمال
 و بار عیب بود و با هم چسبید و بر دوسه و سه در علم ظاهر و باطنی اوقات گفتگو داشت و بر
 آنجناب بهر آنجا خطاب فرمود و ولادت با سعادت آنحضرت با قوال صحیح در سال هجرت
 و شصت و پنج و اوقات در سال یکین از رحیل و یکین از رحیل و هفت نیز گفته اند و هزار
 بر او در راه و در موضع بهوگی و آل زیارت گاه خلق است و حکم نیست که کسی از اولاد
 آنجناب بر مرادش گنبدی تعمیر کند یا جوید و غیره و تعمیر سازد ازین سبب تعمیر خام مراد خاص و عام
 و سابق هر کسی که تعمیر عمارت بر مراد آن حضرت پرداخت بلا استلا گشت از مؤلف

شهاب الدین بهر سید پاک	که بود آن سید از دین اعلی	اگر خواهی زمانش سال تولید
بگو شهاب الدین نه	شهاب الدین مادی حقیقت	رقم کن وصل آن شاه سلسله
شهاب الدین ولی لافانی آمد	اگر تر رحیل آن پیر مزگی	سید عبدالرزاق المشهور

سید مکی قدری مترجم از مردمان خاص میران محمد شاه مروج دریا بخار است
 بزرگ تارک الدین و زاهد و متقی جامع کمالات ظاهری و باطنی بود و سید موصوف
 از سعادت عظام بهر درسی است اول از غزلی در پند و اندرز و چندین در آنجا قیام کرده
 بدین سید در زمره سیاهیان بادشاه فساد گردید و کار بجدب جاذب حقیقی بخندست
 میران محمد شاه حاضر شد و از دنیا و اهل دنیا تارک گشت و دور از دنیا و اهل دنیا انابت
 نفرت بوقوع نمود تمام شب بخندست پیر و خنجر خود گذرانیست و تمام روز در حجره بعبادت

تعمیر عمارات سلطانی و ستیاسی شد و ند چون تلاش بسیار شد چند سہاران بخدمت حاضر آمدند
و غرض عدم فرستی خویش بیان نمود و فرمود کہ اگر شما را در روز فرصت از کار سلطانی ہباست
در شب کاغذی در مدہ بابا بنجام رسانند و اجرت خود موافق اجرت روز دیگر ندیس سہاران بسیار
بوقت شب برین کار حاضر می شدند و مسلماً از فروختن کاغذیکہ در روزے روغن در خانقاہ موجود نبود
حضرت شاہ فرمود کہ بجای روغن آب در چہراغ مابیندازند و روشن کنند خادم چہچکان کند
و آب بجای روغن تمام شب در چہراغ مای سوخت لقا است کہ شخصے دود دل قوم کھڑک
عرفت بہل بہند و محض لاد و لہ بود و گاہ گاہ با سید و عاے بھوال و لاد بخدمت آنحضرت می آمد
روزیے چند عدد میوہ خرپوزہ بخدمت آورد و پیشکش کرد قبول افتاد و از جملة وعدہ خرپوزہ
جو الہیے نبود و خود آنجناب باداے غانہ عشر مشغول شد آن ہند و دودل تصور کرد کہ شاید
حضرت شیخ این ہر دو خرپوزہ بن براسے تراشیدن پوست داد و ست و لید نماز تداول
خواہد فرمود پس دسے براسے تراشیدن خرپوزہ مشغول شد چون از تراشیدن پوست
فراغت یافت شیخ ہم از غانہ فارغ شد و گفت مان چکر دمی کہ این خرپوزہ را تراشیدے
بالمین ہر خرپوزہ محض بدین مراد بتو عطا کردہ بودیم کہ خود با اتفاق اہلیہ خود بخوری و از جناب الہی
دو فرزند و بلند مرتبہ عطا خواہند شد حالاکہ یک خرپوزہ را تراشیدی خوب شد کہ منجملہ ہر دو فرزند
یک ہند و یک مسلمان پیدا خواہند شد مسلمان مریاست و ہند و سپہنویس آن بہت و ہند
خرپوزہ بخاندہ خود برد با اتفاق اہلیہ خود بخورد و بہمان شب اہلیہ او حاملہ گردید و بعد نہ ماہ دو
سہر توام بوجود آمدند کہ یکے مختون و دوم غیر مختون بود و دودل سپہنخون را بخدمت
شیخ آورد شیخ اورا باسم فخر الدین موسوم ساخت و بفرزندے خویش سرفراز فرمودند
و نزد خود نگاہداشت و بدولت ظاہری و باطنی رسانید چنانچہ تا حال شیخ سلام الدین
و بنی بخش و غیرہ از اولاد فخر الدین در لاہور موجود اند و خود را سنیوب باجناب میسازند
و مکانیکہ حضرات شاہ جمال براے سکونت فخر الدین در لاہور محلہ چوڑی موڑی خرید فرمود
تا حال موجود بمکان شاہ جمال اشتہار دہد و لقا است کہ روزے شیخ فخر الدین بکان
خود بود کہ شاہ جمال از در آمد و آواز داد و گفت کہ اے فخر الدین خیال و اطفال خود

رعینت فرمودے دعائے وے درحق شفای بیماران و علاج در دمندان حکم اکثر اعظم
داشت بلکہ بکین حیات خود از شلوک و کہ برفوت ماسم ہر مبارکہ خاک از قبر بخورد و دیا سنگ نریہ
از دمن بابر داشتہ و نگویا و نریہ حکم شائے فقیقی شفا خواہد یافت چنانچہ تاحال این رسم
باقی است کہ اکثر اوقات سکناے لاہور و نواری آن سنگ نریہ دفن بر انوار آن سید لاہور
می آرند و در گلوے بیماران می بندند و قات آن مظهر الکمالات باقوال صحیح در سال مکنزار
و پنجاہ و سہ ہجری است و مزار بر انوار بیرون لاہور در موضع محمود ڈلی کہ نام نامی آنجا بامور وجود

از کتب پشاه محمود سید عالی	حلت از دہ در جان فرمود	گفت تا پنج رطبتش سحر
شیخ عشاق سید محبوب	ام شہر مستقیم محمود است	سال ترحیل آن شہر باجود

مولانا حمید کشمیری نقشبندی و سہروردی قدس سرہ پدر بزرگوارش
فیروز نام داشت و از معتقدان و مریدان خواجہ عبدالشہید نقشبندی احراری بود چون اولاد
زنیہ نہ داشت روزے بند مت خواجہ عبدالشہید عرض کرد کہ چارہ بفرمادہم چون میری بہ
سنگدل بہستم خواہم درحق وے دعائے عطاے پس کرد و باجاہت رسید و بہمان شب
سنگدلہ کو از شہر امید بار و رشد و لبذ الفقناے ایام حمل مولانا حمید رسول شد کہ ولی و زرار بود
و در سن ہفت سالگی قرآن حفظ کرد و بیازدہ سالگی درس علوم حدیث و فقہ و تفسیر میگفت و لغات
ورع و اتقا و اتباع سنت طریق حسن و خوبی پیش نہاد و خاطر خود ساخت و بہبت بسلسلہ
نقشبندیہ بند مت پدر بزرگوار خود نمود چون قبل از تکمیل پدر عالی قدرش حجت حق پیوست
وے از کشمیر در دہلی رسید و بند مت مولانا عبدالحق محدث دہلوی حاضر شد علوم ظاہر را
بقامات تحصیل و تفصیل رسانید و از علمائے بے نظیر و صاحب قوے گشت و بار دیگر
در کشمیر رونق افراشت و بند مت بابا انصیب الدین سہروردی ارادت آورد و از کمال
اہل طریقت گردید و از خدمت مولانا جوہر کشمیری ہم فیض ظاہر و باطن حاصل ست
و در آن ایام والی کشمیر بہ بار بند مت وے حاضر شد و التیا آورد کہ قاضی کشمیر شود
وے قبول فرمود چون قاضاے شد بہ بصل آمد شبان شب از کشمیر بہ قاضی دیگر نقل کرد
و ہر گاہ کہ تعلق قضا بدیکرے تعلق یافت باز در کشمیر آمد و قات آن جامع الکمالات

فرايض و منن ہم از دے ترک کر گشتند و در بران پادشاهان و شیران انسانی چون موش آمد
از باب فتوحات ظاہری و باطنی بروے مفتوح گشتند و ارق و کرات بحساب از دے
انطباق می آمدند و خلق کثیر را حقیقتدان دنیا و عقبے بجزمت وے حاضر آمدہ ہر اوقات
خود میر سیدند و سباع و طیور چون شاہین و باز و شیر و لنگ و بسیار در سرکار وی می بودند
و دے دست بر نزار غیب داشت زلف و بے شمار و بسیار بیخ میکرو بسا کہیں میزد و او را کار
غظیم جگر میکرو و عمارات عالی از خیم چاہ و سراے و پل و کتی قیصر و مود و چنانچہ عمارات و کتبے
در کجرات و سبالکوت و غیرہ تاحال یادگار دے باقی اندر سرکار و دے شل سرکار امر و ملوکہ
بودے بہتر و قی دوام شد و عماراتی داشت اکثر اوقات از اسوے اللہ بخیرے بود و سرور و آفتاب
سیداشت و با وجود تعلیق بسیار بجز دے غرض از شناع متاخرین فتوحے کہ او را در عالم
ظاہر و باطن حاصل شد احدے را از شناع کرامتیں گردید ہر چہ کہ از غیر و شر از دانش برآمدے
انچنان انطباق و رسیدے و تیر و عاے دے گاہے از نشاء و عمارت و در شمع و وجود و احد
غلبے تمام داشت مجلس عاے دے گاہے از جماع نبودے و وقتے دے سالان و معائنات
و لایان خشک بروے محضرے نہ تخت و در سردان دے دے گشتند از شناع چہان با و شاد
کہ حاکم بے تعصب بود تن با نڈاے دے درند و اگر کسی بے اولاد براسے تحصیل اولاد و کثرت
دے استدعائے دعا بچہ ناب کبر یا کردے فرمودے کہ اگر کسی کلان و خود نذر آگنی اولاد دار
در گاہ خالق حقیقی بتو عطا خواہد شد رسل حق می کرد و نیز اول کہ بجاہ اش پیدا شدے
اور اچند عمارات بے بود اول سر و خور و بودے دوم گناک و بے زبان سوم می و دسب و کوبان
چون سپر این صورت پیدا شد و الدین اورا بخت و شاد می آوردند و دے قبول فرمودند
نزد خود و سیداشت ہمچنین احد ماطفلان کہ باسم موش شاد دولا موسوم می بودند بجزمت
دے ہر فرسے بودند و خوراک از لنگر وے می یافتند چنانچہ این خارق تاحال از فرار و نزار
و دے جاری است و ہر سال از مالک دور و از طفلان کہ بنام موش شاد دولا موسوم
بر زاد گوہر بار و دے می آیند و خوانان او را از شہر اسے دور میرزا گوہر بار آمد و یک کہ
از اولاد و خوش نزار شاد قبول شود و میروند چون در خاد ایشان بدہان شکل و شباهت

حصول قوت جلال آسیا سامی میکرو نکلاست کہ روز شنبہ ۱۰۸۲ ہجری میں ہا میل ازوئے پرسید
کہ گذارہ اوقات خود از چہ داری گفت کہ بہر حال شکرست بکارم تمام اوقات میکرد فرمود کہ
حق تعالیٰ مرا معلوم کند کہ از باب حصول قوت خود آسیا سامی سالی آئندہ بنایا سائید
و از راه عنایت مرشدانہ تعویذ سے عطا کرد و گفت کہ این تعویذ را بخوانہ خود باید داشت
از نماز دنیا سیر شوی تعویذ باز نزد من بیاوی پس دے ہچیان کرد و تعویذ بخوانہ خود در چند
فیوضات رو نمود کہ در ستر روز گنج جمع وافر گردید شکر لہما سے آئی گفتہ تعویذ باز بہرست شد و ہم
حاضر آمد و گفت کہ حالا از لہما سے دنیا مستغنی شدم اما اگر اجازت تحریر این تعویذ ہم عطا کرد
عین عنایت و محبت است حضرت میان اجازت تحریر تعویذ ہم شیخ جان محمد داد و تعویذ
مذکور زبانی شیخ احمد دین سجادہ نشین مزارچہ ہا میل درج کتاب ہذا شد و ہم اللہ الرحمن الرحیم
۵۵۵۵۵۵ سے لے لے محمد

۸	۶
۵	۲

 نکلاست کہ شخصہ بخدست شیخ جان محمد حاضر شد
شکایت شہرت تنگے خود کرد و گفت کہ روزی در شب بجاالت رنج و فقر وفاتہ گرفتارم بہر حال از این
بفرمانید فرمود کہ بعد نماز ہر روز رو قبلہ نشسته یکصد بار کلمہ سبحان اللہ بخوان و بعد یکشنبہ باز احوال
خود پیش پا نظر کن دے ہچیان کرد و برکت این شیخ اسباب فتوحات ہر روز دے
مفتوح شد ندید یک ہفتہ باز آمد و گفت کہ تصدیق شما بدولت لازم ال فایز گشتم فرمود
کہ تا یک ہفتہ دیگر مہین شیخ راورد خود کن و باز ازو سے تحویل حکم نمود و بعد بہرست روز ہا حاضر
اظہار باخت کہ حالا تمام خزانہ مدفونہ زمین بہر جا کہ ہستند بر من کشوف اند لیکن خاطر من ان
عایل نیست و بخو اہم کہ بدولت عقیبہ بوسیہ شہابہ و مند شوم پس تارک شد و مرید شیخ گردید
و بحالات ظاہری و باطنی رسید و وفات شیخ جان محمد با قول معتبر و رسالہ مایہزار و ہشتاد
و دواست و مزار پر انوار بیرون لاہور بطرف شرق متصل مسجد قضا خانہ قدیم است از موقوفات

شہزادین دنیا چو در خلد برین	پیر دین جان محمد جان جان	شیخ دین حق گجو تاریخ او
نیز نماز زبان عرش آستان	باز حق جان محمد قطب وقت	خوان وصال آن شمع کوہ بیان
شیخ محمد اسمعیل مدرس سہروردی لاہوری	المشہور بمیان کلان قدس	از بزرگان دین و شاخ اہل یقین صاحب مقامات بلند و کرامات آ رہمند

از انجا بقاصدہ کردہ زیارت دریاے چناب زیر دخت شیشم قیام نمود و در چند ماہ یکصد و چهل
 کس در ویش تجدیدست و سے حاضر آمدہ و کجبال رسید شرف ترخیص یافت و حضرت میان باجی
 ربانی از انجا تعمیر چل و بیج سال رطیق افزائے لاہور شد و یکجہ نیل پورہ کہ حالام بعد ویرانے
 بیرون شد لاہور قرار و سے در انجا است آمدہ قیام پذیر گشت و بتدریس و تعلیم و تلقین خلق
 مشغول شد و اولیٰ چل روز بر خاقانہ عالیجاہ پیر علی محمد دم گنج بخش سجودی متکلف ماند
 علیہ ازان بہ مقام خویش تشریف آورد و خلق کثیر از طلبائے علم حق نزد سے جمع آمد و گفت
 کہ متصل چنانہ نیل پورہ در محل گنج پور مسجد لغبارت کہ سہمہ خود بود و شخصے ہنہ و جوگی کہ در علم ریاضت
 جوگ پذیرضاد داشت در آن مسجد سے ماند چون جوگے مرد با کمال بود و یکس از اہل اسلام
 آن نبود کہ اورا از مسجد بدر سازد آخر حضرت میان امور باہمی شد کہ در مسجد جوگی قیام نماید
 پس آنجناب بذات بارکات خود نزد جوگی تشریف برد و فرمود کہ این مسجد عبادت گاہ اہل اسلام
 شمارا ماندن در انہم تمام حرام است و اما اموریم کہ در انجا با شیم و تدریس کنیم پس شمارا نیز جوگی
 انکار آورد و ابانہ و حضرت میان کر رہو سے ارشاد کردہ او گفت کہ این مسجد بمن خود گیر است
 اگر من بروم این مسجد ہم ہمراہ من نخواہد رفت این بگفت و از مسجد قدم بیرون نهاد و نہاد و قیام
 نہ برداشتہ بود کہ مسجد از جا سہ خود بجنبید فریب بود کہ در عقب جوگی روان گرد کہ حضرت
 میان عصائے دستی بدیوار زد و فرمود کہ ساکن شو مسجد فی الحال ساکن شد جوگے چون
 این خوارق باہرہ بدید سرور قدم آوردہ و راہ خود پیش گرفت و حضرت میان در آن مسجد
 قیام فرمود بتدریس و ہدایت خلق مشغول گشت من بعد و ابہ از دیہ ما سے شاہ جہا سنے
 آن مسجد را دوبارہ تعمیر نمود کہ تا حال آن مسجد اندرون حویم فرار پیرانہ حضرت میان موجود است
 و در س قرآنی تا حال در آن جاری است تا قیامت خواہد ماند انشا اللہ تعالیٰ فقہ است
 کہ حضرت میان طالب علمان را سبق قرآن شریف زبان انشرف خود میداد و برکت زبان
 حق ترجمان و سے میان محفل در چند ماہ حافظ قرآن نے گشتہ چنانچہ روز سے شخصے نمی بہت
 آنحضرت حاضر آمدہ عرض کرد کہ زود منکو کہ من حافظ قرآن است و من اتی محضام
 اذین سبب او مرا از قریب خود مشحی کند و منگوہد من حافظ قرآن ام و تو جہا ل منیخو اہسم

که حافظ الکعبش او پره یعنی شیر در است بحر دین سخن هر دو پستان و سه شیر در شدند و فی الحقیقت
 نوره شدند و بزرگ زبان بجای کادیش یا ماوه گاو یا گو سپید شیر در و بچه دارا گویند و و سه
 ناصین حیات خود و همین خطاب مخاطب اند و موصوفه تا جان بنام نوره در انجا آباد است
 و خلفا سے میان حصتا اگر چه خارج از احوط شمار اند لیکن آسامی گرامی چند حضرت زائینا
 بزرگوار و تیره نا ذکر کرده می شود که اول از اکیسل خلفای انجانب شیخ محمد صالح برادر هم جدی آنحضرت است
 و سوا سے آن میان جان محمد لاهوری و جان محمد زانی و شیخ محمد شام و شیخ عبد الحمید و عبد الکریم
 قصور بے دافند محمد عثمان و دافند محمد عمر و امانت خان و حافظ عبد الله ساکن کیوال و حافظ
 محمد فاضل و حافظ الکعبش و حافظ محمد حسین آوان و حافظ فتح محمد خوشالی و مولوی تمیم لاهوری
 بعد وفات انجانب پسند آرا سے تدیس و ملقین گشتند و وفات آن جامع الکمالات با قول
 علی بن ابی طالب چھ ماہ شوال سال کیرانہ و شہدادت پنج در شہد سلطنت عالم گیر ہو تو مع کد و نزار
 برادر و لاهور از شہر ترین مزارات و زیارت گاہ مستدین است و قطع تاریخ
 و قاسم آن عالمی درجات کہ بر دوازہ مزار شہد برست این است قطع

<p>قبیلہ تاریخ آن در یاسے مسمی کہ سماعین نامی بود بے حرف چو جسم سال تولیدش نداشت جز و فرمود شیخ دین عالمی تولیدش شد محمد و محمد اگر سال وصال او بخوابے</p>	<p>کہ عمرش گشت در عشق خورده از مؤلف باب شیخ اسماعیل مرحوم خلیل الله اسماعیل والے ایضا باب شیخ اسماعیل مرغوب دگر فیاض محبوب است دل و جان کرد قربان الکی ولی حق قبول لایزال بسال در بحال آن شہد دین کہ یونش بود ادایہ با ہے اکرم خواجہ محمدی قطب فرما</p>
---	--

شیخ محسن اللہ کشمیری قدس سرہ از متابع کرام خط ولید
 کشمیر است دلاور از ان میگفتند کہ در عهد لالو کا قبیلہ از قبایلی کشمیر است سکونت داشت
 و در سنه اکس کہ رگہ لار است جد امجد و سے خواجہ عطار مرید سید جمال الدین بجاری
 دہلوی او تر تریب یافته شیخ حمزہ کشمیری بود و پدر عالی قدرش تجارات برانسی میکرد آخر
 بخاریت بابا الفیض الدین مریدش و تکمیل رسد و سے نیز ارادت بخدمت پدر خود
 داشت و از بابا الفیض الدین ہم بقیہ کامل حاصل کرد و تجرید و قدر بد میگذاشت و ایند آخر

جانبان از دیواران هر از باب الضیبه الدین است. و در اوایل بخار قصه خوانی و طبل نوازی
 مشغول بدینچون بخندیده نایاب الضیبه شربت گشت کمر خجاده و بخت لب و پیل مستی را
 شکسته متاه عشق خوانی شد و استغراق کامل بهم رسانید یکی که از خود هم خبر داشت
 خانه شیخ داده و شکوفی در کتاب سبب الانسار آورده که یکبار شیخ یعقوب در غار سکه انداخته
 بلکه شیرین بخت نصیب و کلیم نام در آنجا بخت خور و خواب گذرانیده و بخت بوقت شب بخت
 رسید از آن میر بختال بشماره ایست بر د چون شب بسیار گذشته بود کسی در دانه کرد و
 و برزخ نیست و تا به شیخ بختی و ذکر و طبل نفس گذرانید از غایت حیرت برفت و از آنجا
 آب شده برفت و زمین خشک نمود و گشت و مستی بهوشی و کسی بدین غایت رسید
 که زنگوله در یابی لبست و بر سر می نهاد و قفس میگردد و نیز از آنجا که غایت به نقلی در
 سال یک هزار و یکصد و شش و شصت من پیوست و قریب اسلام آباد و من شد آنه مولا

شده جلوه گزیده ان در جهان | ابو یعقوب محمد بن متاب عشق | و الله اعلم فی هذا بحقیقت است

دکتر ابو یعقوب متاب عشق | سید زکریا علم بن سید محمد المصطفی بن صفی الدین

بن میران محمد شاه مروج و دریا بخار سکه قفس مستی شیخ عابد و تاه
 و مستی جامع میادت و بخت و شرافت بود و ساسله ارادت بخدمت آبا که کرم خود
 داشت و لید وفات پدید خالق در سجاد شریف قدام نمود و گفت که جاسه مقبره
 پدید عالم شاه مروج و دریا بخاری است آب چاکان آن سرزمین بخت شود و بخت بود و سکه
 آنجا با جماع کثیر بخت آن روشه ضمیر بوسیده مسلمان بود و او را حدام آن عالم تمام
 بخدمت حاضر آمد و بر سر آب شیرین انجا نمود و ارشاد کرد که چاه تو بکنید افشا را بشمار
 آب شیرین خواهد بود از ایشان چاه تو بکنید و دید آب شیرین پیدا کرد و دید بلکه درین سال
 آب بهر چاه است آن سرزمین شیرین و سدر گشت و نشان فنی و شوری در آن سرزمین
 نماند و از آنجا بهر دست آنحضرت در سال یک هزار و پنجاه و هفت در سال یک هزار و پنجاه و هشت
 پانزده و بیست و یکم و در آنجا بهر دست که بخانه زنده امام شود است از مولا

پیر زنده | مرشد و زنه است | مگر نه است آب عالم تاب

بود حاضر شده کار سلوک تحصیل رسانیدم و حق آگاه و طالب علم و متقاضی و ذاکر شاکر بود
 جدائیس از ہنوز ان کثیر بر دست حق پرست وی شرف باسلام شدند و ہر روز با خلق خدا
 بوسید آن محبوب کبریا بحالات ظاہری و باطنی رسیدند و حضرت بابا را شوق تعمیر عمارات
 بجز غایت بود و صد ماجرا و پیل و مساجد تعمیر کرد و قبولی عظیم یافت و وفات آن
 صاحب الکمالات بقول صاحب تاریخ اعظمی و اسرار الابرار در سال یکہزار و یک صد

و ہفت ہجری و مزار پر انوار و کثیر بہت از مولف | رخت رخت چو سوی جنت بہت
 از جہان گنج بخش عبد اللہ | ارتحالش بگو جلال النیب | ہم بخوان گنج بخش عبد اللہ

شیخ جان محمد را ہوں ہی قدس سترہ از کبرائے خلفائے و مریدان کاملین
 شیخ اسماعیل میان کلان لاہوری است در طریقت و شریعت و فقہ و حدیث عالم کامل
 و مقتدا سے زیادہ بود و در لاہور بجلہ پرویز آباد کہ از محلہ ہائے آبادی بیرون شہر لاہور بود
 سکونت داشت و در عالم لغوی سنی بخدمت شیخ عبد الحمید کہ دسے نیز از خلفائے شیخ اسماعیل
 بود بتفصیل علم میکرد و دسے ہمراہ استاد بخدمت حضرت میان کلان حاضر آمد چون
 حضرت میان در آنوقت خوش داشت دسے مخاطب گشت و فرمود ای طفل اگر فاضل
 و صاحب تفصیل شوی با ما ملکر احادیث خواہی کہ دجان محمد بسبب شرم و حیا و غایت
 ادب خاموش ماند شیخ عبد الحمید فرمود کہ اسے طفل بگو اگر متوجہ موجودہ ثما بتفصیل
 علم فایز شوم بخدمت اقدس حاضر خواہم ماند شیخ جان محمد این کلمات ادا کرد و حضرت
 میان دست برداشتہ و حق دسے دعای خیر فرمود با جابت رسید و جان محمد در چند اہ
 در علوم ظاہری استوار و کلی محصل گرد و شیخ عبد الحمید چون دید کہ جان محمد از سن زیادہ تر قوت
 علمی محصل کردہ است و ہنوز ظاہر بہتش بلند پرواز بہت از خود علیحدہ ساختہ حوالہ شیخ تیمو کہ از اکابر
 علما و فاضلین دلاہور بود و فرمود کہ در حد تعلیل از تیمور تفصیل نامہ محصل کردہ و بتا فضیلت بہت
 حضرت میان بکثرت خدیش متعجب و حیرت بود کہ خیال آن محمد در دل محبت منزل آنجناب گذشت
 فی الحال بخود جذب کرد و دسے بدان گشتش فی الفی بخدمت حاضر آمد و بر درجہ رسیدہ ادا و ادب
 فی الحال اندرون طلبیدہ بطلب گیرند و دسے و فرزند را کہ در ہر مرتبہ عا سے رسانید

باسنات و سہ در سال یکہزار و تہشتاد و یک لکھ عالمگیر بادشاہ و وفات
آن جامع الکملات در سن یکہزار و یک صد و شصت و شش بود قریب آمد کہ تاریخ
ہفتاد و ہشت ہجری الشافی بود و عمر شریف بود و پنج سال است از مولف

عابد آن قاری قرآن عظیم	بود محبوب جناب ذوالنہن	افضل قطاب والا جاہ گو
سال تولدیش باقوال ضہن	بہ تاریخ وصال انجناب	گفت ہر روز حافظ و جامع

شیخ کرم شاہ قریشی قدس سرہ از شاہ کرام خاندان عالمیہ سہروردیہ است
و نسب باہ کرام و سہ شیخ عبدالجلیل لاہوری بدین طریق میرسد کہ انجناب بن شاہ
ابوالفتح بن شیخ ابوالحسن ثانی بن شیخ خوالدین بن شیخ ابوالفتح بن برہوردین بن شیخ
ابوالفتح بن شیخ عبدالجلیل قطب الاول لاہوری قدس سرہم الترمذی در طریقت ارادت
سجاست و المذہب گوار قدم بر قدم آباہ کرام خود داشت و تمام عمر مہربانیت خلق مشغول ماند آخر
چون در عہد خروج قوم سکمان تفرقہ عظیم در پنجاب افتاد و بقوام سکمان دست
تاراج در تمام پنجاب خصوصاً در شہر لاہور دراز کردند و چہنیں شہر عظیم رو جویرانی آورد
و سہ نیز از شہر لاہور ہجرت فرمودہ در سال یکہزار و ہفتاد و شش ہجری بابل و عیال عالم
بلدہ لکنو شدہ و تجارت رسیدہ پندرہ نزد شیخ نور الحسن قریشی و عقلی ہاشمی کہ حید
مدرسے او بود گذرانید و بوقت مراجعت چون بمقام شہر شاہ جہان پور کہ امین لکنو
و بریلی است رسید از دست قزاقان راہ شربت شہادت چشید و ہمانجا مدفون شد
صاحب از کار قلندرچی واقعہ وفات انجناب در سال آخر سال یکہزار و دو صد و آغاز
یکہزار و دو صد و یک تحریر فرمودہ است و قطعا تاریخ شہادت آنحضرت کہ درج کنندہ کو از بدین قطع

و عبدالمعز کن شاہ کرم شاہ	کہ نامہ در بیان وصف کمالش	شہادت یافت چون از حکم زندان
شہادت یافت شد تاریخ سالش	ایضا در بیان کرم شاہ زنت ارجا	کہ بود ذات او مرشد خاص عالم
و محض از بہت مطلوب تو	گوید از کرم شاہ بہت مقام	از مولف کتاب
کرم شیخ دین حضرت کرم شاہ	شیر مسودہ در حقہ اللہ عنہ	بخور شب عطا دل تحت ریش
و گر نہ مودر حقہ اللہ عنہ	شیخ سلیمان شاہ بن کرم شاہ قریشی قدس سرہ	

بخدمت آن مقتدا رسیدین بواسطه دعا سئ نزول بارش عسده من کردند پس
 آنجناب چار کس را از مریدان ارشاد کرد که در پیا بیان رفته چنانکه نوا آیند ذکر کلمه لا اله الا الله بکنید انشاء الله نزول باران رحمت الهی خواهد شد ایشان سالیان ارشاد
 غسل کردند هنوز سه گهر می نگذشته بود که ابر محیط آسمان شد و باران بارید و شمع شست
 و چند آگاهی بارید که گاهی نه باریده بود و غیر صاحب کار قلندری زبانی سید حق آگاه
 بفضل شاه ساکن ساند که از اعظم خلفای دین است تحریر میفرمایند که روزی حضرت
 شیخ با شش نفر در ویشی در موضع ساند بنجاده سید فضل شاه رونق افراشت و میروح
 بعد سه که دوازده کس کفایت کند بنجاده خویش طعام موجود کرد و چون وقت تناول شد
 بسیار کس دیگر از مریدان آنجناب در آنجا حاضر آمدند فضل شاه را بسبب کثرت مردم
 و قلت طعام حیرت دست داد و بهمین تردد بود که شیخ بنور باطن از بنجال آگاه شد و فرمود
 که حضرت سید نجاسه حیرت نیست هر قدر که طعام نزد شماست رو برویاری فضل شاه طعام
 که بخت بود و رو برو حاضر شود و تصور نمود که شاید کم که طعام همه حاضرین تقسیم خواهند کرد و درین
 شیخ خود برخواست و در دایه مبارک از دوش پرده پوش بر آورد و بر طعام موجوده
 افراخت و تقسیم شروع نمود چون همه سیر بخوریدند و چادر برداشته شد طعام
 همانقدر که بود موجود بود و لادت با سعادت دین قبول صفا از کار قلندری سالیکان
 و یکصد و هشتاد و پنج وفات آن جامع الکملات تاریخ است ششم رمضان السباک سال یک هزار
 و صد و چهل و هشت هجری است و قطعات تاریخ وفات آنجناب تعریف کرده صفا از کار قلندری
 شاه غلام محی الدین فرزند رحمت آنجناب انداز صاحب کار قلندری رحمت
 دینا که شاه قلندر دنیا سفر کرد از اسوادار عقبه چنانچه سال ششم کتب
 بفضل خدا آنکه زمان گرفت از بی خویش را از شاه غلام محی الدین غلامی بیانا و آه کن
 جهان را از در و دل آگاهی که بدیدم شهنشاه عالیجناب با برام گاه جهان کرد خواب
 هجرت ششم از سال تاریخ آن بمن باقی غیب گفت آن زمان که یار خدا بود مرغوب آن
 و سال و صفت از غیب آن از مولف

شکر بانان خواہید یافت پس چون حضرت رسول مقبول وفات کرد امیر المؤمنین عمر
 علی کرم اللہ وجہہ قبیلہ قرآن شریف بروند ویرسیدند کہ با اہل نجد ورمیان شام خفے است
 کہ نامش اولیس است گفتند کہ دیوانہ ایست کہ از خلق جوشی است و در وادے اردن شیر خور اند
 پس ہر دو حضرات در وادے اردن رفتند و دیدند کہ او در نماز است و فرشتگان شترانش
 میچرانند چون پیش رفتند و آواز قدم گوشت حضرت اولیس رسید بر از نجد و داشت و ہر دو
 امیر المؤمنین بروے سلام گفتند گفت علیکم السلام با اصحاب و اصحاب رسول اللہ پس
 پیشکش بستند و مرقع نبوی ہوا و دے گنودہ براس حضرت امت محمدی دعا خوانستند
 حضرت اولیس مرقع از ایشان بگیرت و روے بر خاک نہاد و مناجات کرد اکی مرقع
 محمدی شوتم تا وقتیکہ سہ امت محمدی را من زنجشی کہ حبیبی انکار را من ہوا کہ کردہ آواز آمد
 کہ چندین صبد تن را بتو بخشیدم گفت سہ را سچو الہم آواز آمد کہ چندین ہزار تو بخشیدم سہ چنان
 تکرار و اعشہ و آخرین بار بر شاد اکی نفاذ یافت کہ بعد و گو سفندان بنی ریم و سرکار ہمارا
 است محمدی را بشناخت تو بخشیدم حضرت اولیس چون این بشارت یافت مرقع پوشید و محمدی
 ازین حال آگاہی داد و بنی و مفرد و طالیفہ بودند کہ گو سفندان بسیار بے لقاد و بے شمار نزد خود
 داشتند گفتعالے بربکت مرقع نبوی و دعائے اولیس قرنی امتیان نبوی را بطور آدموناے
 گو سفندان بنو نعیم و مضرب بر حضرت رسانند و ہرم بن جنان میگوید کہ چون درجہ شفاعت
 اولیس قبرنی شنیدم در کوثر رسیدم و او را طلب کردم ناگاہ او را بر کنار فرات یافتیم کہ جاہا
 خودی شست بشناختم و سلام گفت جواب سلام من داد و خواستم تا دستش بگیرم و بوسم
 از ضعیفے حال وے چندان بگیرستم کہ طاقت نماند گفت جاک اللہ یا ہرم چہ چیز آور
 ترا نزد من و مرا چگونہ بشناختی گفتم بطوریکہ تو از نام من آگاہ شدی گفت روح من
 روح ترا بشناخت کہ ارواح سوستان یا یکدیگر آشنا میباشند گفتم اگر اجازت
 باشد چندین بار تو انس گیرم گفت برو با خدا و ذکر خدا انس گیر گفتم مرا و صیت کن
 کہ بکار آید گفت چون نجسی مرگ زیر بالین خود دار و چون بر نیزے رود بروے
 خویش بنیر کہ پیرت برود آدم و حوا و نوح و ابراہیم و موسی و داؤد و محمد علیہم الصلوٰۃ

۱- در این کتاب
 ۲- در این کتاب
 ۳- در این کتاب
 ۴- در این کتاب
 ۵- در این کتاب
 ۶- در این کتاب
 ۷- در این کتاب
 ۸- در این کتاب
 ۹- در این کتاب
 ۱۰- در این کتاب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وادی است و در آنجا
درختان بسیار است
و در آنجا
درختان بسیار است
و در آنجا
درختان بسیار است

[illegible]

سال ترحیل ابو زکریا گفتم	رفت آن ولی حق زہر	اودی واحد است ای سرور
زنت چون از جهان برون	طلعتش با دی آویز بخوان	اطحالت ذرات او بجمال
بجمل ایو زحالی سال وصال	حضرت ابو ہریرہ	رضی اللہ عنہ از اصحاب

و سزا و عاشقان جاننا ز حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہست و مقتضائے اورا
 بدعا سے رسول مقبول قوت حافظہ بخوان خطا فرمود کہ سننے کہ از زبان گوہر افشان
 رسول شنیدنی گاہے فراموش نہ کردی و خطاب احفظ اصحابہ سرفرازی یافت
 و وہبے از اہل صفہ بود روزے سے مجید گریہ بخدمت حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوۃ
 و التحیۃ حاضر شد و لقب بلقب ابو ہریرہ گشت کہ ہریرہ بزبان عربی گریہ را گویند
 و بعد وفات سرور کائنات علیہ السلام و الصلوۃ چندین ہزار حدیث از آنحضرت
 روایت کرد و وفات آن عالیقدر باقوال مختلف در سال پنجاہ و ہفت
 یا پنجاہ و نہ ہجری است شنو کے از مؤلف

بو ہریرہ ولی دین عالمے	بود از اصحاب حضرت نبوی	از جهان چونکہ طلعتش فرمود
بمال پنجاہ و ہفت ہجری بود	یز پنجاہ و نہ بیان کردند	آنکہ ترحیل او عیان کردند
سال ترحیل می بود سہم	طرف ترحیل وہ احد گفتم	سال ترحیل او عجب مجمل
زیب بزرگ ہست زیب ازل	سال ترحیل آن سعید بگو	پاک دل خوان و ہم مجید بگو
سال ترحیل آن شیر سعید	خردم حجت از محب آمد	سال ترحیل آن شیر او تاد
گفت باقی بقول طالب یاد	سال ترحیل آن شیر عالمی	گفت سرور و کے ہو فرما
سال ترحیل کو زمندی جو	گر بخوای دوبارہ حامی گو	سال ترحیل آن شد باوجود

گشت موجود از خود موجود حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
 والدہ ماجدہ و کے ام الفضل خواہر حقیقی ام المؤمنین بی بی سیمونہ زوہرہ مخزنہ حضرت
 سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بود و حضرت رسول مقبول علیہ السلام اور البانیت
 دوست داشتی و بار بار در حق و کے دعا فرمود کہ اللہم علمہ
 الحکمۃ و ما ویل القرآن تا شیرین دہد (شک کیا فضل علم نصیب و کے گشت

[illegible]

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

از کار انظار است و در فو و جود حیرت و شگفتی بسیار از دور
بر تپا نبوده و نه از رویان اندر حیرت و شگفتی که در فو و جود
در سال پنجاه و دو در سی و سه سال دیگر است از موقوفات

و سر بر روی زمین افتاد و در آنجا
چون می بینید که در آنجا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الطيب الطاهر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

مالک مستوج بر پا شد فی الحال مایمان و دیاسر از آب بیرون آوردند بحالیکه در زمان هر یک
 و نیز یکی از یزید و مالک دست دراز کرد و یک دینار از دمان مایه گرفته پیش ملاح اخلاص
 بنامه اینجالی ملاحان متحرشده سرور پای دی آوردند و تا گشتند مالک هیچ نگفت
 و باز گشتی بیرون نهاد و بر روی آب برفت از آن روز نامش مالک دینار مشهور است
 و در او ایل سبب توبه و آن بود که معاویه در دمشق مسجدی بنا کرد و مالک بسیار
 بنام مسجد وقت کرد و در ماه کثیر بر آسای امام مسجد مقرر ساخت مالک دینار را طمع داشت که
 و دلش خواست که متوجه مسجد معاویه شود و مال فراوان جمع کند بآستان در مسجد معاویه
 بنفای متکلف شد تا آواز هارسانی و عبادت و دعا و خلق افتد و خلق را بامامت مسجد
 مقرر سازد و امام سابق معزول گردد و تا یکسال در آنجا عبادت کرد و هر وقت در روز شب
 در نماز بود لیکن با خود میگفت که انت منافق لبزد و یکسال از حجه بیرون آمد از غیب
 آواز میگویش رسید که یا مالک مالک انت لا توب چون شنید بحالت تخریر
 در آمد و با خلاص عبادت شروع نمود و روز دیگر خلق شهر جمع شده امام سابق را به پیش
 معزول کردند و همه اتفاق بر اوست مالک کرد و پیش می آید و درخواست امانش
 کرد و گفت سبحان الله یکسال عبادت بنفاق کردم بیکس متوجه حال من نشد امر و زکر رو
 با خلاص بدرگاه خدا آوردم خلق بتولیت مسجد بر من بیگردد آمدند بخدا که قبول نه کنم این
 به گفت و از مسجد بیرون آمد و بکار خود مشغول شد نقلست که مالک را با شخصی که
 پیسب دهری داشت در مسئله دین اتفاق مناظره افتاد و کار اینان بطول انجامید
 آخر حکام وقت اتفاق کردند که دست دهری را بآدمت مالک مذبذب و در آتش اندازند
 آنکه بسوزد باطلست پس چنان کردند دست پیچیک از هر دو سو ختمت و آتش از ایشان
 بگریخت گفت که هر دو بر حق اند مالک و لنگان بخانه رفت و روی بر خاک نهاد و مناجات
 کرد که ای هفتاد سال قدیم در ایمان نهادم تا بآدمی بر منی کردم با تفت
 آواز داد که از وقوع آتش و لنگان مشو که دست تو دست دهری را حمایت
 کرد و اگر نهاد دست و آتش انداختی پس از پیروی نقاست که روزی مالک دینار بآستان

[illegible][illegible]

چون حبیب آید و گفتند در شوید که حبیب خوانمی آید تا خبری برانفتند و همچو و
 بخت شوم ازین سخن دل نمیکشید برآمد و چشم بر آب کرد و در دو مجلس عزت حسن صبری نهاد و بر دست
 خیزد برست حسن را بپوشید و در قرض زد و خلق داشت همه عاف و بخش خود بخانه آمد و دید که
 همان طفلان در کوچه بازی میکنند گفتند در شوید که حبیب آید و بپوشید که خوابا بر میخیزد و
 بی ادبی بظهور آید گفت سبحان الله درین تیمه روز که روی بسری حق کردم آوازه نیک
 من بر زبان خلق جاری کرده است پشیم بدیون نان را طلبید و سندی می فرزند که در دست
 خواهر ایشان که در بانی هم بود داشت برده خدا صدق نمود تا آنکه حبیب نشانی بخاورد بانه این را
 بر آب فرات میبرد و باقی را در بانی میفرستاد و مشغول شد نقاشی که روزی در آن حبیب
 غایت افلاس و فقر و فاقه و پیش و پس شکایت کرد گفت خاطر جمع دارم و این
 خبر و در آن میروم و بر آن میباشم چیزی می آید روز دیگر بعد از رفت و تمام روز
 بیادست مغفول ماند و چند روز بر بنجال گذشت چون شب بخانه رفتی زانش
 نقد خرد طلب کرد و گفت که امروز از فردا روزی چیزی می آید و در دم و شخصیکه بر سر
 او کار کردیم سبب طلب فردی دیگر شدیم داشتیم که از او طلب کنیم انشا الله
 بعد از روز فردا در آن روز خود خواهد داد و زن شدت تمام ده روز تمام کرد و چون روز
 دهم آید حبیب بدین خود گفت که امروز چیز بخانه برم تمام روز درین تفکیر بود و خشمنا
 بدرخانه و پس حاشی فرستاد تا یک خروار آورد و یک سلاخ گوشت و جمالی دیگر
 بار و غن و عمل جمالی دیگر با صبر رسید در دم و حالان بر حبیب آید و در گوشت زن حبیب آواز داد
 گفت که که شخصی که حبیب کار می کند این چیز را بر آن فرستاده است و میفرماید که یا
 حبیب گویی که در کار میفرماید و در فردا روزی میفرماید چون شب در آمد حبیب هم زده
 خانه دست بدرخانه آمد و نمیدانست که امروز بن خود چه گوید کاه بودی طعام
 از خانه خود شمع زانش پیش آمد و توضیح نمود و گفت که شخصی که تمام روز کار و
 میکنی عجب که کسی است که اینقدر جیغ و نقد بر آن فرستاده است و نشد فرستاد
 که اگر حبیب در کار میفرماید و در کار میفرماید نقاشی که روزی در آن حبیب

[illegible]

در خاندان تاریک بود سوزن از دست و بے بختی و غم الحال نور سے درخشید و خاندان
روشن گشت حبیب هر دو دست بر شیم نهاد و گفت بخوابم که بخور کر است وزن
خوابم چنان رخ روشن کرده خوابم حببت و وفات آن جامع الکملات حبیب
سفینه الاولیاء و دیگر اہل خبر بقول صحیح بسال یکصد و پنجاه و شش ارقام مقرر نمایند و صاحب
مخبر الاولیاء و سفینه و سبب و یکصد و چهل و یک فرموده است از مکتوب

آن حبیب خدا حبیب اللہ	اہل صدق و صفاء حبیب اللہ	ہست تاریخ و ملتش سرور
مادے اولیاء حبیب اللہ	ایضاً	آن حبیب حق شہ عالم حبیب
یافت چون از ہر درخت مکان	سال رحلتش بقول اہل صدق	یوسف آمد نیز محبوب نان
ہم با قوال دیگر اسے اہل ہوش	لفظ علیہ الجاہ تاریخش بدان	باز سال از حال آن نجواب
شد محبوب کامل از اثر و ربان	حضرت سفیان ثوری	رحمۃ اللہ علیہ

کفایت سے ابو محمد اللہ است و نام پدر سے سعید کہنے الاصل بوده در بزرگان بن
اور امیر المؤمنین و امام المسلمین گفتند سے در علوم ظاہری و باطنی خود ثانی نہاشت
و ابتدا سے توبہ سے آن بود کہ یک روز در مسجد برفت بغفلت اول پاسے حبیب در
مسجد نهاد از غیب آواز سے شنید کہ اسے سفیان آیا تو ثوری لینے چار پایہ ہستے
باستماع این آواز از ہوش برفت چون ہوش آمد محاسن خود بگریخت و طالعہ بر
روئے خود زد و گفت چون پاسے در مسجد بادے بہاد می نامست از نزد انسانان
خجور کرد و نقلست کہ روز سے خلیفہ عبدش سے ناز می کرد و در نماز محاسن خود
بگریخت میداد سفیان گفت ہمچنین نماز تو نماز نیست فہر اسے قیامت این نماز اجر و
پلید تو خواہند و خلیفہ گفت آہستہ تر گوئی گفت اگر از چنین میشت بد از عم در حال
بول من بخون میگردد و خلیفہ آنرا در دل گرفت روز دیگر خلیفہ حکم کرد کہ در قایم کنند و
سفیان ثوری را بردار کنند تا دیگران غیرت گیرند و باین سخا می پیش نیابن چون
انجبر سفیان رسید آب در دیدہ بگردانید و گفت خدا یا بکبر ایشان را اگر فتنی سخت
وزانوقت خلیفہ بر تخت بود و ارکان دولت در حواشی نشسته ناگاہ سقفت

با خدا عہد بستہ ام کہ عمارت دنیا نہ کم چنانچہ ہمہ سراسے دے بہتیا د سوارے دہلیز بیرونے
 دروازہ کہ آہنم بعد وفات شیخ فروختا و نقلاست کہ شفعے پیش دے آمد و گفت کہ سقفت
 خانہ تو خزانہ است فروختا و ہذا و گفت بہت سال است کہ چشم بالا نکردہ ام و سقفت را تدبیرہ ام
 نقلاست کہ روزے مارون رشید با امام یوسف رضی اللہ عنہ گفت کہ مرا پیش داؤد
 طائی بہرید تا زیارت کنم امام یوسف بدرخانہ داؤد آمد بار نیافت آفرانہ داؤد و روزہ
 تا شفاعت کند را پیش داؤد گفت کہ اے جان مادر یکبار مارون رشید را نزد خود بار دہ
 گفت من ہرگز آن ظالم را نہ بینم گفت بہت بخت شیرین اورا را دہ گفت الہی تو فرمودے کہ حق
 مادر نگہدار ناچار اجازت داد مارون رشید و امام یوسف آمد مارون صترہ و دینار پیش
 دے نہاد و گفت بگیر کہ این ازال حلاست گفت ہمال تو حاجت نہ دارم کہ من قطعے از خانہ
 خود نہبر و ختہ نقد آن نفقہ خود میکنم و از خدا خواستہ ام کہ چون این نفقہ تمام شود جانم بستاند
 امام یوسف از مادرش پرسید کہ نفقہ او چہ قدر باقی است گفت دہ درم سیم از نفقہ او
 باقی است و ہر روز دینارے خرج میکند ابو یوسف حساب آن باو گرفت تا آخر روز
 امام یوسف گفت کہ امروز داؤد طائی وفات خواہد یافت ہمہ درین اثناء خبر رسید کہ داؤد
 طائی در نماز آخر شب چو سر بسجود نہاد جان بحق تسلیم کرد و پیش از مرگ وصیت کردہ بود
 کہ مرا زید دیوارے دفن کنند تا کہے از پیش رو من نگذرد پس چنان کرد و دفن شد و دے
 در سال کھید و شصت و دو و بقوسے کھید و شصت و پنج ست از مؤلف

چو آن شاہ زمان داؤد محمود | | نجلہ آمد بعد صدق و صدا | | بہر حاشیہ بگو سلطان داؤد

دوبارہ زبیب تو ہا و دعا | | عقیبہ بن الخلام | | رحمۃ اللہ علیہ شاگرد و مرید حضرت

خواجہ حسن ابصرے بہت در زہد و ورع قدے ثابت دے مستحکم داشت نقلاست
 کہ وقتے خواجہ حسن ابصری و عقیبہ ہر دو بلب دریا تشریف آورند عقیبہ بر دے دریا
 روزان گشت حسن فرمود این درجہ از چہ یافتی گفت سی سال است کہ تو آن میکنی
 کہ صغیر مایند و من آن میکنم کہ او میخواد این رتبہ از تسلیم و رضا دے حاصل کردم
 و بسبب توبہ دے آن بود کہ وقتے نہ منے سر پوشیدہ اورا را ہرقت و شہنامی داد

و بیاوت معروف شد تا کارش بچای رسید که مادرش روزی در میان غم شد در
 سایه و درختی عبد اللہ را خفته دید و مادر سے مسیاه شاخ نرگس از دامن گرفته گیس از او
 میزدانند نقلاست کہ نام عبد اللہ کی سال حج کردے و کی سال غزا و کی سال تجارت و
 شفقت تجارت برد و دیشان براہ خدا صرف کردے و در دیشان را خزا و ادے
 کہ بخورند بعد از خوردن ایشان استخوانهای خراب بشیر دے ہر کہ بشیر خور دے
 بجز استخوانے بوسے در ہیے بخشیدے نقلاست کہ روزے امام عبد اللہ در
 راہ میگذشت نامیای ربطا گفت کہ بخورند اللہ دین مبارک می آید از وی چیزی بخواد
 کہ ششے بہت کرم محروست خواہر گذشت نامیای برخاست و بایستاد و گفت یا عبد اللہ
 دعا کن تا خدا التماسے الحشم من روشن کند عبد اللہ سر در پیش فکند و دعا کرد فی الحال
 پیشش بنیادست نقلاست کہ کی سال عبد اللہ حج زودت چون تاریخ ششم ذی الحج
 آمدہ تا سف شد کہ چراغ ز فتم و در سہین خیال رفت بصر از سے پشت دو نماز و
 پیش و سے آمد و گفت یا عبد اللہ مگر آرزو کے حج داری گفت آری گفت بیا
 تا تر العرفات رسانم عبد اللہ در دل گذرانید کہ سہ روز در حج باقی اندر اہشش ماہ است ابن سیرہ زن
 بگوید و انبوفات خواہر بر دیر زن گفت کسیکہ سنت نماز با دایہ سبحانی فریضہ بر لب جمیون گذرانید
 و تا آفتاب بر آمدن آفتاب بحر در سیر او میتواند کہ تر العرفات رساند گفت بسم اللہ و پاکوار راہ نہاد
 چون سیرہ زن بردیا رسیدی گفتی ای عبد اللہ ششم پوش چون پوشیدی خود و پیرہ زل را
 با لظرف دریا یافتی تا آنکہ جانوز لبرفات رسید چون از حج فراغت یافت پیرہ زن گفت کہ مرا
 پسری است کہ از دلت مدیون در غار کوه جبادت مشغولست بیا اورا بہنیم چون در غار رسید جوانی نہ
 زور و رمی و ضعیف و نوزانی چون مادر را بدید در پاکوی افتاد و گفت دایم کہ بارادہ خود
 نیامدہ ملک ترا خداے قہاے فرستادہ است تا مرا تجیز و تکفین کنے کہ عسر من
 بہ آخر رسیدہ است این بگفت و وفات یافت اورا تجیز و تکفین کرد و بعد از ان پیرہ
 زن گفت الحال من سوائے دین کارے ندارم کہ دم عمر خود بر سر گور بسجود و ششم
 و عبد اللہ را رحمت ساخت نقلاست کہ امام عبد اللہ غلا سے داشت

قرآن و زاهد و واعظ و عابد و متقی بود کلامی عالی و بیانی شافی داشت و در موعظت
آینے بود کہ با مفسران ثوری محبت داشت و معروف گری را کثالتش از سخنہا سے وحی
بود و تمام عمر تجرید و تفرید گذرانید اور گفتند کہ مراد ان گہنی گفت از انکہ من طاقت و سلطان
ندارم گفتند چگونہ گفت مرا شیطان نے قہت کہ اور را شیطان نے وردست دو
شیطان چگونہ سلامت نام د از شیخ احمد واری رحمۃ اللہ علیہ روایت است کہ وقتی
ابن سہاک در بخارا شد قارورہ سے پیش طبیب میروم در راہ پیرے روشنی میرے
با چہرہ پر نور پیش منی آمد و گفت کیا میرے گفتم ابن سہاک بیمار است براے و سے
دارو سے از طبیب میخواست گفت سبحان اللہ دوست خدا از غیر خدا استوائت میخواستہا باز کرد
و بہ نزدیک ابن سہاک برو و بگو کہ دست بدان عضو کہ رنج دارد بہ ہند و بگوید اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم و بالحق انزلناہ بالحق نزل من ہذا شتم و حال با و سے
بیان کردیم ابن سہاک ہمچنان شمل کردے الحال بعث یافت و ابن سہاک گفت کہ
او حضرت علیہ السلام بود کہ ترا با این عمل ہمہری نمود و فات ابن سہاک باتفاق اہل
افزار در سال یکصد و ہشتاد و سہ ہجری سے است از مؤلف

رفت چون ابن سہاک از دار دہرا شد جو گنج پاک پیش زبیر خاکسار سال ترمایش در کمال سہت
ہم عیادت و التباسی سہاک شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کنیت و سے ابو سہاک
و اصل و سے از بلخ سہت و از قریبے مشایخ و صاحب کرامات از چند مقامات بلخ و متقد
زمان خود بود و بحضرت امام موسی کاظم و سلطان ابراہیم بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ
و پیر و مذہب حقی بود و عمر در توکل و قناعت گذرانید و صاحب تصانیف و رفون علم
او ستاد و شیخ خاتم اہم سہت و سبب توبہ و سے آن بود کہ وجعے اسباب
تجارت بار کردہ تبرکستان میرفت اتفاقاً گذر و سے در تہخانہ افتاد بیت پر سے
را دید کہ پیش بیت بینا لد و حاجت بخواست گفت اے ہامق آفریدگار سے داری
حق الفیوم و قاضی الحاجات پس چرا پیش این بیجان مجذوبہ میکنی و بینا لدے او گفت
اگر حال ہمین است کہ حق قادر و ورزاق مطلق است پس تو چرا از شہد خود

شہادت حضرت شفیق العلی نقول صاحب سببۃ الاولیاء وغیرہ در سال یک صد و نود و
 یازد و پنج ہجریست و صاحب فہرہ الاصلین سال شہادتش سنہ یک صد و ہشتاد و چار
 ہجری فرمودہ از مولف **ع** آن شفیق بلخ سپہ دستگیر شد از دنیا ملک جادوان
 سال و صلش صدیق صادق گو ہم جو از مطلب جان جهان آدمی قدس آمد و سلطان ل
 ہم با فضل دیگر تاریخ آن یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ صاحب
 مقامات بلند و کرامات عجیبہ در علوم ظاہر و باطن طاق و در تجربہ و نوکل گمانہ آفاق بود
 القامت کہ یوسف اسباط ہزار ہجریست یافت تمام و کمال براہ خدا فقر داد و خود
 برگزیدہ مایافتی و از شد آن معاش ساختہ و تا چیل سال عریان تن بود کہ پیرانی
 خود نہانت سوائے خیمہ بندی کہ بدان سرخورت داشت و کہ خرقہ کہنہ کہ بالای خود
 سیرامیر شہید و وفات آن جامع الکملات در سال یکصد و نود و ہشت ہجریست از مولف

چو یوسف بر رخ نمود پرده بر بست	روان شد ریح پاک اودافالاک	ابو سلطان ولی تاریخ و صلش
دگر فرما کہ یوسف ز ہر پاک	ابو سلیمان الدارانی قدس اللہ سرہ نام و س	

عبدالرحمن بن احمد بن عطیہ است از قداسے مشایخ شام و زہد و ورع گمانہ و مقتدا ای
 نوامہ خود بود و در آن وسیع سہت از مضامین و مشق کہ در آن سکونت داشت و از
 غایت لطف کہ بر خلق خدا کردے اورا بجان قلوب گفتندے و در علم حدیث و تفسیر و
 صبر و تقویٰ و انانی و درین امت چند آنکہ وے در جوع و قافہ صبر کردیم کہ نتوانست کہ
 نقیست کہ وے فرمود کہ شبے کہ در مسجد بودم و از سر آرا م نبود بوقت دعا
 یکدست خود در پیش پنهان کردم راحنے عظیم من رسید در خواب شرم تافنی آواز داد
 کہ اے سلیمان کہ دستے کہ بوقت دعا بیرون کردی روزے آن نبود ادیم اگر دست
 دیگر ہم بیرون بودے نصیب آنہم تو رسیدے بعد از آن سو گند خوردم کہ در ہر آگرا دہانم
 الا ہر روز دست خود و نیز میفرمود کہ شبے در خواب حورے دیدم کہ چون سینہ دید از گوشت
 لبہا سے وے نورے روشن میگشت بعدیکہ جان را رویش کردی گفتم این نور
 از کجا یا شے گفت شبے از خوف خدا قطرہ چند از دیدہ باریدے بدان آب رویش

من کار نمی کند چون دیدم آن پیر فتح موصلی بود حضرت سرخی را حواله دے کردند و دست از دے باز داشتند تقاضا کزد روزی از حضرت فتح موصلی از صدق سوال کردند دست در کرده آن بزرگان کرد و بارگاه آهین یافتند بیرون آورد و بیک دست نهاد و گفت صدق اینست و پس وفات حضرت شیخ موصلی بروز عید الفصح سال دوصد و نوزده و بقول بعضی دوصد و بیست و پنج است تقاضا کزد که چون روز عید الفصح آید دید که مردم قریبان میکنند دے ایسے آسمان کرد و گفت آئنی سیدانی که چیزه ندارم که بر آن تو قریبان کنم صرف متاع جان خود نیز زمین است این را قبول فرمایش انگشت بر خط و مناد بختیاد و بر حمت حق پیوست و بعد درک بزرگوارش خطا برانداختن کار و پاشمشیر عیان از دست

شیخ جعفر بن علی مقبول	یافت چون زبیمان بخله برین
یافت قرب بقراب سچا بختی	قطب حق یا محب حقان
سال ترمیل دخی عیان کرد	شیخ بشیر خانی قدس سره

کسیت دے ابو نصر دنام پیر دے عارف بن عبدالرحمان بن عطاء بن یامان بن عبد الله و اصل دے از مرد است از قضا دے مشایخ صوفیه صاحب مقامات بلند و کرامات از بلند انداد و عواقب مقیم انداد بوده است و ابتدا دے توبه دے آئی بود که دے شورید و روزگار بود و درام خمر خور دے روزی در حالت مستی شعر از زبان میرفت که عذ دے یافت که برو دے بسم الله الرحمن الرحیم تحریر بود از زمین برداشت و عطر خریکد و برو دے مالید و تعظیم تمام بجای نهاد و در همان شب نور دے از فرودگان آن شعر حق نجات دے لایه خواب دید که میفرماید بشیر خانی را بگو که او نام مرا پاکیزه کرد و دپ داشت نام او را در دنیا و عاقبت پاکیزه کردیم آن بزرگ چون از خواب بیدار شد گفت بشیر خانی مرد دے فاسق و دیم الخمر است و حق او را غنایت آئی چه سبب گویم غلطی بنیم برخاست و طهارت کرد و نماز خواند و باز خواب رفت باز بهیجان دید دے علی الصلاح بخانه بشیر خانی رفت گفت بشیر خانی ایس پس در آنجا که مجلس بود رسید گفتند که مست و خمر است گفت مرا گفتند که مست

کہ برادر تنور نشین سپین شیخ احمد رفت و دوران تنور کہ برائے بختن ماننا تافت بود بست
 بعد از سائے ابو سلیمان شیخ احمد را طلبید بہ چند جہتند یافتند منمود کہ در
 تنور بنشیند کہ در آنجا خواهد بود کہ در میان منجم او حدیث کہ ہرگز خلاف گفتہ مکی ر
 نہ کنند و ان چون در تنور دیدند یافتند کہ مشغولست موعے وے بالمش تنور
 منوختہ و فوات شیخ احمد با جماع اہل خبر در سال دوصدوسی دودہم حسبت از مولف

احمد کہ سر آمد جہان بود | ایکنائے جہان بدو ہوا طاق | دل گفت کبیر سال و صلش

خرمودہ خرمب آفاق | سخن حاتم بن مخوان اہم قدس سرہ کینت وے

ابو عبد الرحمن و اصل وے از بلخ متنفذ مذہب مریش شیخ شافعی و پیر شیخ احمد مغربیہ
 و از بزرگان پیشانی خراسان در زہد و ریاضت و ادب و دوع و صدق و احتیاط
 بے نظیر بود نقابت کہ روزی در بلخ و غلامی گشت و فرمود الہی ہر کہ درین مجلس
 گناہگار تراست اورا پیام ز نباشی حاضر بود چون شب بنامش بارادہ در ذی
 کفن در گورستان رفتہ سر قبر باز کرد آوازے شنید کہ واسے بر تو کہ امروز در مجلس تم
 اہم امر زیدہ شدی و باز بہان گناہ مشغول گشتی بنامش از ان کار ناجار تو بہ کرد
 و شیخ محمد رازی سیف را بد کہ چندین سال در خدمت حاتم اصم بودم گاہے نزدیک
 کہ در ختم شدہ باشد مگر یکبار کہ در بازار می گذشت دید کہ شاگرد اورا القالی گرفتہ
 و می گوید کہ از من قرض گرفتہ و خوروی حالادہ و نہ خلاصت کنم حاتم اصم ہم
 در آنجا بایستاد و بہ بقال گفت چند روز صبر کن بقال گفت نمی کنم اگر شمارا بر شاگرد
 خود زخم می آید از نزد خود برہید از جماع این سخن حاتم در ختم آمد و ردابے مبارک
 خود را از دوش برداشتہ بر زمین زدے الحال رو اسے شیخ پر ز شد
 من بعد بقال گفت کہ انچہ حق است برادر زیادت کن اگر خواہی کرد سبز خواہی رسید
 بقال اول حق خود برداشت و باز از راہ حرص دست زیادت دراز کرد فی الحال
 دست وے خشک گردید نقابت کہ شخصہ حاتم اصم را بہ عورت طعام طلب کرد
 گفت بسہ شرط میروم یکے آنکہ ہر جا کہ خواہم بنیم دوم ہر جہا کہ خواہم بخورم سوم ہر جہا کہ بخوابم

در اوجیت و صاحب تصانیف بود و در امر مدیکال ذاکل داشت و اولی مرتبه خاتم فقه
 بود و بانی تراب سلطانی ابراهیم بن ابراهیم و شیخ بائید بسطامی و ابو حفص صدوق
 نصیب داشت و چنانچه ماخذ لشکریان پوشیده و بی بی فاطمه که اهلیه او بود
 در طریقت آسجیه بود از آیات الهی و پدرش امیر سے انام سے بیخ بود چون فاطمه
 پس بنده است شیخ احمد فرستاد که مرا از پدر من بخواد احمد اجابت نه کرد و بار دیگر کس
 فرستاد که من ترا رهبر سے دانستم باید که رهبر می کنی و راه بر نیاشی
 ناچار او را از پدرش بخواسفت و فاطمه را پدرش حواله احمد کرد و فاطمه ترک
 شغل دنیا بگشت و بکلم غزلت با احمد پیارسید نقلست که وقت احمد را قصد
 زیارت بائید افتاد فاطمه با او برفت چون پیش بائید فاطمه از رخ نقاب برداشت
 و با بائید گشتا خان سخن و از او احمد از ان تغییر شد و گفت اسے فاطمه ایچہ گسائی است
 کہ با بائید کردی فاطمه گفت تو محرم طریقت منی و او محرم طریقت من است از تو بهو امیر سم
 و از سے بخواد او از صحبت من بی نیاز است و تو بمن محتاجی و چه هست فاطمه با بائید
 گشتا بودی تا روز سے ششم بائید بر دست فاطمه که خنابہ بود افتاد و گفت اسی فاطمه
 از براسے چه خنابہ گفت با بائید تا این غایت کہ تو دست و خنابے من ندیده بودی
 مرا با تو بنیاط بود اکنون کہ ترانظر بر من افتاد صحبت ما بر زحرام شد نقلست کہ
 شے در سے در خانه شیخ آمد بسیار بگشت بیخ نیانت شیخ آه از داد کہ امی جوان
 دلو بگریو آب از چاه برکش و طهارت کن و نماز تشہد و شہادہ بخود بخیز و دوم
 محروم نگردی و زدیچیان کرد چون روز شد خواجہ صدر دینار بر او دو جزو داد و فرمود
 این جزاے عبادت یکشب غارتست و زورا حالتے پدید آمدہ و لکڑہ بر انداش
 افتاد و گفت ز قبول شکیم مرا براہ خدا رہنمای کن کہ دولت لازوال از درگاه لایزال
 حاصل کنم شیخ او را بر میر کرد و یکے از اولیائے حق شد نقلست کہ وقت شیخ احمد
 در حالت سفر در خانقاہ بزرگے رسید با جامہ سپاہیان کہ کسے او را نمی
 شناخت و چند روز در انجا اقامت کرد و صفیان بر سر انکار بر آمدند بر خود را

بود و در انصاف بسیار است و در انواع علوم سمیت عالی داشت و در فراست
و صداقت بے نظیر و در تجرید و تفریح مخصوص نقاشی که حارث محاسب شیخ نیران
و بنار از پدر میراث باز ماند چون پیش وے آوردند گفت به میت المال سلطان
بر بگفتند چرا که بغیر خدا علیہ الصلوٰۃ التامیٰ فرموده است القدر ویت
مجموع من هذه الامامة یعنی گروه قدریه گبر این امت است و درین قدری بود
پس او گبر بود و من مسلمانم مرا و در مترو که وے نیر سر و همه را ترک کرده است از قدر
مال کثیر برداشت نقاشی که عنایت حق در حق وے بیان بود که چون وے
دست به طعام بہت بردے رنگ نکشت وے کشیدہ گشتے و نتوانستے کہ لغت بردارد
فے الحال ترک کردے و خواجہ غنیہ قدس سترہ میفرماید کہ روزے حارث پیش
من آمد و روے اثر گر سنگی دیدم گفتم با حارث اگر بغیرائی طعامی حاضر سازم گفت
نیک باشد بخانه شدم شبانہ طعامے از جو وے ہم سایہ آندہ بود پیش وے بر دم
بوقت خوردن دست وے متناوعت نکرد چون بنزد شکل لغتہ در دکان نهاد
در حلقہ مشافرو شد آخر بیرون انداخت و پرسید این طعام از کجا بود گفتم از خانه
همسایہ کہ وے داشت آندہ بود گفت طعام شبہ در حلقوم من نمی رود و پیش
در ویشان آمینین طعام نباید آورد و مرا همراه خود بخا و خویش بر و دیارہ نانی خشک
حاضر آورد و گفت این حال است کہ لائق خوردن در ویشان است و گویند کہ حارث
محاسبی در محاسبہ مبانی تمام داشت چنانچہ او را محاسبی نام کرده بودند و فرات
شیخ حارث دو سال و دو صد و یکہ ہجری است از مولف

محاسب پیر خاستہ زیجاہ	گر از دل باہد امید از تو میل	چو رفت از دار دنیا سوخت
شدہ قطب کمال سال بر میل	الہی	رفت چون حارث از جہان فنا
یافت با قرب حق کمال میل	گفت ہر دل بہال تر حلیش	زبدہ دین محاسبی ابدال

شیخ ذوالنون مصر کے قدس سترہ کنیت وے ابو عبد اللہ و ابو الفضل
و اصل وے از مصر است و از علماء شریعت و بلوک طریقت و سالک راہ ہند

و صاحب نعمات الانس این ذکر را بطور دیگر نقل فرمود که در لغات تفصیل در نسبت
 تقاسم است که روزی حضرت ذوالنون کشتی سوار بود و اتفاقاً بازو گاسنه را کشتی گویا
 غرق شده همه اهل کشتی را ببرد و می تمام کرد و آخر اتفاق کرد که این گویا هر نزد ذوالنون
 و ذوالنون خاموش بود چون از اربابان آن از تو گذشت ذوالنون رو به لبیدی آسمان کرد
 و لب بجنبایدی در حال هزاران هزار ایمان آمد و دریا سر برادر دنگ در دمان هر یک گویا
 بود ذوالنون یکی گویا هر گرفت و با بازو گان داد اهل کشتی چون اینچنین دیدند از کز
 خود پشیمان شده پیش ذوالنون معذرتها نمودند و ذوالنون از کشتی بر آمد و قدم بر روی
 آب نهاد و بر رفت از آن روز شیخ ذوالنون مشهور گشت و در نه در اصل نام وی
 نوربان بن ابراهیم شاگرد امام مالک و مرید شیخ اسرافیل بود و تقاسم
 که حضرت ذوالنون را خواهری بود در خدمت و سعادتی روزی آن غنی که
 قال الله اعلمکم العلم و انزلنا علیکم الذی السکون و انزلنا علیکم الذی السکون
 من و سلو س فرستادی و من و سلو س فرستادی و من و سلو س فرستادی
 نفرستی در حال من و سلو س باریدن آغاز شد و هر قدر که خواست سارید
 تقاسم است که شخصی صد هزار دینار میراث پدری بخدست ذوالنون آورد و گفت که
 مرید تو مشوم و این مالی براه خدا میدهم ذوالنون او را مرید خود کرد و مالش بر او خدا
 بدرویشان داد و چنانچه هیچ نماد روزی که قدری خرج بدرویشان حانقاه است
 و میرید او شخص آه بر آورد و گفت در بیج کجا است صد هزار دینار دیگر که بدرویشان
 بدیم ذوالنون این سخن شنید و دانست که هنوز و س ب حقیقت کار نرسیده
 او را بخواند و گفت ای فلان دوکان عطار بر دوسه دهمسم دار و س فلان
 از دوسه بگیر و بیار و برنت و بیار و دو گفت در ماون بکو ب بروغن خیر کرده سده اند
 بقدر خیره باز و بسوزن در دوسه سوراخ کن و نزد من بیار و س همینان کرد
 و بدست شیخ آورد شیخ او را در دست مالید و دم کرد و س فلان ساره ایوت شیخ گفت
 که هرگز این شخص همینان ندیده بود و گفت ای فلان بیار از بر و قیمت کن لیکن مضر و شش

و خلیفه مقتدر او شد و بجزرت و عزت باز گردانید و گفت که منشی حضرت ذوالنون
 داناته یافت بمقتا کس از اولیا رسول صلوات الله علیه و سلم را در خواب دیدند که میفرمایند
 که امر فرزند و نسبت خدا و ذوالنون نزد ما خواهد رسید یا استقبال او برآمده ایم و چون و چنان
 گزینشانی و به خط سبز نوشته یافتند و خدا قلیل الله مات فی سیف الایمان و بعد از
 حبیب الله مات فی حب الله چون جنازه او را برگرفتند آن تاب پناست
 بنام بود مرغان از هوا بیامدند و بر کاسه خود در هم بافته بر جنازه و همراهیان جنازه اش
 سایه کردند و پیشتر احدی آن قسم مرغان را ندیده بود و بدین این گزاست مگر آن
 شیخ بعد جنازه حاضر شد و تا گشتند و قیامت شیخ خود ذوالنون بنحو سیاحتیه را خواند
 و غیره در سال دوهصد و چهل و پنج بحیرت و مزار که هر بار در دهر است و صاحب نقوشان
 رحلت آنجا در سال دوهصد و چهل و صاحب قبر الواصلین در دوهصد و چهل و چار
 تحریر فرموده اند علی اقتیالات الروایات و لیدر دفن بر مزار و کس نوشته یافتند
 چنانچه خط آوسیان مانند نبودند و الف و حلیب الله من العشق قلیل الله و فی
 مسکرات هرگاه که آن نوشته را به ترشیدند باز موجود یافتند و تاریخ و قیامت مطابق
 شیخ ذوالنون شاه عالمیاده

بر چون زینحان بحیث را	اسالک صالح و عقیق بنحوان
هم نزد دهر سال تر حلیش	گفت نادمی حق و الله
سفر کرد از جهان ذوالنون	کشادند از بلیش جنتی باب
و حالش از لقا مرد در باب	اگر مستم ز دل سال و حالش
و فی امطالق	چو ذوالنون ازین دار دنیا یار
تاریخ آن مریخ یقین	شده مهر بر تو فکن چون قمر
بی سال تر میلان نامو	اگر بی بهانیز سال وصال

زهر تفکر شود حلیه گر
 نام و کس مسکرات بن اخصمین و تقو کس عسکری بن محمد بن حسین از اکل مشایخ خواست
 و در بهر و چاه و تقو کس قدس را بهی و دشت کج بکیه تاسی سال

اندر زندگان پنج ضرر سے یہ ہے نرسیدہ ایشان نشانفتند و دفن کردند از مولف		
بوترا بیا آنکہ بود در عالم	شیخ کیا ولی حق کامل	ارکانش صاحب مسجد گبو
ہم بفرماوے حق بکامل	شیخ ابراہیم بن علی قدس اللہ سرہ	
اجمل کے از اصفہان است و یا شیخ معروف گرجی قدس اللہ سرہ صحبت داشت		
از تقدیرین مشایخ و صاحب کشت و کرامت بود و میفرمود کہ ہر گاہ خواہی کہ کسی را		
از اولیائے حق بشناسی چیز سے از دنیا پیش وے حاضر کن اگر بگیرد و بتور بخور		
اگر از اولیائے شرف و اگر بگیرد و بخور محمدی جبرے کند پس بدانکہ از اولیاست وفات		
دبے در اصفہان با جماع اہل خبر در سال دو صد و چهل و ہشت ہجری است و صاحب سفینۃ الاولیاء		
و غیر دو صد و چهل و ہشت ہجری فرمودہ اند از مولف	شیخ ابراہیم شاہ اصفہانی	
ان خلیل حق حبیب با صفا	شد لغز دوس برین منزل گزین	کرد چون رحلت ازین دین از دنیا
طالب محبوب حق سالش با صفا	ہم بخوان محبوب قطب الدنیا	نیز سلطان دین گرد و قسم
سال تالیف و صفاش بے ربا	ہم وے پاک مقبول اندر ہست	سال تالیف مقبول اولیا
باز سال دار حال انجناپ	شد غیاں از عقل انجمن نما	شیخ ذکر یا بن سحر
ہر وی قدس سرہ از کبار مشایخ استیجاب الدعوات بود امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ		
فرمودہ است کہ شیخ ذکر یا از حبلہ ابدالست وفات وے در ہرات در ماہ ربیع		
سال دو صد و پنجاہ و پنج واقع شدہ قطعہ تالیف از مولف		
شیخ ذکر یا شہ ہر دوسرا	یافت از جن در رحم خلد جا	عابد و مقبول سال صیل او
ہم لغز ما را ہر دین با صفا	باز سال انتقال انجناپ	شد از اول حبیب کبرا
شیخ ابو عبد اللہ شجرہ قدس اللہ سرہ از بزرگان مشایخ خراسان است و ابوبکر		
صحبت داشت و بار بار بر قدم تجرید سفر کرد و بنا بہت متوکل و متورخ و متفق		
بود و با تواد اہل دنیا کار سے نہ داشت لقا است کہ شخصے بو سے گفت		
کہ یک دنیا ز سرخ و زرم و می خود ہم کہ بتو ہمہ مصلحت چہ بینی گفت اگر مہی را بہتر		
و اگر نہی مرا بہتر وفات و می در سال دو صد و پنجاہ و پنج ہجری است از مولف		

خواست و بیاید و در ساعتی بترن رسید گفتم اسے شیخ انجیر جاسے بود و اشخص تحت نشین
 کسبت گفت آن بیابان سید بنی اسرائیل است و آنم و قطب لمدار آن چیل کس چیل
 ابدال اندک کار و بار تمام دنیا و ایشان است گفتم بیک ساعت در تید بنی اسرائیل
 چگونه رسیدیم و باز آمدیم گفت یا ابا کر تر بر رسیدن و باز آمدن کار است نه که از پرسیدن
 و نیز شیخ ابو کر وراق می گوید که روزی شیخ ترمذی چند چیز از تصانیف خود بر من و او فرمود
 که برو و این برادر و برادر بنی را چون دیدم همه علم حقایق بود و بیخ و شکم که آن اجزا دریا
 بنیدارم در خانه خود در ششم و شیخ گفت که بریا انداختم فرمود که چه دیدی گفتم هیچ ندیدم گفتم
 که نماند چیزی برو و بریا انداختم چون آمد انتم آب دریا را دیدم که از میهم جدا شد و صند و رسته
 سرشاده پدیدار گشت و آن جزو ما در صند و رقه افتاد و در صند و رقه بند شد و در رسته
 آب برفت باز آمدیم و حال بشیخ گفتم و استفسار حال نمودم گفت که چیزی در علم
 و نظایف تصنیف کرده بودم که کشف تحقیق آن بر همه عقول مشکل بود برادرم حضرت از من پرسید
 که آن اجزا بوسه دهم و آن صند و رقه را با همیان دریا بفرمان خضر آورند و حق جل و علا
 بآب دریا بفرمان داد تا صند و رقه را بخضر رساند نقاست که شیخ ترمذی در مدت عمر خود
 هزار و یکبار خدا را عز و جل را در خواب دید نقاست که در حالت خواب
 شیخ زنی با جمال مانند بر شیخ عاشق شد هر چند تدبیر وصل کرد میسر نشد روزی خبر یافت
 که شیخ در باغ است خود را بیا راست و در باغ رفت چون شیخ را دید که بکبریت و القات
 نکند و از دیوانه باغ بر جست و بواز آمدی که حسن گشت که زوای این سخن بیا و بوسه آمد
 در خاطر گذشت که چیه بودی که اگر حاجت آن زن روا کردی و بواز آن تاب گشته
 چون این خطره در خاطر دسے خطور کرد و اندوه ناک شد و گفت اسے نفس خبیث
 در جوی این خطره بخاطر تو خطور نکند اکنون بعد از ریاضت های بسیار خطور این خطره
 در دل تو چه معنی دارد پس اینایت غمناک شد و تا سه روز انجم داشت که بی سه روز
 سپید خدا صلوات را بخواب دید که میفرمود آسے که در بخور شود غم کن که این خطره نه از دست
 که در خیال تو خجسته واقع شد بلکه این خطره از انست که از ایام جوانی تو تا حال چیل سالی

دو بیخه بود در سب از انجا که یکس بن که با تعلیم اسلام است و دوشم از اولیا که بیخه بن
معا در این شهر می باشد سره و آنکه لید از خلافت است را شدین و عنوان الشرفا العظمی
برین برآمد و عطا کنندت او بود و نیز ثقلست که یکس را بر او رسد بود و در که معطر او به یکس
اند نوشت که سر از زود آتم دوازان باقیم و یکس باقیست و عاکن تا نیز حاصل گردد و
یکس آنکه از زود بود که آخر عمر در قوه مبارک گذرا تم بحرم کعبه ایدم که فاضل ترین بقاع است
و دیگر آنکه مرا خدا دے بود و حالا خدا دے تو اے کنیزک شالیه بمن عطا کرد که روز و شب
یکس دست من حاضر میاید بنیوم آرد و باقیست که پیش از مرگ ترا به بنیم اسید و ایدم که خدا
آورد و یکس روز دے کند یکس جواب نوشت که تو خود بهترین خلق باش و بهر نقبه
که خواهی سکو دست کن اگر خود بد باشی باذن که ترا سو دمنندست دوم اگر ترا موت و
و در انگلی تو دے بند و حق را خودم نمی کرد دے بلکه خود خدمت خلق بر خود واجب
دے و انستد پس ترا خدا دے سو دمنندست نه که مخد دے و آنکه آرزو دے اما فاشان
دارم اگر ترا از خدا خبر بود دے از من بفرمے بود دے ثقلست که شیخ یکس را
به شهر صدر اردینار ایدم و انا که به تبه اسباب غازیان و صاحبان و جوانان
و علما افتخ کرده بود و قرض خوانان تقاضا دے کردند و اکثر خاطر دے بدان شغل می بود
شب او به حضرت پنجم صلی الله علیه و سلم را در خواب دید که سفیر مایای بجی و لنگاشد
و بر خیزد و خبر اسان بر د که قرض تو ادا کرد و دوشن یکس بر او سه صد هزار دینار نزد خود
سیدار دینار خواهد داد گفت یا رسول الله ان مسکمه کیت چنانم دار و فرمود تو شهر شهر بروین
که سخن تو شفا می دهم است و من چنانچه بخواب تو ایدم بخواب آنکس هم وقت پس بجی انشا الله
و سخن گفت و فرمود اے مسلمانان من به اشارت حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰه و التحیة در
خراسان آیدم و صد هزار دردم و ام دارم شخص گفت من چنانم خبر ارد و هم سیدم و دیگر بی گفت من
چهل هزار د و دیگر د و هم هزار دردم و ایدم از من بفرمود قبول کرد گفت نه گیرم که مرا حکم نبوت که یکس
درم بخواد و ایدم و انشا الله و ایدم دے و انشد و از انجا عزم بلخ کرد و سکنایه شهر بلخ
ایدم دے کرد تا مدتی و در انجا هم عطا گفت و تو اگر ان را بر درویشان فضل نواز

<p>چو ذات پاک او بران دین بود ز بران خواه سال فصل و لغواه</p>	<p>دگر هم طالب حق طالب الله دگر منور ز آید پاک</p>	<p>بخت گشت روشن صورت ماه بگو تا فریخ او مطلق حق بین</p>
<p>دل پر در و سر ز باغم و آه از عظمای علمای محمدین و صفای</p>	<p>شیخ مسلم بن حجاج مینشایوری قدس سره است کتاب تصحیح مسلم و منکر و غیره از</p>	<p>تصانیف و لیست وفات وی در سال دوهصد و شصت و یک هجری است از مؤلفان</p>
<p>چو مسلم زینت دین بی کلام دگر گفتا خیر و قطب عالم</p>	<p>بخت یافت عز و قدر علی عالم اسلام کامل و ماضی</p>	<p>ابو حفص محمد او قدس الله سره و نام وی عمر و بن سوره و هاشم از نیشاپور است صاحب ریاضت و عبادت و مروت و فتوت مرید شیخ</p>
<p>عبدالله باوردی و او ستاد شیخ ابو عثمان خیری است و باسید الطائفة جنید قدس الله سره هم ملاقات کرده بود و سبب توباش است که در او ایل جوانی و سبب بر زنی عاشق بود و زنی سر و سبب نداشت بهود و در نیشاپور و در علم شهر مشهور بود پیش و رفت و حال خود با و سبب گفت بهود و گفت که اگر تا چهل روز هیچ کار غیر و عبادت نه کنی نام خدا و رسول بهم بر زبان نیاری من عیبی کنم که زن مطیع تو گردد و ابو عثمان چنان کرد چون چهل روز برآمد پیش بهود و آمد و جود و عمل سخن کرد و موافقت نمود و بهود گفت درین چهل روز از تو بلا تشک کار خیری بوقوع آمده است و نه ممکن نبود که عمل من ضایع میرفت گفت درین چهل روز هیچ کار خیر نکردم اما روز سه در راه میرفتم سنگی در راه</p>	<p>افتاده بود و بر کشتن و بر کنار در او انداختم تا کیسه اندام سنگ در راه از پانیفت جود و گفت که زانت جنی آید سبب بهود است و احسان است که با و جود و یک تا چهل روز هیچ کار نیک کردی و ماضی بر زبان نیار و زنی او تر از زنی داد و در کار خیر بهم معروف کرد ازین سخن آتش در دل ابو حفص افتاد و بدوست جود و توبه کرد و عبادت حق مشغول و بظاهر کار آهنگری کرد و سبب و دلچسپی یافت با سبب بر نیشاپور داد و سبب و جود و بوقوع شام بطوریکه او را کسی ندانند که سبب کرد و سبب و جود و سبب بر نیشاپور داد و سبب و جود و بوقوع تنگداریت و سبب و جود و سبب بر نیشاپور داد و سبب و جود و سبب بر نیشاپور داد و سبب و جود و بوقوع</p>	<p>چون چهل روز برآمد پیش بهود و آمد و جود و عمل سخن کرد و موافقت نمود و بهود گفت درین چهل روز از تو بلا تشک کار خیری بوقوع آمده است و نه ممکن نبود که عمل من ضایع میرفت گفت درین چهل روز هیچ کار خیر نکردم اما روز سه در راه میرفتم سنگی در راه</p>

[illegible]

شخصه پدید آمد و هرگز زیاده و کمبودی در او نداشت
شیخ ابو یوسف حداد بقول صحیح در سال دویست و شصت و چهار هجری است و بقول دویست و شصت
و پنج و قیاسی که در حداد است شش از هجرت حضرت شاه رسالت مسلم است از مولف

شیخ ابو یوسف حداد	اکرم و اکرم و شیخ جهان است	یوسف از عالم دنیا بخت
آقام انصاریه الشیخ	محب حق فاطمه و اکرم	و اگر حداد سلطان زمان است
الشیخ ابو یوسف حداد	را بد و شیخ شمس آمد	سال و شش با هم اتفاق است
لوزی قطب حق دل آمد	شیخ علی بن موفق بغدادی قدس الله سره	

از مشایخ بغداد و عراق و بزرگان دین بود و با شیخ ذوالنون مصری صحبت داشت
و سفر بسیار کرد و در عمر خود بهندرج بغداد نقل است که وقتی شیخ علی حداد حج
تاسف با خود گذشت که من هر سال برای حج می آمدم و می روم و خود را تسبیح می کردم که در حجه
شمارم چون شب به شمشیر جل و علا را دیدم و خواست دیدار نماید که اسرار موفق که در
بغداد خود هرگز است می خواهم بخوانی و اگر خوانی کسی در خانه تو نمی آید و اینکه در هر سال
بغداد نامی آید ترا چه حال که بخوانی ما بیای و قدم در خانه ما نهی - نقل است

که روز سه شنبه شیخ ابو غایت فقر و افلاس خود در دل اندیشه کرد همان روز
در راه کاغذی افتاده دید برداشت و آستین خود نگاهداشت چون بجا رسید
کاغذی از آستین بر آورد و دید که در آن کاغذ نوشته بود اسم ابن موفق از خضر
سے تری در راه التماس من پروردگار تو ام نقل است که شیخ علی در مناجات میگفت
ایمی اگر من ترا به بیم و ترس عبادت می کنم مراد و تو بخوار دار اگر با امید و بهشت بهستم
و بهستم حاکم ده و اگر با خلاص میپرستم کیار و دیدار بنما باز بهر چه خواهم بکن و وفات
شیخ علی بقول صحیح در سال دویست و شصت و پنج است و بعضی اهل خبر در دویست و شصت و شش
قطعه

چون است از دار دنیا علی مکان یافت در شمس علی علی والی حق بگو سال او
و اگر نیز قرآن سوره علی شیخ احمد بن و بهر چه قدس سره کفایت و س
ابو جعفر است و اصل و س از بهر در اولیای معتقدین و عظمای مشایخ

از دل سر بر زد و با جیل روز آفتاب طعام بخورد پس از حجره بیرون آمد و به جست حق پوست
 بر گرفت آنکجه او را در جیل سال دادند این پسر را بجیل روز و خطا کردند نقلاست که شاه
 و خیرے جمیل داشت و بادشاه که بان خواستگاری او کرد و شاه گفت مرا سه روز
 امان ده در آن سه روز اگر کسی را بگشت روز سوم در ویشے دید که در مسجد نماز
 نیکو میکرد چون فارغ گشت بوسے فرمود که آے در ویش اهل داری گفت آے
 گفت ایل میخوهدی گفت مران که می دهم که از سه درم بیش نذر دم گفت من خیر خوش
 بگو سپردم و آن سه درم که داری بیک درم بر آے نان و یک درم بومی خوش و
 بیک درم بشیر یعنی صرف کن و معتد به بند بچنان کرد و شاه دختر خود بکاح وے داد
 تسلیم وے نمود و دختر چون بچانه در ویش آمد آے خشک بد بر سر کوزه آب نهاد
 پس سید که این چیست گفت از خود شنایانده است بر آے اشب نهاد و خود دست
 خواست که از خانه وے بیرون آید و ویش گفت من سید انتم که دختر شاه بن
 در بنو اسی خواهر داد و دختر گفت آے عزیز من نه از بنو اسی تو میردم بلکه از صفی قمان
 لقیین تو میردم که از دیشبان از بر آے نفقه او روز نماده و پدر من آے گفت که ترا
 به بر بنر گار وے دم حال آے داد که در روزی خود بر خا آے غریب اعیان ندارد
 در ویش گفت پیش این گناه هیچ سزاست که از سزاست که کفار و هم پذیرد بانی و دختر گفت
 در بچانه یمن باشم یا این نان خشک در ویش نان برداشت و با سیله
 داد و از دل و جان آنکجه به تو کلی کرد نقلاست که خواجہ علی میر جانی در پیش تربت
 شاه شجاع نان سید او داد و یک روز خوان طعام در پیش داشت و می گفت با خدا یا
 ممانے بفرست تا با هم طعام خویم ناگاه سیکه از در می در آمد سیکه بانگ بر سر گند
 چون سگ برفت نماند از گرشاه آواز داد که همان می خواهی چون فرستاد و هم او را
 از پیش خود باز کرد و بنده سیکه سیکه الحال برخاست و در محله آے شهر گشت
 با سیکه نشان آن سگ برفت پس بهر رفت سگ را ویر و در رخت خفته
 حاضر گرداشت پیش او نهاد و سگ سبب التفات نکرد و خواجہ علی خجل شد و بقیام

<p>از وی اندکی ایستادگی چون برون برون انداخت</p>	<p>بهر چه در حقش بود سایه و چرخ و ماه و ستاره</p>	<p>خداوند عالم را خداوند عالم را</p>
<p>در هر چه بود و نبود از هر چه بود و نبود</p>	<p>در هر چه بود و نبود از هر چه بود و نبود</p>	<p>در هر چه بود و نبود از هر چه بود و نبود</p>
<p>چون برون برون چون برون برون</p>	<p>چون برون برون چون برون برون</p>	<p>چون برون برون چون برون برون</p>
<p>در هر چه بود و نبود از هر چه بود و نبود</p>	<p>در هر چه بود و نبود از هر چه بود و نبود</p>	<p>در هر چه بود و نبود از هر چه بود و نبود</p>
<p>چون برون برون چون برون برون</p>	<p>چون برون برون چون برون برون</p>	<p>چون برون برون چون برون برون</p>

[illegible]

۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲
۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴
۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸
۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲
۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸
۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴
۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶
۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸
۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱
۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰
۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳
۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲
۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱
۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷
۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶
۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸
۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷
۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰
۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶
۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲
۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴
۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰

مجلس ۱۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

Handwritten text in Arabic script, likely a continuation of the previous page, mentioning "الشيخ" (the scholar) and "المرجع" (the reference).

... و ...

[illegible]

سید احمد علی خان - سید احمد علی خان

و در این کتاب که از او است و در آنجا که میگوید که هر کس که بخواهد

[illegible]

و انچه که در این کتاب مذکور است و در این کتاب مذکور است و در این کتاب مذکور است

بسم الله الرحمن الرحيم

و در این کتاب که در این کتابخانه است

مجلس اول در بیان احوال و حال

چند روز بعد از آنکه...

وہاں سے آکر اپنے گھر پہنچا تو اس نے اپنے گھر کے دروازے پر دستک دیا۔

و در این کتاب که در این کتابخانه است

این نظر تیرا بر اجتناب و مجاهده نفس است نقلت که شیخ سهیل دلی ماورزاد بود که سے فرمود
 وقتیکہ حق تبارکے است بر یکم فرمود و من سبیلہ لغنم یاد دارم و حالات شکم ماورنیا و
 نیست و نیز میفرمود کہ سہ سالہ بودم کہ در نماز قیام شب سیدم و شش سالہ بودم کہ قرآن
 حفظ نمودم و روزہ دار سے بودم و بعد از دوازده سالگی تحصیل علوم ظاہری متناہم
 نقاشی است کہ در اوایل عمر شیخ سهیل در تمام سال براسے و سے بیکد رم جو خریدندی
 و اس کردند سے و نان میچند سے و ہر روز یک اوقیہ روزہ افطار کردی بعد از ان بعد
 سہ روز پس بہفت روز پس بہست و پنج روز پس بہفتا روزہ روزہ بکشد و گاہی
 بود سے کہ در چیل شبانہ روز لطیام و سے یک مضر یادام کفایت کرد سے نقلت
 کہ چون شیخ بہر یوج رسید ہرچہ داشت از صباغ و عطار و اسباب ظروف و فروش و زر
 و سیم علیحدہ علیحدہ نام ہر کچینس بر پارو کاغذ نوشت و خلق را گرد و آن پاروهای
 کاغذ را بر سترائے ایشان بغیشاند تا ہر یک کس یکیک پارہ کاغذ برداشت پس
 ہر کہ در آن کاغذ نوشته بود بدو رزائی داشت و از دنیا و متاع دنیا فارغ شد
 نقلت کہ عرولیث سخت بیمار شد و اطباء از علاج و سے بجان آمدند آخند خواہ
 سہل و اطلب کردہ است دعاے دعا نمودند نہ نمود کہ دعاے من در حق ظالم اثر
 نمی کند اگر تو بکنی و زنیانیان را آزاد کنی ممکن باشد کہ دعاے من موثر آید عرولیث
 از گنہان خود تائب شد و نحوہ سال را بکشد پس خواہ دست پر عابر داشت
 ہنوز بہ تمام نہ رسیدم بود کہ شفا یافت و لشکر اند آن زروالی بسیار نذر کرد و خواہی قبول
 فقر نمود و چون از پیش عرولیث بیرون آمد مریدے عرض کرد کہ اگر چیزے قبول
 میفرمود سے درجہ داد اسے عرض بچار سے آمد گفت کہ نظر بردار و بعد از این
 چون مرید بصرا نظر کردیم ہر ارا پر از زرد جو اہر دیدم نہ نمود کہ شخصے را کہ بحضور خدا
 تبارکے چنین حال باشد او چہ گوید چیزے از اہل دنیا قبول کند نقلت
 کہ خواہ سہل تشری چون سماع شنید سے بیوش گشتی و تائب شد و پنج روز
 و بعد نہ نمود سے و طعام نخورد سے و در موسم زمستان چنان عرق

سال واصل او بہارک آبادی است۔ نیز آمدہ اسل عبداللہ کے لئے شیخ ابوسعد خراسانی
 قدس سرہ نام ہے احمد بن عیسیٰ و لقب ہزارہا اصل و سے از لقب ہزارہ
 و طریقہ خراسانی بنو سید ابولیت از قدما سے علما سے شریعت و مشایخ طریقت و لغت
 قطب الوقت بود و در علم تصوف چہار صد کتاب تصانیف و لغت و باذہ النونی میری
 و غیر حافی و میری مقلد صحبت داشت و اول کسی کہ در فنا و بقا عبارت کرد او بود و میری مود
 کہ ابتدا سے جوانی بسبب جمال ظاہری شخصے بر من عاشق بود و من ازو سے یکسر غیرت
 روز سے تنگدل شدہ و باو دیدہ آدم چون معتمد سے راہ رفتم دیدم کہ از شخص ختب
 من می آید و گفت کہ ہا بن باد یہ از من چون خواہی رست نزدیک من چاہے بود
 خود را در او انداختم خدا سے تقاضے لے اور انجاہ سلامت نگاہداشت آل شخص بر کتا و چاہ
 نشست و بے گریست از کار پناہ پیور کار آورم و گفتم اہی تو قادری بر این کہ را
 از چاہ بر آری و از شرین شخص ہسم نگہداری دیدم کہ باد سے بر من پیسید و از چاہ
 بیرون انداخت و از شخص پیش من آمد و دست و پا سے من پیسید و غدر خواہی کرد
 و تازیت ازو سے صدق و صفا صاحب بن بود و میری مود کہ وقتے در باد میری مود بنی از
 و چند روز در فاق گذرانیدم روز سے چشم بر آبار سے افتاد دلش از شدم چون دیدم
 خواب تانی بود نفسم آرام یافت و امیدوار شد کہ در آنجا رسیدہ چیز سے خواہم خورد و بخلاف
 نفس سوگند خوردم کہ در آنجا فرو دنیا یکم گور سے در ریگ کندیدم و در آنجا شسم جسے
 از جادو اتیان در منزل نزول کردہ بودم نزد من آمدند و نیاز مند سے کردہ مرا نزد خود
 بر و بر پیسیدم کہ شما یکہ دستید کہ من در اینجا ہستم گفتند آواز سے از آسمان شنیدم
 کہ شخصے از اولیا اللہ خود را دین ریگ باز داشتہ است بروید و اورا بریابید
 پس بتلاش شش ہزار آدمی وفات شیخ ابوسعد و سال و عدد و ہشتاد و ہفت ہجرت از مود

نہادہ ولی و عابد و معتمدی ہر عالم محی اہل کرم سعد ابوسعد سال فصال و تو باحوال اہل کتب
 کو تو سید اسد ہم سعد ابوسعد شیخ عباس بن ہمزہ قدس سرہ کنیت و سے
 ابو الفضل اصل از نیشاپور است از عظماء سے مشایخ وقت بود و باذہ و کنون و با برید

از چاه دادیم شیخ دمش گیرفت و از چاه برآمد و فوات و سه وصال و دو سجد
و نود و چهل و پنج و در دنیا پور و جوار از انگو هر بار شیخ ابوخص حداد در فون شد از موالین

شیخ اهل یقین ابو جهم	سرق را از این ابو جهم	سال ترحیل و سه عیان کرد
از دلی قطب دین ابو جهم	الشیخ ابو جهم شیه هر دو سرا	مقتدای اهل حال اهل قال
سال تاریخ وصال او چند	گفت قطب الاولیا اهل جلال	شیخ ابو جهم در قاق قدس سمره

نام و سه بن عبد الله است جامع علوم ظاهری و باطنی بود با سید الطائفة جنید
صحبت داشت و از اقران ابو الحسن توری است و فوات و سه وصال و دو سجد و
سال و دو سجد و دو دست و بعضی اهل خبر لسان و دو سجد و دو دست و دو سجد و دو دست

حضرت ابو جهم در فوات آنکه بود	در علوم ظاهر و باطن مقیم	بند و بکر سال حلقش
نیز مر و گرفت نازک کریم	هم ولی الله مقبول آمد	سال حلقش از شهر جنیت مقیم

شیخ ابراهیم خواص قدس سمره کنیت و سه ابو جهم است و رحیل و سه
از بغداد است صاحب جذب و صحو و سکر و طریق توکل زهد و ورع و تقوی و گمانه روزگار
و خاصان درگاه الهی و از اقران سید الطائفة جنید و توری قدس اسرار هم و صحبت دار
خضر بود شیخ مشتاد دینوری میفرماید که نشسته بخواب بودم در سجده نمودند که آنکه
خواهی که دوستی از دوستان ما زنی بر خیزد بر سر تل توبه شو سید ارشد و بجای سیکه
در راه برفت بسیار دید در آنجا رفتیم ابراهیم خواص را دیدیم در برف مرده نشسته و با وجود باران
برف و سرما و در عرق عرق بود و نیز فریاد میکرد بر سرش و بزین حواس و سه بسیار دید
خستگ می شد بدید از سه خورند خدم و پر سیدم که این از تبه اند که با فتنی گفت از خدمت
تقلبت که از غایت توکل و نهایت قناعت خلق شیخ ابراهیم را رخصت متوکلین
خواند و او را خواص از بهر آن می گفتند که زبیل با فتنی و در لیمان و سوزن و مقراض
در کوه بدم نزد خود داشته و میفرمود و سه که انقدر اسباب توکل هر از میان ندارد و
میفرمود که حضرت از من محبت خواست قبول نکردم و ترسیدم که در توکل خلل افتد
تقلبت که ابراهیم خواص فرمود که روزی در باو به شیرین بهیب دیدم چون

[illegible]

و تریں ندیم چنانکہ برابر ایم خواہیست گویا شیرست خفته کہ خوف بیدار روی شہر از مولف

خویش طشت کرد از براسیم شاستی	بقرب از دی از دار دنیا	عیان کمال صفت قطب سود
و اگر سهم سالک سکین لغز ما	عجب نایب رخ او هم جلوه گر شد	زادی بد قطب ۱۹۱
مگویم بود از براسیم بادے	بسال طشت آن شاه لعل	رقم کن ز بدہ آفاق کامل

که گرد و سال و صافش شین میدا شیخ ابوالحسن نورانی شمر قدس نام وی احمد

بن محمد و بقوسے محمد بن محمد مشهور این البغوری و پیردے از بغورست که باین سیرت و
مرد و آتشده و مولد و منشای وے لند و است و در شایع بخطاب امیر القلوب شایع است
و قمر الصوفیه نیز خوانندے و خرقه ارادت از شیخ سمری سقطی شہت و بصیبت شیخ احمد حارک
نیز شرف گشته و از اقران جنید و در طریق محمد و صاحب مہرب امام طریقت نورید است
و اورا نورے از ان گفتندے کہ چون شب تار یک سخن گفتے نورے از دافش
بر آمدے کہ تمام خانہ اش را روشن کردے و نیز بنور کر است از اسرار باطن خبر داد و اورا
صومعه بود و صبحرا کہ ہر شب در آن نماز کردے و خلق کہ آنجا بتظارہ رفتندے شب قرنی بدید
کہ از صومعه دے دے درخشد و بہ آسمان خدے و میفرمود کہ در اوایل سال روزی
بدرجلہ رسیدیم و میان دو روق بالیتا دم و گفتم نرم تا و تحقیکہ یکا ہی کلان درشت
من نیستہ آخر یافتا و در کشیدیم و گفتم الحمد للہ کہ کار من نکو آمد برقم و اطہارہ انجال پیش
بسیار الطافہ جنید کردم گفت اے ابوالحسن اگر باے خو بخوارے در دام توا افتادے
و ترا بگزیدے و بعد دے بہر بودے کہ انہار این کر امت کردی نقلست کہ چون
غلام خلیل و ذیر خلیفہ لند و بدینے طائفہ صوفیہ برخواست پیش خلیفہ رفت و گفت کہ چاہے
پیدا ماست کہ سرودمی شنو ند و رقص می کنند و کلمات خلاف شرع از زبان می آید
ظاہرہ انیقوم از زنا و قہ اندا اگر امیر المؤمنین بکشتن ایمان فرمان دہد ہم بہ نادۃ مقصود
و ثواب عظیم حال آید خلیفہ ایشان را طلبید پس شیخ ابو حمزہ و شبلی و رقاص و نورے
و جنید و جماعتے دیگر از اصحاب ایشان و غیرہ حاضرانہ ند خلیفہ لقبیل ایشان اشارت کرد
سیاف اول قصد کشتن شیخ رقاص کرد و نورجی بر جہت و خود را در پیش رقاص افکند

[illegible]

سبب انتقال الرحمن الرحیم و پاسے در آتش نہاد و اندو غلام کچھ را سلامت بر آورد
خواب غلامان و عہدہ بنار کچھ دست آورد باز پس بوسے داد گفت گنیم کہ خدا امتیاز
این منزلت بر اہلبیت گرفتن مال دنیا دادہ است نقلست کہ روزے خادمہ نوزے
کہ زینتہ نام داشت نان و شیر پیش نوزی آورد و انجور و چون نوزی آتش دیگران
بہست خورد و فرشتہ و دستش سیاہ شد و بدو مذاقافا نوزی دست نامستہ نان خوردن
آمان کرد و خادمہ در دل آورد کہ چہ تا ہمارو ولست کہ بدستہا سیاہ مان می خورد و نمیشوید
در حال شغف آمد و بر تپہ گفت کہ تو در دہن کھتی و از خانہ من پنچہ جامہ با بزدی آوردہ
و ہور ایگرت و پیش شمعہ برد نوزی بیرون آمد و گفت اورا مرغانی کہ جامہ شاہید آفرینند
ہما وقت شمعہ میرا شد و پنچہ جامہ اش ہمارو کے کرد و زینتہ خلاص یافت نوزی
بر تپہ گفت کہ بار دیگر کے کہ تا ہمارو دست کہ بدست سیاہ مان می خورد و خادمہ بکر
نقلست کہ نوزے شخصے را دید کہ بارش افتادہ بود و دراز گوشش مردہ افتادہ
و آن شخص بفاست فرو ماندہ نوزے پاسے بر پشت دراز گوش زد و گفت بر خیز چاک
خواست خود و حال برخاست و آن شخص بار خود برو کے نہاد و فوات شیخ نوزی بقول
بنامہ فوات الامس و سفینۃ الاولیاء در سال و صد و نو و چار و یاد و صد و نو و پنجم صحت او

حضرت نوزی کہ از انور و کے	گفت منور بچیان نوزین	رفت چو زین خانہ ظلمات دہر
صورت خورشید بخیلہ برین	رحلت او سیدین ابوالحسن	طوفان گرفت بصیق یقین
صورت عیان گشت رقم شد فرید	رحلت آن شاہ زمانین	راہل خبر و انت حق گفتہ اند
نیز زمی قبلہ دنیا و دین	و شیخ محمود بن عثمان و صوفی و مکی قادری السدرہ	

گفت و کے ابو عبد اللہ است و مرید الطائفہ حمید و پرواستاد حسین بن منصور و کاج
و ابوسعید حسد از محبت داشت و عالم بود و علوم حقایق چون سخن و سے بار یک شد
و در منہم مردم نیامد مجروحش ساختند و از کہ مظلوم سیدوں گردند آخر بشہر جدہ رفت
و آنجا قاضی شد و اصل و کے زمین است و بزرگان صوفیہ فرمودہ اند کہ ہر حسین
بن منصور آن سبب و عاصی فرعون عثمان است کہ در بار بزرگان و فوات شیخ محمود

از راه دور رسیده تھاکست کہ مخفی غلام خلیل نام خود را پیش خلیفہ لکھ دیا و جب وقت بیرون
کر دہ از بازار ہنشدیان خلیفہ شد و می خواست کہ خلیفہ از ہمہ اولیا الشہد علماء کے وقت
بے اعتقاد شدہ متفقہ و نہ کرد و از پیش خلیفہ درام خلیفہ شایخ گشتہ چون از خدمت
شیخ سمون در پندار دایند شد دل غلام خلیل از خدمت برفت و وقت فرصت می جست تا
از پیش خلیفہ رسوا کند آخر آنچنان اتفاق افتاد کہ زبے منعمہ خود را بر دے عرض کرد و بہ تعلق
الحاج منو سمون قبول نکرد زبے پیش خلیفہ رفت و گفت سمون را بگو تا مرا قبول کنند
جنید اورا ہمہ از پیش خود بر انداختہ آن زن پیش غلام خلیل رسید و با اتفاق
و سہ بیسمون آستہ نہاد و بزنا متهم کرد غلام خلیل انحال بسبب خلیفہ رسانیدہ خلیفہ را
متقیر گردانید و سمون را بر اسے قتل طلب کرد چون رد بدہ آہ خلیفہ ہر چہ خواستہ تا حکم
کشتن سمون بچلا و دہدین گفتن نتوانست و از روز کشتن سمون در وقت افتاد و شب
خلیفہ بخواب دید کہ کسی اورا می گوید کہ زوال ملک او در کشتن سمون است علی الصبح
چون خلیفہ از خواب بیدار شد سمون را طلبید و عذر خواست و با عذر تمام رخصت کرد
غلام خلیل چون انحال مشاہدہ کرد دشمنی و سہ در حق سمون زیادہ تر شد تا البتہ اسے
انحال خویش مجزوم گشت و از تمام جسم و سہ ریم و خون جاری کرد و آخر این جسم
بسمون رسانید نہ گفت خدایش شفا داد چون اخیر غلام خلیل رسانید کہ شیخ در حق
تو گفتہ غیر بر زبان آوردہ و تو کہ کردہ خود پیشیان گشتہ و ہر چہ از دنیا داشت نہزار بار
مشایخ گذرانید پس چہ کیے قبول کرد و گھر شیخ سمون متوجہ حال و سہ شد و بمقام تو یہ
رسانید و فوات شیخ سمون با اتفاق اہل خبر در سال دوم و نوہ درشت است از مولف

شیخ مننون صاحب جمال شیخ کاہن پیر کمال | حسن تر حلیش صبورہ نامیان
ہم رقم شدہ پیران سال وصال شیخ ابو عثمان حیر کے قدر میں سرگرم نام و سید
بن اسماعیل نیشاپوری سب و چہرہ محلہ ایست از نواح ہائے نیشاپور و در اصل اصل و
از نواح ہست مرید شاہ شجاع کرمانی و صحبت دار ابو جنح جسجد او بھیجے بن سوا فرایست
و صاحب کشف و کرامات و زہد و ریاضات بود و ربزگی از ہموں مریدان خود جو گزشتہ سبقت ابو

گفت کہ باو گویند ایہ کلمہ ان باشد و بخندہ شود گفت کہ حالا از گفتن چارہ نیست پس روئے
 سپوشنے دست آورد و دم و حالش گفت گفت راست است کہ فرمودے کہ من
 فیہ لباس برائے امتحان شما کردم بودم و نے الحال کلمہ شہادت بر زبان آورد
 و مسلمان شد و وفات شیخ در سال دویست و نود و نہ ہجریست قطعہ از مولا

شیخ دنیا دین شیخ زمانہ	جناب شیخ ابوالعباس کامل	چونستم سال صلش در اوقیش
مرا کرد ابوالعباس واصل	شیخ یوسف بن حسین را ز می قدر سن سترہ	

گشت و نے ابو یعقوب از قدماے مشایخ کبار و مریدان ذوالنون مصری و شاکر داماد
 احمد جنبل است و یہ ابو تراب صحبت داشت و از مصاحبان پوسخیز خراز بود و عمری
 ارا از اقامت و ابتدایے حال و نے آن بود کہ در عرب یا جماعتی تقبیلہ رسید دختر بادشاہ
 عرب اورا بدید و مفتون و نے گشت و بوقت شب بنوعکدہ دانست خود را نزد و نے
 رسانید شیخ چون اورا بدید ملرزید و از انجا بگریخت و دور تر رفتہ خواب کرد و در خواب
 دید کہ در جاسے خوب و خورم شخصے چون بادشاہان بر تخت نشسته است و جماعتی
 بہر یوتیان گرد و نے ایستادہ اند رسید کہ این شخص تخت نشین گشت گفت کہ ایو ستم
 کہ بزیارت یوسف بن حسین آیدہ است یوسف با شماع اینے بگریست و گفت مستکہ
 باشتم کہ خیمہ خدا بزیارت من آید و پیش تخت رفتہ سلام گفت یوسف از تخت فرود آمد
 و شیخ را بگمار گرفت و با خود بر تخت نشاند گفت یا بنی اللہ من نا چیز ام تو کہ پیغمبر
 خداے بزیارت من میائی فرمود و رآن ساعت کہ دختر بادشاہ عرب با غایت
 حسن و خوبی خود را پیش تو انداخت و تو خود را بجن سپردی و از انجا برستی خدا و لیقا
 ترا بر من و جملہ ملاکہ عرضہ کرد و گفت بہین اے یوسف تو آن یوسفی کہ بد مخ آرزوے
 من اینما قصد او کردی و اتراب از دستیم و این یوسف آن یوسف است کہ بدختر بادشاہ
 قصد نہ کرد و بگریخت پس غریبان فرشتگان کہ سے مینی بزیارت تو فرستادہ است
 و بشارت داد کہ از بزرگزدگان سچھے و درین عهد ذوالنون مصری اسم اعظم حی و اندیش
 او برو یوسف بن حسین رسید و بہر وقت و بخت شیخ ذوالنون ہمارے سال

و گفت همه روز است که ترا فرستاده اند و اکنون شریف آورده نقلت که باز نگامی
 سپهر کن خود را اگر با حسن و جمال بود بطور امانت نزد شیخ حیرتی بگذاشت و خود بفرست شیخ
 حیرتی بخت جمال کنیز گزید و براسے دفع این و سوسه بخدمت شیخ ابوحنیف میر
 خود عرض کرد فرمود که حاصل این عقد منصرف بر دعا کے شیخ یوسف حسین است
 پیش و سوسے باید رفت پس شیخ فرمود خدمت یوسف حسین شد و بعد
 قطع مسافت بشهر و سے رسید و نشان و سے از مردم بکست گفتند تو مرد صوفی و صالح
 میناسے محبت که ترا تلاش کن محمد زیدی در پیش است شیخ عثمان حیرتی از غنایا گشت و نزد
 پیر خود سید فرمود که یوسف حسین را ویدی گفت در شهر و سے رسیدیم چون خلق او را
 ملحق و زیدی سے گفتند از پس آدم فرمود تر با آن چکار باز پس بود و بخدمت حاضر شد
 شیخ عثمان با وقت باز گشت و بخدمت و سے رسید پیر کے دادا مرد و سے خود پیش
 و سے خدمت صراحی و پیالہ و بر و نهاده و دهن و سے از دهن و سے مبارکش سے مافست
 گفت ایچو ابر براسے خدا گو که ایچو حالت که تو دار سے گفت این امر و میرمن است
 و از مردان ادراک سنی شما سید ترا نشی سے آموزم و دین مرا می شربت و پیالہ براسے
 خیزدن شربت است چون این موجود و بکار خود آوردم گفت این حیدامی سے که خلق
 دهن تو عثمان پیر کے گوید گفت براسے همین خود را بظاہر نے آرایم که کسی کنیز خود را
 بنیالہ یا رسالی با امانت نزد من نگذار و من بود و سے عاشق نشوم شیخ عثمان
 این شنید و در پای و سے افتاد و بر عاسے و سے بقصد خود رسید و فاست
 شیخ یوسف حسین در حال سرمد و میر حیرت و لبالب سرمد و چار نیز گفته اند از موافق

یوسف دین بنی یوسف حسین	شد خود زبانی من از جهان	سال و عیسی بقیل بل دین
یوسف نادری حسین آمد عیان	میر کمال آورد یوسف خفیت	نیز قطب الدین محمد و یحیوان
باز قطب دین حسین آید یک خرم	سین اصل سال تر حاشی بخوان	شیخ عبد اللہ ابو عباس

بسی بن محمد بن نافع بن کریم قدس سره اصل و سے از دست است
 که در نواحی فخر است و در تاریخ کنیز مسطور است که ابو الہباس سس بسے

و درخت در میان نے او چار دوازده گز حسین صدراعے انا الحق برآمد حسین در میان
نے پانچ چھ گزے بر زبان عمرہ سخن گفت کہ بخلق الحق علی لسان عمر شہد اوست
برزبان حسین ہم سخن گفت در اینجا حلول کار دوازده و نہ الحاد و نقاست کہ حسین بن منصور
قدس سرور سیاحے عظیم بود کہ گرد عالم گشت و خلق را بخدا خواند و در عمر شہد از وہ سار گئے
و محبت شیخ عبداللہ تشریحی بود از اینجا بلفیاد آمد لہذا از ان بہ بصیرہ و از بصیرہ بدو حضرت
و خلق ابو عثمان عمر و مکی کردہ و تأییدہ ماہ باو محبت داشت و ابو یعقوب الاقطع و قمر خود کو باو
و ابو عثمان رسالہ در علم جہان تصنیف کردہ بود و پوشیدہ ہے داشت حسین اور ابن ماجہ
سخن باریک بود در فہم خلق زیاد و خلق بانجا ابو عثمان برخاست و ابو عثمان عمر و حسین
تجدیدہ شد و مجبور شد کہ گفت آئی دست و پا و نہ ان حسین قطع کن و شخصے گمار کہ او را در
کنند لہذا ان حسین بہ نذر آمد و از جنبہ سکہ رسید جواب شافی نیافت لہذا ان بہ تشریح
و تا یک سال در اینجا ماند چون سخن بیکس پیش خود و قمر نہادے حسد حاسدان بروے
پریدہ آمد من عبد بنجر اسان تشریف برد و از انجا روانہ شدہ تا پنج سال ناپدید گشت بعدہ
بفارس آمد و کتاب تصنیف کرد و بال بال ہوا و سخن گفت و قبوے عظیم در ول خلق یافت
تا خلق اورا حلاج الاسرار سے گفتند پس بصرہ شد و قصد حرم کرد و در حرم ابو یعقوب نہر
جو رسی بجرش منسوب کرد و باز بصرہ آمد و از انجا باہور باز یمن و ستان تشریف آورد و مد
بہند باند و خلق را بخدا خواند پس باو از نہر و چین ما چین رفتہ کتاب تصنیف نمود چون
باز آمد از اقصاے عالم بدو نامہ نوشتن سے و در نامہ ہندوستان نام و ابو الہ
دور اسمہ چین ابو العین دور اسمہ خراسان ابو الخیر دور اسمہ فارس ابو عبد اللہ دور اسمہ
خراسان حلاج الاسرار سے نوشتند و در بغداد و اصطلم نام کرد و در بصیرہ و حمیر پس از ان
قصد مکہ کرد و تا دو سال در انجا مجاور بود چون باز آمد احوال بروے برگشت و خلق را
بہنہ می خواند چون کسے بر آن وقوف نمیداشت خلق خدا دشمن او شد و از اینجا
شہر شہر بدر کرد و نہ و نقاست کہ حلاج از ان سبب اورا می گفتند کہ کیار بابا سے
از نینہ گزشت اشارتے ہوے کردے الحال دانہ از نینہ جدا گردید و نقاست

باقی دو جو سبب منبذ گفت که درو باشد که تو مرد را از خود مرخ کنی گفت بے آبرو
 که تو از لباس باطنی بر آوده لباس ظاهری خواهی پوشید پس علمای دین آن فتوے
 آتش جمع همین را پیش خلیفه بردند و خلیفه گفت که او فکیک جنید ابازت قتل حسین بن علی
 ابازت نمی دهم ازین سبب علامت و جنید جمع آمدند و ابازت قتل حسین بن علی
 جنید شد و او از خاکگاه بر آمد و در انقضای رفته جامه صوفیه بر آورد و خلعت علمای
 و بر آن مهر نوشت که منی که یار قلاعه است بنکم می کنم بر ظاهر و فتوے بر ظاهر است
 و علمای فتوے را بعد شربت و حفظ جنید نزد علی بن علی و زبیر بر دزد و حسین را طلبید
 زندان فرستاد تا کی سال در زندان ماند را خلق پیش دے رفتند و وسایل و
 اوقات چسبیدند و آخر خلق را از و منع کردند و در مدت پنج ماه کسی نزدیک وی نشد
 مگر یکبار ابن عطاء و یکبار عبداللہ بن نجف نقلست که شب اول که حسین انجوس کردند
 بیامدند و حسین را ندیدند جمله زندان بگشتند یافتند شب دوم در زندان بود و حسین
 شب سوم و در آن زندان یافتند گفتند و شب کجا بودی گفت شب اول بجزرت
 حق بودم و شب دوم حق نزد من بود ازین سبب زندان بهم غائب بود اکنون
 مرا بر اے حفظ شریعت باز آوردند نقلست که چون حسین در بند بود هر روز هزار کعبت
 نماز کرده گفتند میگویی که من حقم این نماز کرده گئی گفت امید انیم قدر نقلست
 که شب دوم زندان چه من انجوس بودند گفت اے زندانیان اگر میخواهید شهادت
 آزاد کنیم گفت چگونه که تو خود در زندانی گفت مادر بند شریعت رسول ریم و بنجر
 خداوند خود مقید هستم اگر خواهم بیک اشارت همه بند بکشایم پس با کشت اشارت
 کرد همه بند را فرو ریخت زندانیان گفتند حالا از کجا برویم که در زندان بسته است
 اشارتے دیگر کرد از دیوار در بیجه پدید آمدند گفت سر خوش گیرید گفت تو سنے نیاس
 گفت ما را بخداوند سر بسته که انکشاف آن موقوف بر سر و دست علی الصباح
 چون محافظان زندان آمدند پرسیدند که دیگر زندانیان کجا هستند گفت خلاص کردم
 گفت تو چرا ماندهی گفت حق را با ما غایب است که خوشنودی آن سوا سر و دست

وگفت پس بخون الحسن برفت وایم که روکم زده شده شد شهادت بخانه رسید که زردی رویم
 بسبب ترس مرگ است خون بروی خود مالیدم تا سرخ گردد گفتند ساعدرا بخون آلوده
 گردن بچینی زار و گشت که وضوی کنم براس نماز عشق که گناهی عشق لا یصح وضو میسر
 الا لکم پس چشمهایش کشیدند و تنجیز سے از خلق برخاست بعضی میگفتند و بعضی
 سنگ می انداختند پس خواستند که زیباکش پیر بگفت چندان مهربانید که سخنی کنم روئے
 لبوئے آسمان کرد وگفت ای حیدران بیخ که از براس تو بر من میدارند محمد و م
 شان کن و ایشان نابے نصیب ندارد اگر دست و پاس من بریدن در راه تو
 میریزد و اگر سرم از تن جدا می کنند در شایده جلال تو میکنند پس گوش و بینی و سینه
 از تن جدا کردند و مردمان سنگ روان کردند و آخر سخن حسین این سخن بود و حسب الواجب
 افراد الواحد حسب الواحد افراد الواحد و این آیت البسحلی بجا الذین سلا یق منقون بها
 و الذین آمنوا مشفقون علیهم و این آیه الحق و این آخر کلام بود پس بانفش بریدند
 وقت شام فرمان خلیفه آمد که سرش از تن جدا کنید وقت مر بریدن یک خنده بزود
 جان برادر و گوی تضایب بیا بان رضا انداخت چون بجهت حق پیوست از یک یک بند
 او خدش آنا الحق می برآید پس بند از بندش جدا کردند که سوا سے گردن و پشش
 هیچ مانده چنان از گردن و پشت و سینه باگدا آنا الحق می برآمد روز دوم نام غنائش
 تسخیرند از ان خاکستر ناسه هم آنا الحق ظاهر بود و وقت قتل هم قطره که از خون و بر زمین
 چکید آنا الحق بحر یگشت روز سوم خاکسترش را در دریا انداختند چنان بر سر آب
 دجله آنا الحق منجواند نقاست که حسین حلاج قبل از قتل بخادم خود مشربوده بود که
 چون خاکستر من بدجله اندازند آب دریا جوش خواهد کرد و خوف آنست که بغیر او را فرو
 پس در آن حالت تو خرقه من پیش آب بری و گوی که برکت این خرقه حسین مقتول
 که بر نام خود قتل شد و دست ناگین شود روز چهارم آب دریا در غنایان آمد و آبش تا
 دیوار را میسے شهر رسید خلق شهر را وایا میگرد و خلیفه مسیح حلاج آن شهیدانست
 و چه کند خام چون دید که شهر غرق بچوناسے گرد و خرقه حسین بر سر آب برو و حسب

<p>شندند از دل امام الشیخ ولی زانی آمد سال و شش</p>	<p>بهرالوقت آن شیخ دین کردن شایسته از همه ابای</p>	<p>مصلحتی که نمیخواست تعلیمش علاج منصور بود عالم</p>
<p>شیخ ابوالعباس بن عطاء قدس سره</p>	<p>شیخ ابوالعباس بن عطاء قدس سره</p>	<p>مگر زایل حق قطب است</p>
<p>عالم و مجتهد بن احمد است و بنیاد سید الطائفة جنید محبت داشت و در علمای و دیر انقیاد است و در حق قرآن که از همه تفاسیر در کمال و عقیده سال سه صد و نه هجری است و در خلیفه بود که حسین بن منصور مکتب داشت شیخ که کلمه الهی بر زبان آورد و بنیادش آن قتل شد و گفت تو خود فکر یا خود کن از آن بیرازد و فرزند مروان که بنده خود واری بود چندین سال بر آشتی و فرمود تا در آنجا که شیخ بجان یحیی بن محمد میر</p>	<p>عالم و مجتهد بن احمد است و بنیاد سید الطائفة جنید محبت داشت و در علمای و دیر انقیاد است و در حق قرآن که از همه تفاسیر در کمال و عقیده سال سه صد و نه هجری است و در خلیفه بود که حسین بن منصور مکتب داشت شیخ که کلمه الهی بر زبان آورد و بنیادش آن قتل شد و گفت تو خود فکر یا خود کن از آن بیرازد و فرزند مروان که بنده خود واری بود چندین سال بر آشتی و فرمود تا در آنجا که شیخ بجان یحیی بن محمد میر</p>	<p>عالم و مجتهد بن احمد است و بنیاد سید الطائفة جنید محبت داشت و در علمای و دیر انقیاد است و در حق قرآن که از همه تفاسیر در کمال و عقیده سال سه صد و نه هجری است و در خلیفه بود که حسین بن منصور مکتب داشت شیخ که کلمه الهی بر زبان آورد و بنیادش آن قتل شد و گفت تو خود فکر یا خود کن از آن بیرازد و فرزند مروان که بنده خود واری بود چندین سال بر آشتی و فرمود تا در آنجا که شیخ بجان یحیی بن محمد میر</p>
<p>شیخ ابوالعباس بن عطاء قدس سره</p>	<p>شیخ ابوالعباس بن عطاء قدس سره</p>	<p>شیخ ابوالعباس بن عطاء قدس سره</p>
<p>شیخ ابوالعباس بن عطاء قدس سره</p>	<p>شیخ ابوالعباس بن عطاء قدس سره</p>	<p>شیخ ابوالعباس بن عطاء قدس سره</p>
<p>مردم در محراب ذکر بایستاد و در بزرگان خون بخورد و گریست گویند که در شایخ در وقت مردم بختی که ویران دید که از کثرت عبادت و گریه در سماع اسیر و بگشته و صاحب افکات الانس میفرماید که در ابتدا مکه رفت چند دنیا فتوح بود رسید و بود آنرا بیرون که در میان دفن کرد و نشانی بر آن نهاد و در مکه بخدمت ابو عمر حاجی رفت روزی از و به مسئله پرسید و گفت که اول برو و آن دنیا را که در میان دو سنگ دفن کرد و آنرا برآور و بخانه ما و سر خود صرف کن بعد از آن نزد من بیا و بگو و دنیا را صرف کرده باز بخدمت شیخ آمد و بمرتب است علی رسید و وفات آن جامع الکرامات با اتفاق بر دل غیر در سال سه صد و نه هجری است از مولف</p>	<p>مردم در محراب ذکر بایستاد و در بزرگان خون بخورد و گریست گویند که در شایخ در وقت مردم بختی که ویران دید که از کثرت عبادت و گریه در سماع اسیر و بگشته و صاحب افکات الانس میفرماید که در ابتدا مکه رفت چند دنیا فتوح بود رسید و بود آنرا بیرون که در میان دفن کرد و نشانی بر آن نهاد و در مکه بخدمت ابو عمر حاجی رفت روزی از و به مسئله پرسید و گفت که اول برو و آن دنیا را که در میان دو سنگ دفن کرد و آنرا برآور و بخانه ما و سر خود صرف کن بعد از آن نزد من بیا و بگو و دنیا را صرف کرده باز بخدمت شیخ آمد و بمرتب است علی رسید و وفات آن جامع الکرامات با اتفاق بر دل غیر در سال سه صد و نه هجری است از مولف</p>	<p>مردم در محراب ذکر بایستاد و در بزرگان خون بخورد و گریست گویند که در شایخ در وقت مردم بختی که ویران دید که از کثرت عبادت و گریه در سماع اسیر و بگشته و صاحب افکات الانس میفرماید که در ابتدا مکه رفت چند دنیا فتوح بود رسید و بود آنرا بیرون که در میان دفن کرد و نشانی بر آن نهاد و در مکه بخدمت ابو عمر حاجی رفت روزی از و به مسئله پرسید و گفت که اول برو و آن دنیا را که در میان دو سنگ دفن کرد و آنرا برآور و بخانه ما و سر خود صرف کن بعد از آن نزد من بیا و بگو و دنیا را صرف کرده باز بخدمت شیخ آمد و بمرتب است علی رسید و وفات آن جامع الکرامات با اتفاق بر دل غیر در سال سه صد و نه هجری است از مولف</p>

بیست و نهم حکیم کریم کثیر بود وفات دومی سال سید و شانزدهم است از مولف
 شیخ عالم جاب شیخ بنان | | مکتب میر محمد بد است | | او میر در ملی سانش از قومیت
 بکفایا سیر محبوب است شیخ محمد بن فضل قدس شمره کنیت و
 ابو عبید است و اعلاش از پنج فرید شیخ ابو نصر و سب اول در پنج بود سخن میگفت
 و طایفه کثیر را بهدایت آورد و آخرت نصیبان بکلیت او را از شهر بیرون کردند چون بیرون آمد
 روسه بسوسه شهر کرد و اول شهر انفرین کرد و طایفه کثیر را با ملک شد بد از آن شهر
 رفت و مقامی آن شهر شد من بعد عزم حج کرد و به نیشاپور رسید و سخن گفت
 و همانجا در سال سید و نوزدهم هجری وفات یافت مراد گوهر بارش هم در آن وقت از آنجا
 چون محمد خیار بن افضل | | یافت باقر بن کمال حال | | ای حق گفت دل بر حلقه او
 پیشوا نیز گفت من کمال شیخ ابو الحسن و راق قدس کعبه نام و
 محمد عبداللہ بن سید است از کیا از شایخ و قداسه ایشان است و میر عثمان میر است
 و فاست و سید در سال سید و نوزدهم هجری است قطعه او هم در آن وقت
 ابو الحسن آن را بر دنیا و دین | | در شایخ بود شیخ ابو | | فی غای دین و سید سانش کریم
 میر عبداللہ از کبیر حسن | | هم زدل محبوب و روان شریک | | و طایفه آن شیخ دین میر زمان
 شیخ ابو الحسن در راج قدس کعبه اسفل و سید از نذر او است و حضرت
 خلافت از ابراهیم خواص یافته صاحب طبع و وجد بود چون سماع شنید می از
 خود رفته آخورد و کت سماع آهسته کشید و جان برادر وفات و سید در سال
 سید و سبست هجری است از کتب او حسن و الملق ابو الحسن
 رت چون زیوجان فخر بری | | علامتش اودی کریم دانی | | هم بخوان بود حسن بن علی الدین
 خیر شایخ قدس شمره کنیت و سید ابو الحسن و نام محمد بن اسماعیل و اسماعیل
 و سید از سامره و سکن و سید ابو مراد سری قحطی و از اقران جنید و او متقاد شیخ
 نوری و ابن عطاء و میر است و ابراهیم خواص و شیخ برود و مجلس و سید کرد و در پس
 شیخ را محمد است سید الطایفه جنید و فرستاد که او سید را بر سر و سقطی بود و در

و قاضی آن جامع الکرامات بقول منی الخفات الامم شفیة اولیاء در سال سه صد و بیست و یک

تخریر فرموده از مولف	غیر مناج خبر دین سبب	باقی چون از بایان بحکم توفیق
مجموعه دل محبوب است گردد	سال رحیل وی ز دل تحصیل	نیز تاریخ حیات آن شاه
است زاده محمد اسماعیل	الضیاء	سناج که نام آن گرامی
بهر کس شنید متقی گشت	سرور پی سال حیات اوست	سناج آبی الحسن ولی گفت

شیخ ابوبکر واسطی قدس سره نام و سکه محمد بن موسی است و مشهور بیا بن
 فرغانی است از قدما و مشایخ واجله صاحب جنید و توحیدی است و جامع بود فی بیان
 علوم ظاهر و باطن و اسرار توحید و علم اشارت و تصانیف و شیخ عبداللہ انصاری
 فرموده که از زبان نجاشی در خراسان آنقدر توحید بظهور نیامده است از
 زبان ابوبکر واسطی و فاته آن جامع الکرامات بقول صاحب طبقات سلمی در سال
 سه صد و بیست و یک بعد از سال سه صد و بیست و بقول صاحب نفحات الانس
 در سال سیصد و شانزده قبل از سال سیصد و بیست و صاحب حاسن الاخبار
 سال وفاته و سه صد و بیست و تخریر سغریا و اللہ اعلم بالصواب از مؤلف سلمی

ابوبکر بود صادق و صدیق و متقی	پیرزاده غایب حق شیخ و متقی	الکفم لبال حیات او قول شرافت
ابوبکر واسطی و ابوبکر واسطی	قطعه تاریخ حب قول صاحب حاسن الاخبار از مؤلف	
جناب واسطی پیر حیا گیسو	ولی الاولیا زاده ابوبکر	چونستم سال رحلتش نبویا
دلا آمد گوا عابد و کعبه کیز	شیخ ابوبکر کتانی قدس سره نام وی محمد	

بن علی جعفر است و اصل از بغداد و از مریدان سید الطائفة جنید شاذلی است
 و همه اوصاف موصوف دور زهد و تقوی معروف یگانه روزگار و از مشایخ کبار
 حجاز بود سالها سال در حرم محرم ماند و بختاب چراغ حرم مخاطب گشت و تمام شب
 در نماز گذرانید و در روز و هر از ختم قرآن بحالت طواف کعبه نمود و تا سی سال
 در کعبه زیر ناودان نشسته عباد شاگرد و دین سخی سال هم دشت بر زمین نه نماز
 و خواب نکرد و شیخ ابوالحسن خرمین سغریا را که یکبار در سفر حجاز بے زاد و راحله

گفت حدیثی نقلی عن ربی گفت بر این چه دلیل دارستی گفت دلیل
 آنست که تو حضری حضرت میترشد و گفت با اینوقت میدانم که خدا را هیچ دینی
 که من او را نشناخته باشم امروز ترا دیدم که تو مرا شناختی و من را نشناخته بودی و گفت
 که روزی شیخ ابو بکر در نماز بود طراز من در گداز آمد از کتف مبارکش باز کرد و باز در
 نابینا شد در حال هر دو کشتن خشک شد باز آمد هنوز شیخ در نماز بود و او بر کتف
 شیخ انداخت و نشست چون از نماز فارغ شد او بنالید گفت ترا چه افتاد که منی نامی
 طراز حال واقعه گفت فرمود که مرا از بدن داود و بدن رواجبر نبود و دست بر او زد و گفت
 آنکی خدا را من من باز آرد و تو دوست باز گرفته رست بوی باز عطا کن فی الحال
 دست و یک شد و گفت که شیخ ابو بکر اکثر حضرت شاه رسالت را در خواب میدید
 و سوالهای کرد و جوابها بیافست بنامه کیا بیجا و دیگر تبه در کتف رسول را در خواب دید
 وفات شیخ ابو بکر کتافه با اتفاق اهل اخبار در سال سید و سبست و دو هجریست
 و از او را در شش در کتف عظمه است از مؤلف و ای صد و اگر از دیده ظاهر بنیان

صورت کج نهان گشت محمد نوکر امیر بزدان ستمناز و دلاش سر از غوغا و بربان گشت محمد نوکر
 شیخ ابراهیم بن داود و در قی قدس ستره کسیت و سب الواسحاق
 از اهل شایخ شام سب بنو النون مصری و حنفی و ابو عبد الله بن علی محبت داشت
 و در طویل یافته و گفت که در ویشی در بادیه میرفت شهر قندهار کرد چون نزد کش
 رسید و دزدان نگر بیت رو بر خاک نهاد و برقت در ویشی در عجیبان
 چون در خود نگاه کرد باره از خرقه خواجه رست بر جامه خود دید است که شیر حرمت
 باره آن خرقه بداشت وفات و سب با اتفاق اهل سیر در سال سید و سبست
 و شش هجریست و بعضی اهل تواریخ در سال سید و سبست و شیخ نیز فرموده اند از مؤلف

جو ابراهیم بن داود رست	سفر روز در دینت زدنیا	بگوید او در آن سال تاریخ
سال رحلت آن شهید	و اگر که در سال صلیت او	ز ابراهیم بن داود دید
شیخ ابو الحسن بن محمد بن قدس مصره نام و سب علی است از قندهار		

که امر و جنازه من برداشتی چون خلق مرا حقیر دانستند حق جل و علا مرا عزیز گردانید و آنجا
 جنازه من را برداشته بر ایشان هم بخشود و وفات شیخ در سال سهصد و سست
 و شصت و هجریست از موالف محمد یوسف بن عبد الوهاب اکمل شیخ کامل شیخ مسعود
 بسال هجرتش نود و هجری کرد محمد یوسف بن عبد الوهاب اکمل شیخ کامل شیخ مسعود
 هم خاندان حسن شد و در شیخ ابو محمد نقشبند قدس سره نام نامی دے
 عبد العزیز بن محمد پشاور است و بعد از او متوطن بود از اجله خلفای شیخ ابو حفص حداد
 و اصحاب سید الطائفة جنید است ساحت بسیار کرده نقاش است که چون شیخ حکم برود شنید
 امور بیعت شد هر سال یا برهنه و سر برهنه هزار فرسنگ سفر کرد و به بنهر از شهر
 زیاده از ده روز متوقف نشد و میفرمود که سیزده سال متواتر حج کردم بتوکل
 چون نگاه کردم همه بر سواي نفس بودند گفتند که بجه دوستی گفت روزی ما در
 فرمود که سبوتی آب از چاه بیار من گران آمد و شتم که آن همه حج ما بر بناست
 نفس بودند و ویسته گفت که در اختیار بودم و اراده حج داشتم در دلم آمد که ابو محمد
 مرتش با نروده و نیاز نزد خود دارد اگر مرا بدینا لین در کوه خرید کنم در پیش خطره بودم
 که نسی در وازه من بگوشت و در باز کردم دیدم که ابو محمد بود و پانزده وینار که نزد
 خود داشت بهم داد و گفت بستان و مرا رنج دار نقاش است که ابو محمد روزی
 در محله انداخته و میرفت تشنه بود از خانه آب بخور است و دختر بیا جمال بیرون
 آمد و آب بونے داد چون بروی نظر کرد شایسته حسن و جمال و بے شد آب
 بخورد و بهانها نشست تا خداوند خانه بیا و بے گفت انخواه از خانه بود دختر بے
 برآمد و آب بمن داد و دل من پر و صاحب خانه شیخ را معیشت گفت او دختر
 من بود اگر رغبت کنی بتو سهیم گفت قبول کردم پس صاحب خانه مجلس عالی
 ترتیب داد و نکاح دختر بپنج کرد و فرمود تا شیخ را بکرا به برند و خرقة از و بکشند و جامه
 غیر به شامه میبایان کرد و چون شیخ بکلیت عروسه تشریف برد بنماز مشغول شد
 چون نماز عتی برآوردن یاد برداشت و گفت خرقة من بیا و بد و جامه با سه عروسه

و متوکل و شیخ یاسین از مریدان شیخ حمدون قصار است و در وقت و سحر و محروقه
 از دهنش کسے نبود و نقلاست که وقتی بوی علی سقته میخسے گفت عبد اللہ
 بویے گفتند یا ابو علی مرگ را ساخته باش که از ان چارہ نیست بویے گفت
 تو ساخته باش عبد اللہ دست زیر بالین کرد و بر زمین نهاد و گفت اینک من مردم
 و سخره الحال بمرد و فات و بے باتفاق اہل خبر در سال ہر صد و یک ہجرت از مولا

چو عبد اللہ از پیر منازل	ز دنیا رفت سوئی غلزد والا	و عبد اللہ را وی بند و جوی
شود تاریخ تر حاشیش ہنود	و گر سر و پے تاریخ و حاش	منازل و سالین بود گفتا

شیخ ابراہیم بن شیبان کہ مان شاہی قدس سرہ کنیت و سے شیخ ابو
 اسحاق است از قدماے مشایخ حیل و عظاماے اصحاب ابو عبد اللہ مغربے دایراہیم
 خواص بود نقلاست کہ از عبد اللہ منازل پرسیدند کہ چہ سے گوئی و رحتی ابراہیم
 شاہے گفت ابراہیم حجتہ اللہ علیہ الفقر و الاہل الادب و المعاملات و فوات و سے
 در سال سہ صد و سے و ہشت ہجرت از مولا گفت شیخ ابراہیم شاہی شاہدین
 فیہو از دنیا سوخت ردان حجت سرد سال تر حاشیش دل گفت ابراہیم ما دے بہمان
 شیخ ابو علی مستوفی قدس سرہ نام و سے حسن ابن علی بن موسیٰ مرید
 ابو علی کا تبار ابو یقوب موسیٰ است و متولی دیہے است بفامیلہ وہ فرنگ
 از مہر و سفیر مود کہ پنجم بود در خواب دیدم کہ فرمود یا علی دوست میداری در ویشان را
 دولت بصحت ایشان ایل است گفتم بلے یا رسول اللہ فرمود کہ منجواہی کہ ترا بوکالت
 در ویشان و کفایت حماہ ایشان و کیل ماور کہم گفتم یا رسول اللہ بشیر و عصمت کفایت
 و دیامت مبارکہ از من قباحتے بوقوع آید و مقهور شوم فرمود کہ بشیر و عصمت و کفایت
 پس قبول کردم و ایضا رفقویض من شد و ویشان ہمہ روسے بین نہادند و از رو با
 خود میافتند و فات و بے در سال سہ صد و حیل ہجرت از مولا

بویے چون منشاہین دار فنا	گفت دل سالش ز روی آگہی	ابو علی دانی دین سالک بخوان
ہم کہ بوندی حسن ابن علی	شیخ ابو سیدہ اعرا بے قدس سرہ نام و سے	

وچیل ویکس جیست از مولف اشترخا ص عام ابراہیم ایک رو نیک نام ابراہیم
 جت سرور چو سال تریا شس گفت اکت امام ابراہیم شیخ ابوالقاسم حکیم
 سمرقند کے قدس سرہ نام دے احمق بن محمد بن اسماعیل ست ابو عبد اللہ
 خلد و ابراہیم قضا و ابو کبر و راق صحبت داشت و در عظمائے شایخ سمرقند بود
 مقامے و کلامے عالی داشت نقلست کہ روزے شیخ و مجلس و عظم کلام
 مے کردیکے از زرگان بزیارت دے امیر چون اورا مشغول دید مجاہدہ بر روی
 آب حوض انداخت و باز آغاز کرد چون فراغ یافت ابوالقاسم روے دے
 و مے کرد و گفت اسے برادر ایک کہ نوکر دہ بن نمودے اینکار کو دکان کھول
 کا راست کہ در میان چندین شغل و بیجوم خلق دل با خدا دارے وفات
 دے در سال صد و چیل و دو ہجریست از مولف ابو محمد بن زین العابدین
 شیخ کوئی مکان اقامت کلام عالم ست علت او اہم حکیم جہان ابا قاسم
 شیخ ابوالعباس سیار قدس سرہ نام دے قاسم بن محمدی است و فرزند
 احمد بن تیار است از اعظم شایخ اہل مرد و عالم معلوم شریعت و عارف بہار
 و عتاق بسیار شایخ را دیدہ و صحبت ما اندوختہ بود و ارادت بخدمت شیخ ابو کبر
 داشت و اول کسی کہ در مدین حقایق گفت او بود نقلست کہ پدر شیخ
 ابوالعباس سیار را دیدار بود چون او وفات یافت از مال پدر میراث
 بسیار یافت شیخ آن حملہ را بداد و کہ تار موسے لکھدے عنبر بودے حضرت
 شاہ رسالتا ظلم خرید کرد و حقانے برکات موسے مبارک سہ در کائنات اورا
 توبہ دد و مرید شیخ ابو کبر و شیطے شد و در جہاں رسید کہ امام طریقت شاف و فرقہ
 بسیار بنویسے و دست نقلست کہ روزی بدو کان بقائی رفتہ جو زبیر پتال
 شاگرد را گفت جو زبیر بسیار عمدہ از جو زبیر احمدی شیخ بدہ شیخ فرمود کہ برابر
 ہر کیا خبر بار کہ جو زبیر و ہمین نصیحت بنا کردی کنی گفت نے دفن اینکار بسبب
 و غیر علم و خستہ است گفت من علم خود بخواد میان جو زبیر شرم و جو زبیر گشتن ترک کرد

از دست و دامن خود بر انداختم و تیر شد و بجای شستم مہدین انجا جسے سواران
 و پادگان کہ دزدان و دہ زنان را می بستند و بچھے را از ایشان یافته بودند
 نزد من آندند و گفتند بنیر بر خاستم پس مرا ہم گرفته نزد امیر خود بردند امیر را پرسید کہ تو
 کیستی گفتم بندہ از بندگان خدام پس روئے بسوئے دیگر زنان کرد و گفت
 این را میثا سید ایشان گفتند کہ ما سیدانیم گفت خوب میدانیم کہ این دست شاست شما خود را
 بخداے او میکنند و بخوابید کہ وے بسیار است ما نیز پس حکم کرد کہ یکیک دست و یکیک
 پای ہمنان قطع کنید بموجب حکم حاکم یکیک دست و پای ہمنان ہر بدین نحوست
 من ہم قطع شد و ثوب قطع پا رسید روئے بسوئے آسمان کردم و گفتم اسکے
 و تنیکہ کتا و کردہ بود قطع شد پایے مرا چگناہ کہ قطع شود ناگاہ سوارے از
 ہواران امیر ہر ایشانخت و خود را بر زمین انداخت و گفت چہ میکنید بخوابید کہ
 آسمان بر زمین فرو آید و این فلان مرد صالح است کہ ناحق دست وے بریدہ شد
 امیر جوان شنید از اسپ خود را فرو انداخت و دست بریدہ را برداشت و پیو سید
 و سرود پایے من آورد و استدعاے عفو خطاے خود نمود و گفتم دست من گناہے
 کردہ بود و نیز اے خود رسید خطاے تو پیچ نیست پس از شاست آن گناہ
 دست ہم از دست و دوم و دو قرص کہ شب از غیب بدست می آند ترا ہم از دست
 برقت حال کہ زنبیل بنیام مرا از غیب مد رسید ہند و نہ ممکن نیست کہ سبک دست بافتہ گردد
 وفات شیخ در سال سہ صد و ہیل و سہ ہجرت از مولد

حضرت بوخیر و جہان	رفت زمین عالم نور و حق	گر بخوابی کہ گردو جلوہ گر
سال ترحیلش بقول ابن	دان امام المؤمنین	نیز از قبلہ اہل یقین
ہم زہے محبوب ربانے گبو	باز جوان و صلتش امام	شیخ ابو عمر و ز جابجے

قدس سرہ نام وے ابراہیم و لقبوے محمد بن ابراہیم و اصل وے از نیشاپور است
 و با سید الطائفہ جنید و ابو عثمان جبرے و ابو ابراہیم خواص صحبت داشت و تا ہیل سال
 در نجادر می کویہ معظمہ ماند و نہایت از غایت ادب و در زمین حرم بول نہ کرد و نہ صحبت

کہ ہر کہ کفیلہ اہل نہ کنند طماش بخیمہ گرد و گوشت سگ بزد جزو دانست کہ این سزا
تیمم و بخیمہ گنجے شیخ بہت وفات شیخ با اتفاق اہل اخبار در سال دوسم و چہل و ہشت

بہر بہت از موفقت	چو جعفر شیخ خلایق بن	از بیاد رفت در خلعت معلی
بو احمد معلی طالب حق	و صاحب ہستم محمد نور خدا	شیخ ابو الحسن یوشنجی

صوفی قدس سترہ نام و سہ علی بن احمد بن معلی و اصل و سہ از
یوشنج و قبولے پوشنگ و قبولے قوشنج کہ در نواحی ہرات بہت و از جوانان

مشائخ خراسانست ابو العباس عطاء حریری و طاہر مقدسی و ابو عمر و مشقی
صحت داشت و سفر بسیار کردہ و در عراق مدتی مدید ماند چون واپس آمد

اورا بزم فرستہ شد کہ در مجلس پیشانیہ اور رفت و سکونت و زبیر تھکست کہ روستائے
خرے گم کردہ بود و بیاد و شیخ را بگرفت و گفت خرمن تو دزدیدہ ابو الحسن گفت

بسہ جو انور و غلط کردہ روستائے نشین و گفت کہ خرمن نزدست تا مگر ہی دست
از تو بر ندارم آخر شیخ دست بر آورد و گفت اکہی مرا از دست این شخص خلاصی

و خرش بوسے برسان نے الحال خریا بر روستای عذر خواست و گفت من میرا قسم
کہ تو نہ گرفتہ لیکن خود را بر در گاہ حق آبر و ندیم خواستم کہ تو حلقہ دروازہ حق بخیالی

و مرا مقصد در سانی وفات آن صاحب الحنات در سال دوسم و چہل و ہشت
ہجری یاد و گویند کہ بعد وفات و سہ شخصے بسر خاک و سہ میرفت و حاجتے از

حاجات دنیا بخواست شبے بخواب دید کہ شیخ منیر ایداکے در پیش اگر بر سر اچائے
حاجتے از حاجات دنیا بخو کہ یا دنیا و اہل دنیا کارے نداریم بلکہ نظر بہت دنیا و عجبے

برخی آریم از موفقت	ابو الحسن چون از جہان جدا شد	سال وصل آن شہ والا مکان
ندیم محبوب دین حق حسن	و وصل دین ابو الحسن شہم عیان	ایضا مونی زمانہ بچمن بود
در دہر جو شیخ انجمن بود	بارج وصال آن شہ دین	انجمن بنی علی حسن بود

شیخ بشارت ابن حسین صوفی بن محمد بن طالب سمر از می قدس سترہ
کیت و سہ ابو الحسن بہت از عالم خلاصے شیخ شبلی و عبداللہ حنفی بہت

و در ششم در سال به صد و پنجاه و نه بوقوع آمد و مدت عمر او سیصد و بیست سال بود و بموت رسید

ابو کرم چون در جهان شد مقیم
بنای بخوانی شیخ عالمی حق
لیکے مہربان دل آگاہ گو

شیخ سلیمان بن احمد طبرانی قدس سره

لوست جو و زنگنه و قشیر کے دست لایا جیگر و خمر و سوط و جگر و قشیر

از این جهت که در این کتاب آمده است که در هر دو کتاب و در هر دو کتاب و در هر دو کتاب

نامہ دار احمد شیخ دادا زم کے عمارتوں مالک (دوبہوہست) و مالک (طوفانہ) (الکرمہست)

ایمانی بدو حق شریعت است شریعت الی و مگر مقید قدر اسمعہ نام و کے محمد بن احمد

بن ابراہیم و اصل سے ازجہر آباد است از عمدہ شکارخ و کما ملین دین جامع

علوم ظاہری و باطنی صاحب سید الطائفہ جنید و ابو یوسف بن حسین بود و عمرش

در از یافتن شریف بود و مستقیم الحال و صاحب قال و دل تصانیف و فاست

وسب يقول منها سفينة الاوليا ورسال منه ص وصوت ويهيج ويقول منها نفحات الارسال

و بعد از این در سال سهصد و هشت و چارست قطعه از مؤلف

۳۶۲
 ۳۶۱
 ۳۶۰

این سخن سالک خدیو گفته ام
 این سخن سالک خدیو گفته ام
 این سخن سالک خدیو گفته ام
 این سخن سالک خدیو گفته ام

کتابخانه انجمن اہل بیت علیہ السلام

وقت حظه وقت و احوال و از آنکه است ادعای هر چه باشد

رسد الطائف خند را و در آن وقت و سال همه و شصت و پنج است

نقطه از مولا

آن فیض عشق که با عالم در

فست چون از در دنیا و زمان

دافعت حق الامم و
سنة الوعد العظمى

مدرک اسماء نام و سید محمد بن احمد المقرئ است ایدو حسن بن حسین و بنو ابو عبد الله الشتر

روز و مظهر کرمان شاهی و در دیم و خیر علی و ابن عطاء صحبت داشت و پنجاه هزار و دویست

<p>بجست شد و پستل نمود با بن ببر و بگشت تا ماتت دیگر از غیب</p>	<p>ابو اوتی و الا سلسله ک ولی الاولیا ابن کلبان</p>	<p>بال جلت آن دشمنان شیخ ابراهیم بن ثابت</p>
<p>قدس است و گشت و سبب ابوسحاق و از قریه سنج خند و سنا و ابوسید الطائفة عقب محبت داشت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی سینه را بیکر شیخ ابراهیم گفتیم که در ادب فرمود که کاره کن که از ان پشیمان غم و وفات شیخ در سال سه صد و سیست</p>	<p>روح از بر شش تدافا کبار نیز ابراهیم عابد پاکباز</p>	<p>دو سه هجری است از مولف شیخ ابو کبر فرار انبیدیم صوفی</p>
<p>نام محمد بن احمد بن حمدون از اعظم مشایخ قیثا پورست و بابو علی غلامی و ابو عبد الله بن ازل و ابو کبر شیخ و ابو کبر ظاهر از سر و بر شش محبت داشت و شیخ عمو رفو عمر مود که اگر من ابو کبر فرار انبیدیم صوفی سنی بودم و نیز شیخ عمو سینه مود که وقتیه با هم از دوستان بقصد حج روانه شدم چون بنیشا پور رسیدیم اصحاب من گفتند که درین ابو کبر فرامیاند از زیارت و سبب نیاید رفته که او ترا گوید که هیچ مرد با او و پدر خود را نمی بینیم آخر بخیر است و سبب فتم و سلام گفتیم گفت از کجای و کجا میرود گفتیم از راه فی آیم و به بیت الله میرود گفت مادر و پدر دار سبب گفتیم دارم گفت باز کرد و نزد و پدر باش گفتیم بهتر است چون پیش یاران خود فتم نقص از او به باز پرس کرد و خود خوابتم که با اصحاب خود که روم همانوقت به بلا سبب عظیم گرفتار شدم بعد که از حیات خود را امید شستم و بدان حال باز بخیر مشایخ رسیدیم و دعای شفا خواستم گفت اسب عمو محمد بن شکلی و دعای شفا خواهم اگر عمار بن شکلی بملا سبب تب گرفتار نمی شد می گفتیم تو به کرم و هنوز از پیش شیخ شرف ترخیص نیافته بودم که شفا یافتم و از آنجا باز پس بخدمت والدین خود حاضر شدم و وفات شیخ در سال</p>	<p>فتم ابراهیم جوار و در هر نیز ابراهیم عابد پاکباز</p>	<p>از مولف نوشتم شاه دین سال</p>
<p>سه صد و هفتاد هجری است شمار دنیا غلامان عابد دین</p>	<p>ابو صدیق جهان ابو کبر مود دگر بکر مود عابد دین</p>	<p>شیخ ابو الحسن صهری نام و سبب علی بن ابراهیم حضرت و بنوا و ساکن شد</p>

مجاز کہ منظر نہ ہو مگر ہمارا جہت جہت پیوستہ وادرا از منشا پور بیرون کردہ ہو و نہ بسبب
 انکی نیکیان قبول و محبت و میرت برو سے غالب شدہ ہو و کہ یک روز از دست بریان
 بسبب کرد آتشکادہ کہ از او است میگردد گفتند و منجہ حالت است گفت در کار خویش بکلی
 مشغول و خود بہ کہ چہ ستر نہ افتد انکون و در انجاست جویم کہ با ہم لقا ہست کہ شیخ ایداد
 ہفتاد و چہ روز کل گذارو ہو و کہ روز یک میرفت در بازار سے کہ رسدہ رشتہ و بنیست
 خواست کہ بوسے چہ سے بخورند اما ایچ غایت است آواز داد کہ چہ سل حج یکسان
 کند من میر و شمع اگر کسی بدر بخور و شخصے یک قرص نان بوسے و چہ سل
 حج بخور و گواہ برو سے گرفت شیخ آن نان لبک خواہنید وین اما شخصے
 پرید آمد و شتے سخت برو و ش شیخ نزد گفت کہ اسے احمق و بدل خود بقور کن
 کہ چہ سل حج یک کردہ نان بفر و ختم و کان نان بسک و او ہم کہ پرتہ ہست بہشت
 بدو دادہ گنم و بفر و خشت و وین کہ نان از ان دانہ ما زہر را دہم بش جو ہند و شیخ
 چون این شنید از خجالت سر خود در کشید لقا ہست کہ وقتے شیخ بر چہل حمت مقام
 داشت بسبب کہ تر گراے آفتاب پیش ہوا تباحت لاحق حال شیخ شدہ و روز
 شیخ بدان حالت پیا بر زمین افتادہ ہو و کہ مزید سے بر بالین سے آمد و گفت
 اگر خاب سے داری من بفرما کہ حاضر گنم فرمود و شہتہ آب سرد آرزو سے من است آنبرد
 آوند سے بروست گرفت و ہر چہ کہ بخت آب سرد نیافت ناچار تخیل باز درین آنا
 بارہ ابرو چو ایدہ آمد و رالہ یا ریدری آخان نہاد و ہما رالہ مادرش کو جمع شدہ
 ہ شخص دانست کہ ابن گراست شیخ ہست و آواز پر کرد و پیش شیخ آورد شیخ گفت کہ این
 رالہ از کجا آوردی و سے حال واقعہ بگفت گفت کہ خواہم خورد و کہ بخوردن این آب کہ
 از گراست ہست و نفس من عجب پرید آمد لقا ہست کہ روز سے شیخ بجا پس سخن میگفت
 جو اسے اندر در آمد و من شیخ و دل و سے اثر کرد و رفت و آواز داد کہ تمام شد
 ہا من الہ را اللہ خواستے و بجانہ رسید و ہما و خود گفت برو حمال و عسال برا سے
 چنانہ من بیا کہ کار من باختر رسید این گفت و جان بحق تسلیم کرد لقا ہست کہ

حضرت کردہ خلوت توکل و تہذیب و تقویٰ سے بر قالب خود پیا راست و سیکے از کالمین گشت
و قیامت وی ہر سال سہ ہزار و ہشتاد و پنج ہجر سے است قطعہ از مؤلف

عبد الوہاب میرزا شیخ وین رفت چون در روئے دارالسلام سید کوین اقدس سال او
ہم نمایان آمد فقیر سبک نام سال چلش ہست سیکار غریزہ نیز سالک پارساتم الکلام
عبد الوہاب میرزا اہل یقین گفت سرور الہی و شرف السلام شیخ عبد اللہ بر سر قلم

از عظمائے مشایخ مصر است و اصل وی سے از برق کہ در مقامات خوارزم و اندیشہ
در لغت و اشعار و حیمہ و علوم فقہ و حدیث و تفسیر امام است نقل است کہ وقتے شیخ
بر سبے بیمار بود و شربتے آب پوسے آورد و در غور و دو گفت کہ در خانہ خارا حادہ
افتادہ ہست تا با اصلاح نیارم چیزے مخورم آخر تا سیزدہ روز چیزے مخور تا خبر آمد
کہ کفار قراہی و مردم افتادہ اند و خلقے را بکشتند و حادثہ عظیم بر آید و وفات
وسے در سال سہ ہزار و ہشتاد و پنجم بوقوع آمدہ قطعہ از مؤلف

شیخ عبد اللہ برقی زہر و زہرانی آنکہ در علمش سبک از دین فرق آمد سال چلش گنج طلبان اہل یقین
بکمال برقی و دیگر سید برق آمد شیخ ابو نصر سراج قدس سجدہ نام وسے عبد اللہ

بن علی طوسی است و لقب وسے فقیر و علوم شریعت و طریقت کامل و در ریاضات
و مجاہدات ثانی نداشت و قنایت بسیار دار و چنانچہ کتاب لمحہ کہ در علم تصوف
آیسے ہست از قنایت و سبت و نسبت ارادت شیخ ابو محمد کاشانی است نقل است
کہ شیخ ابو نصر جوین در بغداد و رسیدہ بہ رمضان بود و دوسری شونیزہ خلوت گرفت و
راست در ویشان بوسے تہذیب گشت پس وسے ہر روز در غار تراویح پنج تم قرآن
کردے و خادم ہر شب قرصے از جو مخلو تمانہ شیخ بردے چون روز عید آمد اصحابا
راست کرد و یاران ہستے بارہ قرص جوین در حجرہ وسے موجود یا قنند کہ احد
وزان تناول نفرمودہ بود نقل است کہ شبے جن اصحاب بخدمت شیخ حاضر
بودند و سبب رستمان آتش فرودہ سخن در توحید و معرفت میرفت شیخ راقت
خوش بود و بخاست و در آتش رفت و ہم بر آتش سجدہ کرد چون ہر برداشت

۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴
 ۱۵۱۵
 ۱۵۱۶
 ۱۵۱۷
 ۱۵۱۸
 ۱۵۱۹
 ۱۵۲۰
 ۱۵۲۱
 ۱۵۲۲
 ۱۵۲۳
 ۱۵۲۴
 ۱۵۲۵
 ۱۵۲۶
 ۱۵۲۷
 ۱۵۲۸
 ۱۵۲۹
 ۱۵۳۰
 ۱۵۳۱
 ۱۵۳۲
 ۱۵۳۳
 ۱۵۳۴
 ۱۵۳۵
 ۱۵۳۶
 ۱۵۳۷
 ۱۵۳۸
 ۱۵۳۹
 ۱۵۴۰
 ۱۵۴۱
 ۱۵۴۲
 ۱۵۴۳
 ۱۵۴۴
 ۱۵۴۵
 ۱۵۴۶
 ۱۵۴۷
 ۱۵۴۸
 ۱۵۴۹
 ۱۵۵۰
 ۱۵۵۱
 ۱۵۵۲
 ۱۵۵۳
 ۱۵۵۴
 ۱۵۵۵
 ۱۵۵۶
 ۱۵۵۷
 ۱۵۵۸
 ۱۵۵۹
 ۱۵۶۰
 ۱۵۶۱
 ۱۵۶۲
 ۱۵۶۳
 ۱۵۶۴
 ۱۵۶۵
 ۱۵۶۶
 ۱۵۶۷
 ۱۵۶۸
 ۱۵۶۹
 ۱۵۷۰
 ۱۵۷۱
 ۱۵۷۲
 ۱۵۷۳
 ۱۵۷۴
 ۱۵۷۵
 ۱۵۷۶
 ۱۵۷۷
 ۱۵۷۸
 ۱۵۷۹
 ۱۵۸۰
 ۱۵۸۱
 ۱۵۸۲
 ۱۵۸۳
 ۱۵۸۴
 ۱۵۸۵
 ۱۵۸۶
 ۱۵۸۷
 ۱۵۸۸
 ۱۵۸۹
 ۱۵۹۰
 ۱۵۹۱
 ۱۵۹۲
 ۱۵۹۳
 ۱۵۹۴
 ۱۵۹۵
 ۱۵۹۶
 ۱۵۹۷
 ۱۵۹۸
 ۱۵۹۹
 ۱۶۰۰
 ۱۶۰۱
 ۱۶۰۲
 ۱۶۰۳
 ۱۶۰۴
 ۱۶۰۵
 ۱۶۰۶
 ۱۶۰۷
 ۱۶۰۸
 ۱۶۰۹
 ۱۶۱۰
 ۱۶۱۱
 ۱۶۱۲
 ۱۶۱۳
 ۱۶۱۴
 ۱۶۱۵
 ۱۶۱۶
 ۱۶۱۷
 ۱۶۱۸
 ۱۶۱۹
 ۱۶۲۰
 ۱۶۲۱
 ۱۶۲۲
 ۱۶۲۳
 ۱۶۲۴
 ۱۶۲۵
 ۱۶۲۶
 ۱۶۲۷
 ۱۶۲۸
 ۱۶۲۹
 ۱۶۳۰
 ۱۶۳۱
 ۱۶۳۲
 ۱۶۳۳

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ	وَالْجَنَّةُ مَوْجِدَةٌ	وَالْجَنَّةُ مَوْجِدَةٌ
وَالْجَنَّةُ مَوْجِدَةٌ	وَالْجَنَّةُ مَوْجِدَةٌ	وَالْجَنَّةُ مَوْجِدَةٌ

در این کتاب که در بیان فضیلت و کمالات حضرت زین العابدین علیه السلام است و در بیان
و در بیان فضیلت و کمالات حضرت زین العابدین علیه السلام است و در بیان

[illegible]

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

کتابخانه عمومی مجلس شورای اسلامی
تهران - خیابان ولیعصر - پلاک ۱۰۰

بحالت بندگی و سے بدید ہوا رہا ہوئے کہنے کہ خیر کے ازمن بخواہ و سے پہنچنخواست
 بود و سے خواہ پیش و سے الحاج بسیار کرد گفت اگر سے خواہی خالصا بوجہ الشہر آزاد
 کن خواہ گفت کہ خیرین رسالت کہ ترا آزاد کردہ ام و بحقیقت من بندہ تو تو خواہ کن
 بود سے پس خواہ خود را و اول ع کرد و بخدا و رسید و بخیر دست یکے از مشایخ وقت
 حاضر شد اتفاقا آن شیخ مشرف برودتہ بود گفت یا ابوالخیر نظر تو بودم حصہ خود بگو و بجا
 بزوکہ طائوس الحرمین لقب تو مقرر شدہ است پس ابوالخیر بجرم کعبہ آمد و شصت سال
 محاورتہ حرمین کرد و ہرگز گاہی از بچکیں خیر سے نخواست و مختیار سے بسیار کشید و
 ہر گاہ کہ خواستے او از امید و کہ شرم نہیاری باین رو سے کہ بآن پیشانی سجدہ سکینے
 پیش خلق رویا نہ شوئی و ہر گاہ کہ بروضہ مقدس نبوی در آمدے و گفت السلام علیکم
 یا رسول اللہین جواب آمدے علیک السلام یا طائوس الحرمین و فات و سے
 بقول صاحب نفحات الانس در سال سہ صد و ہشتاد و سہ و بقول صاحب الاخبار لا یلایا

مسال سہ صد و ہشتاد و چار حرم سے است از مولفہ شیخ حبیب خواہ اقبال سید

مصدر حق نظر اجلال بود	سال جلوس حبشی کیل گبو	یزمغیل جهان اقبال بود
الہذا یوزین دار فنا و فراموشی	جنا شیخ حبیب سید اقبال	بوصل او بخوان طائوس حرمین

فرم کن یزید سید اقبال شیخ ابراہیم مشوخی قدس سرہ کنیت و سے ابو علی

سہت و از اجلہ مشایخ متقدمین لغیا و بود و با شیخ سمری سقطی صحبت داشت و در
 نفحات الانس مذکور است کہ و سے با یک پیرزن بے رواد و علین در کوہ و را و راہ
 در ہر سال از بغداد بفرج تشریف بردے و در تمام راہ بغداد تا کہ مسئلہ بیوے سیبے
 گذرانیدے ہمہ سچ متادل نہ کردے و فات و سے و راہ سنبان سال سہ صد و

و ہشتاد و شش وقوع آمدہ از مولفہ شیخ دین مقتداے اہل کمال

صاحب حال قال ابراہیم سرور زار سال تر حایش گفت اہل کمال ابراہیم

شیخ ابو الحسن بن سہون قدس سرہ نام و سے محمد بن احمد بن اسماعیل
 بن سہون است و در مشایخ خطاب ناطق مخاطب بود باین سہون اشتہار داشت

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

<p> ۱. در این کتاب ۲. در این کتاب ۳. در این کتاب ۴. در این کتاب ۵. در این کتاب ۶. در این کتاب ۷. در این کتاب ۸. در این کتاب ۹. در این کتاب ۱۰. در این کتاب </p>	<p> ۱. در این کتاب ۲. در این کتاب ۳. در این کتاب ۴. در این کتاب ۵. در این کتاب ۶. در این کتاب ۷. در این کتاب ۸. در این کتاب ۹. در این کتاب ۱۰. در این کتاب </p>	<p> ۱. در این کتاب ۲. در این کتاب ۳. در این کتاب ۴. در این کتاب ۵. در این کتاب ۶. در این کتاب ۷. در این کتاب ۸. در این کتاب ۹. در این کتاب ۱۰. در این کتاب </p>
--	--	--

[illegible]

و در شام سوطین بود و نسبت ارادت بشیخ محمود احمد کرمالی که در شهر برلین میگوشت داشت
در سن ۱۲۰۵ قمری صاحب نفحات الانس میفرماید که شبی شیخ ابو بکر سماعی شنید و مطرب
این قول میخواند بنی القوم اخوان الصدق منهم منبت بن المودت لم یعدل بسبب
شیخ و در مجلس دروید آمد و مطرب هم از هوشی برفت و بجای او شیخ قیام کرد و شیخ فرمود
که مطرب را بهین حال در بویا بیا که بروستی کرده است چیده و در گوشه تنه بچین کردید
چون صبح شد مطرب هوش آمد و خود را در بویا چیده دید بانگ برآورد که ای مسلمانان
از بهر خدا اینچه حالت است من مطرب را از بویا برآورد چون رو بروی شیخ
آمد برآید خود شکست و قوی کرد و هر چه پوچشید دید که از صاحب شیخ شد و بعد از شیخ
برجاء و شخت نسبت و نام آن مطرب بقول شیخ عبداللہ انصاری محمد طبرانی بود و وفات
شیخ ابو بکر سوسی در سال ۱۲۵۰ قمری و ششست قطعہ از مکتوبات

داشت با ذکر و فکر از نوایر امیر سوسی ست سال حلیت او	بر سوسی که بود شیخ جهان
و بعد از وفات شیخ ابو بکر سوسی بیکیال یعنی سال ۱۲۵۰ قمری	نیز ابو بکر سوسی

هشتاد و هفت باه شعبان سلطان امیر ظہیر الدین سبکتگین بادشاہ غزنوی بعد سلطنت
بست سال و عمر پنجاه و شش سال و در غزنین وفات یافت مختصر احوال این بادشاہ
از روی تواریخ اینست کہ سبکتگین شخصی ترکی از امرزاده ملک ایران بود چون
سبب حوادث زمانہ گرفتار بخت افلاس شد و سبکتگین بادشاہ اورا خرید نمود و بخرات الاکثر
سرفرازی داد و بوقیکہ اسحاق بن التگین فوت شد احدی از وزاران مملکت موجود نبود
از نیم سبکتگین نکاح خود با دختر التگین کردہ قدم بر تخت سلطنت نهادیم لہذا اول
خلو بس برہند و ستان حملہ آورد و بر ارج حبیبیال راجہ لاہور مقام نمود و بر پلتان مسخر گشت
و غنیمت بسیار نصیب لشکر طغرلکاروے شد و بر تہ تیغی کرد کہ خود راجہ لاہور عازم
ملک متعلقہ غزنین گردید راجہ مقصد اہل اسلام شد و او اسے خراج منظور کرد و مقابلہ
بوقوع آمد و دیکر راجہ ہماے ہند کہ با پدر راجہ حبیبیال از قنوج و اجمیر و غیرہ آمدہ بودند
ہر گز خورہ پس پاشند نہ از راجہ حبیبیال مطیع الاسلام شدہ خراج سلطانی

[illegible]

در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب
در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲
۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴
۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸
۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲
۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸
۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴
۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶
۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸
۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱
۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰
۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳
۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲
۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱
۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷
۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶
۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸
۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷
۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰
۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶
۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲
۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴
۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰

سید احمد علی خان صاحب

[illegible][illegible][illegible]

علی مخدوم مجنونی لایا بودی در کشت الحقیق پس مرد و یک روز سه شخص در مجلسی سے در آمده
 سارا زبانی توکل پس از شیخ در آنوقت دستار طبری تنکو بهیج داشت دل و بدان دستار
 بایل شد پسید یا امام معنی توکل حقیقت فرمود توکل آلت که طمع از دستار مردان
 کوتاه کنی این بگفت و دستار از سر بر آورد و دو سوئے و سه انداخت نقاست
 که وقتے جامه داشت و بر پند بود و بخانقاه عبدالعزیز فرمود آمد شخصی ویرایش داشت
 سپس خلق بر دے جمیع شاعر و بزرگان شفا کرد و تا وعظ گوید شیخ بر ممبر بر آمد اول
 بجانب راست اشارت کرد و گفت اندک و باز بجانب چپ اشارت کرد و گفت و الله خبر و الله
 یعنی که در گفت عنوان اندر من اندک بر حوالی عجب پیدا شد و خلق بیکبار هم برآمد و بر رفت
 برخاست و چندان اہل دل جان بحق سپردند و در همان شغل از منبر برآمد و بر رفت ہر چند
 جنتند یافتند نقاست کہ در آخر عمر چندان درد در دل حق منزل شیخ پدید آمد کہ
 ہر آخر روز بر بام خانہ کہ حال از یک نزار وے است و آنرا بیت المفتوح نام کرده اند
 برآمدے و روئے لبوئے آفتاب کردے و گفتے اسے سرگردان باد بہ ملکات
 امر و چون بودی چون گذرانیدی فہم سیج جائے پر اند و بگہیں در دل تافتے
 تم سیج جائے از یزد و زبردگان این واقعہ ہم چیز سے یافتے ازین جنس امتحان
 بسیار بگفتے تا آفتاب فرو رفتے وفات وے در ماہ ذیقعد سنہ چار و صد
 و پنج ہجری است از مولف رفت چون زنجہان بخجیرین شیخ دقاق عاشق مشتاق
 ہست این خطبہ آن شاہ زہد زین ابو علی دقاق نیز مر و بسال ترعایش
 گفت دقاق شہرہ آفاق ہا شیخ عبداللہ الرحمان سلمی قدس سرہ
 نام وے محمد بن حسین بن محمد بن موسی سلمی است صاحب تفسیر حقائق و طبقات
 مشائخ است و سوائے ازین دو کتاب دیگر تصانیف وے ہم بسیار است
 کہ قریب بعد کتاب رسیدہ بود و عمر خلیفہ شیخ ابوالقاسم نصیر آبادی است و ابوالقاسم
 مرید شیخ شبلی بود و شیخ ابوسید ابوالخیر بعد وفات شیخ ابوالفضل پسید خود
 بصحبت وے رسیدہ تکمیل یافت و فرقة خلافت پوشید وفات شیخ در ماہ

بن علی داشت آن است و لقب شیخ الشیخ دارد و نسبت از اوت و سے لبره واسطه شیخ
 محمد بطامی برادر زاده و خلیفه شیخ ابانیر دبطامی میر سردار از اقربان شیخ ابو الحسن
 خرقانی است عالم بود و علوم ظاهر و باطن کلام شیرین و بیانی کافی داشت و صاحب
 کشف المحجوب میفرماید که من از شیخ عینیله که یکی از اصحاب و سے بود شنیدم که وقت
 در بطامی بلخ بشمار آمد هم کشت زاده و اشجاء آل نواح از انبوه بلخ سیاه گشتند و دوم
 بحر خوش آمدند و بلخ را وضع میکرد و زد مکن نبود شیخ ازین پرسید که اینچه شور است
 احوال بلخ بفرماین شیخ رسانیدم برخواست و برام برآمد و دوسه لبوسه آسمان کرد
 نخی و جامی مذهب بلخ از زمین برخاست و تا یک ساعت پیش نماند و یکپس را نقصان همه
 بوقوع نیامد و فاست شیخ در ماه رجب سال چهارصد و شانزده و تقو لے چار صد

و مقتدره هم بریت از مولف شد چنانچه در میان فردوس قرن

یا حق محمود و سالتان نیز | ادی عبداللہ محمد بن سلتان | شیخ منصور و اھلنا سلتان

قدس اللہ سرور شیخ نعمانی نہایت بزرگ و امام عالم معلوم صوری و معنوی
 واقف و فائق و محقق بود و مذهب حنیفہ داشت و مرید شیخ احمد کو کافی بود و ماتہ پیر
 باوے صحبت داشت و فاست و سے در سال چار صد و شزده هم بریت از مولف

رفت چون زین دم در غلہ برین | استاد بو منصور منصور جہان | سال ترحیلش رستم شد ز قلم

زیدہ کامل آرام | ام بخوان سرور ابو منصور | سال میل آن شد کون و مکان

مسعود و غاندی شہید قدس اللہ سرور الفونی از سادات عظام علویت
 و نسب او حضرت محمد حنیفہ بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ منتهی بشو زام والد ماجد مشن
 میر ساهون عطا اللہ علویت و نام والدہ ماجدہ و سے ستر محلہ خواہر سلطان محمد و
 سبکدین غزنو سے بود و رسم مبارکش میر مسعود است و در فواجی دہلی اورا پیر پلیم و در
 دیار خراسان رجب سال در بعضی جا اسپان غازی و با کے میان و بالا پیر
 و شہلا پیر نیز گویند و لقب مبارکش سلطان الشہید و سید الشہید است و اکثر ارباب
 بصیرت متفق شدہ اند کہ بعد از شراوت میر مسعود ہرگز در ملک ہندوستان بر تہ شہادت

سمونات را که از سنگ تراشیده بودند همراه خود بر در مسجد غزنین انداخت میر مسعود
 هم چو ای سلطان در غزنین شریف بر در و دیواران شرکان هندیش خوابه حسن مهندی
 وزیر اعظم سلطان آمد و درخواست کرد که اگر سلطان بہت سمونات را کہ مسعود داشت
 با واپس دہ دیون آن بہت زر سہج از باگیر و حسن سمندے برین معاوضہ راستہ
 شدہ عرض حال بخدست سلطان نمود حضرت میر مسعود کہ در آنوقت حاضر بود وقت بود
 گفت اینخواہ شہساز میخواید کہ بروز شہر از رابت تراش و سلطان محمود رابت فروش طلب
 کند حالاً محمود بہت شکم شہنشاہ را بدینا بہت فروش خواہند گفت حسن مہندی ازین تقریر
 و مظلومت میبود تا آنرا کہ میر مسعود بہ خانہ سلطان محمود چہن از خیال آگاہ شد
 بیاس خاطر حسن مہندی کے روز کے سالار مسعود را در خلوت طلبید و گفت کہ بابا بدو پرتو
 و کجا ہل از فراق تو غمت می کشند بہتر آنست کہ چند روز آنجا بروئے و بشکار و شیرخول
 باشی بعدین درو از امیر حسنک میکائیل را بجا حسن مہندی کے بوزارت نصب کرد و تہ پیش
 خود خواہم طلبید چنانچہ حضرت مسعود از سلطان محمود رجعت شدہ در کابل ہرزو پدر خود
 میر سہو شریف آور و در آنجا با چند ہزار سوار سوار باراد و غلامتوہر ملتان گردید و از
 ملتان و راہو دہن و از آنجا در دہلی رسید و از دہلی بقیچہ فائز شد با نظرت آب گنگ
 بگذشت پس خواست کہ دہلی را مفتوح سازد اول ستر داسے را کہ باہن حایل بودند
 ماراج نمودہ قریب دہلی رسید و از آنطرف راستہ جہیال را بدہلی بالشکرانہ مقابلہ کرد
 و تا کماہ حرب واقع شدہ درین اثنا خبر رسید کہ ملک بھی بختیار و میر سیف الدین غلوی
 و سید غزالدین و ملک دولت و میان رجب امرائے نامدار دولت محمودیہ از بدخوشے
 حسن مہندی وزیر دار الخلافت غزنین را گذارشتہ بخدست میر مسعود آمدہ اند حضرت
 سالار و قوع از خیال را از مواہبات حقانے دانستہ باستقبال ایشان برآوہ و با عز از
 واکرام تمام ہر یک را بدشکر خود آور و دہان روز اتفاق حرب عظیم افتاد و میر مسعود
 غزالدین با چندے از جوانان شریف شہادت جہشید و سالار مسعود غازی کے
 با شرف الملک سخن بود و گوہال سپہ شہا جہیال حاکم دہلی گزے بر میر مسعود انداختہ

محمد بن واکاسی وچراست بالشرکاء طلب رخصت فرمود و دوسے در آنجا رسید کارزار را
 نمایان بوقوع آورد و شهادت یافت چنانچه مقابر شهدا و آن سرزمین بسیار اندک پس سید
 عزالدین را که بعلن میر شمسار در و بان که ظفر سیکر لطافت قصبه گویانو و نواسه آن
 چنین کرد و او در آنجا ترو دامت شایسته بجا آورد و شهید شد مرقدا و نیز در گویا میرزا زنگاه
 خلق است پس ملک فضل را باقر با سکه او بجانب بنارس و نواحی آن رخصت داد
 و سکه نیز در آنجا شهادت فایز شمسار پس ملک عمر و طفل را با صاحب ایشان بجانب
 سیدار و نقین کرد و ایشان در آن نواسه شهادت یافتند چنانچه مقابر ملک عمر و طفل
 در قصبه مجبور و نواسه آن زیارت گاه خاص و عام است و از آنجا میر سید قائم شمسار
 که در میان قصبه و دوسرا سکه و قصبه گشت و آسوده است و در جوار او بر اسم خواص و شایع و غیره
 و دیگر شهدا عظام خفته اند و از اصحاب ایشان کالج شهید یا دیگر شهدا در قصبه سده هور
 آرام پذیر اند و آنرا سید گندو کر نیست که نیند و سحره محابا بجانب بنارنجی شهید و سوا شهید و
 اشرفات ممتاز اند و دیگر از اصحاب آنجا حاجی شریف است که مرقدا مقدس او در موضع
 انبلو در از اعمال برگشته و گذشته و دیگر از یاران جان نثارش قاضی طاهر شهید است
 که مرقدا در میان جگل متصل لغت از اعمال برگشته و گذشته و دیگر از یاران
 فدا که حضرت پیر سید عبدالقادر شهید یا یاران خود و قصبه انبلی آسوده است اشرفی
 حضرت سلطان الشهدا مردمان حمرا هیان را بجا بجا بجا و غیر متعین کرد و خود و قصبه ستر که
 و نواحی آن اشرف سید است بعد از چند روز بنظر رسید که ستر معلی مایه و دوسه در کمال
 وفات یافت و میر مایه و علوی و لادش جنازه مادرش را در غزنین فرستاد و خود
 میرا به بدیدار فرستاد و چند روز در ستر که اشرف می آر و چون نزد یک رسید سلطان الشهدا
 با استقبال برآمد و پیر عالیقدر را بمنزل خود آورد و در میان سال سلطان محمود غزنوی
 جنت حق بود و در باب غفر و غفرین غزنین مدفون شد چنانچه وفات سلطان محمود
 در سهند شایع شد و کفار از هر چهار طرف غلبه آورده خواستند که لشکر اسلام را از سهند
 سهندستان بر دارند از آنجا که سکه بجام منافق بود که بوقت بریدن ناخن ناخن گیر

با تجماندہ کر بر فرج سعادان تاخت آورد چون مشرکان فرار شدند باز شریعت آوردہ
 و بیایان باغ ایستاد سعادان باز مراجعت کردہ جائے خود قایم کردند تا جاسیکہ نظر کار می کرد
 غیر از کشتن خون چیرے بنظر نمی آید اتفاقاً اول وقت نماز عصر روز یکشنبہ تاریخ چهارم
 ماہ رجب سنہ یحییٰ در بیت و چار تیر قضا در گلوسے مبارک سید الشہداء رسید و کلمہ
 شہادت گویدان از اسب مادیر خنک فرو آورد و سکنزد دیوانہ و دیگر خدمتکاران جزیرہ
 در روز رخت بر ستر از اثم الفقر قنوالہ خود بایند و سکنزد دیوانہ سر مبارک را بر زانو سے
 اخلاص خود گرفته بنشست و زار بر آدمی گریست سلطان الشہداء اکیترہ شہر حق بین بگشاد
 و تبییہ کرد و کلمہ ہو بر زبان راند و جان بشاہدہ ہویت مطلق تسلیم فرمود و تقاضاست
 کہ چون کلمہ مطلق بادشاہ دہشتہ در برابر حق بمقام دفن میر مسعود رسید بزیادت مقبرہ مشہود
 و سے مشرف شد و بجاوران نقد و جاگیر بسیار داد و بتبیر روضہ عالیہ دوبارہ مشغول شد
 و تقاضاست کہ بعد شہادت حضرت میر مسعود و خورق فکر امات بسیار از و سے سر بر زدند
 کہ از احوالہ تحریر خارج اند و خلق انبجہ متعقد کر است ولایت دہر سال بروز عرس خلق
 بشاہ اجلم ناسے در انداز اطراف و کناف ہندوستان بزیارت بابرکت آنحضرت
 می آیند و آنانکہ رفتن نمی توانند در ہر شہر علمہا سے فراوان بنام حضرت سالار تیار کردہ
 بحجم کثیر بنیاد و صاحب اخبار الانیار میفرماید کہ این برعت علمہا کہ در ہندوی چہرے گویند
 در ابتدا بنو دیوانہ و وفات و سے چہار صد سال شایع گشتہ و گویند کہ در صدے نهم از
 سنہ سال ہجرت نبوی راہب از راہگان ہندوستان کہ اولاد داشت بر مقبرہ حضرت سالار تیار
 رد ہزار نیاز مندے نذر کرد کہ اگر حق تعالیٰ بمن پسرے عطا فرماید علم کلان قبول است
 کہ جواب داد و نیاز سے نذر فرہ ہمیا کردہ و مرد و ازہ خانقاہ عالیجاہ حضرت سالار
 لقب ساز و چون توجہ حضرت سید الشہداء و عطا سے او سچانہ تقابلے در ہمان سال
 پسرے در خانہ و سے متولد شدند و خود وفا کرد و علم کلان تیار کردہ بر دروازہ
 روضہ عالیہ لقب ساخت پس از ان روز این برعت شایع شد کہ شخصیکہ لا ولد میاشند
 بروج سید سالار توجہ شدہ نذر ساختن علم بنام و سے در دل خود مستحکم سے کتبت

گفت پس اللہ تعالیٰ سائر العیوب بنویشد شیخ ابوسعے گفت اول تو خوش من را از من پیش
 سے الحال بشمیل بنقدیر بیا سید کہ جابر مائے و سے پاره شد و بر گشت پیش شیخ قصه
 خدای که عمار مناد و عاکر و فی الحال بجال خود باز آمد گفت که شیخ ابوعلی سیاه
 است بحسن بوز و متنی شخصی را دید کہ کاغذ سے لوشته در دست داشت پرسید
 کہ این چیست آن شخص گفت کہ امام بوسے مفتی وقت سید و سید دینی فتوے
 مختصر فرموده فرمود کہ این را باز پس پیش امام ببر و گو کہ در فتوے غلط کرده آن شخص
 فتوے را باز پیش ابوسعے مفتی برد و اظهار حال کرد مفتی چون در فتوے تامل و
 غور نمود دانست فی الحقیقت خطا کرده بود مفتی برخاست و بخدمت شیخ آمد و عرض
 وفات و سے در ماه شعبان سال چار صد و سبت و چار ہجریست از کوفت

بوسے ابن عیاض و الاچاہ	از وجود حجت برین جنگاہ	کمال تحصیل آن امام زمان
بوسے شاہ شہداء آن چاہ	شیخ ابواسحاق بن شہر یار	گازروئے

قدس سرہ نام و سے ابراہیم داممل و سے از فارس است و انتساب و سے
 در لقون شیخ ابوسعے حسین بن محمد فیروز آبادی الاکارست و مناقب و فضائل
 و من بشیر از آنست و بحاطہ تحریر و تقریر در آمد صاحب کرامت و خوارق و زہد و تقوی
 و ریاضت و جامع کمالات صوری و مہنوی بود و بروز یکہ شیخ بسو لہ شدہ بود و
 ازان خانہ چون عمود پیدا شد رو بہ آسمان پرست و شایعہ داشت کہ بہر طریقت
 شائے ازان نور میرفت و چون شیخ بحد بلوغ رسید و جذب عشق الہی و سے را بسو
 خود جذب کرد از ادب و ارادت بسو شیخ سیکہ ازان عبد اللہ خفیف دوم حارث
 نکاحی سیوم ابو عمر داشت از خدا خواست کہ خدا یا مرا آگاہ گردان کہ یک
 دام شیخ ازین ہر سہ شیخ رجوع آرام شخصی را بخواب دید کہ شتر بار سے از کتب
 کتب خانہ ابو عبد اللہ خفیف نر و سے آوردہ چون بیدار شد دانست کہ
 جوالم بخدمت شیخ عبد اللہ است و ہمان روز شیخ اکابر بایاد و کتابہا سے
 شیخ عبد اللہ پیش و سے آورد و شیخ بخدمت و سے مشرف شد و گفت

دشمن گناہی داشت که انما سے ایمان و مردان و دوستان و قرابتیان شیخ بر آن
نوشته بودند چون وفات شیخ نزدیک رسید وصیت کرد که آن کتاب را در کفن
من بنده پس حسب فرموده شیخ آستان کرد و بعد وفات شیخ را بخواب و بدو گفتند
مستحالی یا تو چه کردی گفت اول کرستی که با من کرد این بود که آن گناہی که
نام سے ایشان در آن کتاب درج کردم همه را بنحشید و نیز هر کسے که بر سے حاجت
و بیجا برخاک من بیاید بر او رسد نقاست که یکے از وزیر سے سلطان یا شیخ ارشد
او سے داشت و بر خندید که در که شیخ چیز سے از سے بستاند قبول نفرمود و در
پیام شیخ گفته فرستاد که چون چیز قبول نہ کرد سے امروز ازیرا سے تو
خند بندہ آزاد کردم و تو اب آن بنو بنحشیدم فرمود از او کردن بندگان مذہب من است
ملکہ بندہ گردانیدن آزادگان مذہب من است و گویند کہ شیخ ابواسحاق شہر بارگاز و
مناصر شیخ خجوم علی جویری صاحب کشف المحجوب است لیکن با ہم ہر دو بزرگوار
ملاقات واقع شدہ وفات شیخ ابواسحاق در ماہ ذیقعد سال چهار صد و سی و شش

ہجریست از مکتوب

اسوی حینت شد و از دار فنا

شاہ جوہاں محبوب حیدر

مال وصل او چہ ششم از حیدر

گفت دل حسن علی کا مکان

کا زونی زیب قطب اکبر

نیز ابواسحاق سلطان زمان

ساکت الی حبیب اصفیاء

از حال آن شہ دور زمان

نیز ابوالقطب الاصفیاء

وصل او شد از دل سرور

شیخ ابو منصور محمد حکیم

الفارسی قدس سرہ والد ماجد شیخ الاسلام عبداللہ انصاری سے است و مرید
سید شریف حمزہ عقیلہ و جد است ابوالمظفر نرغسی نیز حاضر اندہ شیخ الاسلام
سینہ یاد کہ ہفتاد و چند سال علم آموختم و نوشتم و در تیکار بیج بردم چون دیدم
اینہ اول حرف ابو کہ از پدر آموختہ بودم وفات سے در سال چہ صد و
ہجریست و مرار پر انور در باج نزدیک فرما شیخ ابو حمزہ شریف عقیلہ است از مکتوب
منصور کہ پادشاہ اصفہان بدینیں خدا قبول و منظور تار بیج وصال او سہ روز
دل گفت نہ بہ حبیب منصور شیخ احمد کدوری فارسی سترہ از خندہ علما سے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

دلا اسنا چون کندیش رفتند اصحاب پر رسیدند که این هر دو کس که بودند گفت که کیے ابو الحسن
 حنفه قانی و تپانے ابو عبد الله درستانی نقلاست که شیخ ابو سعید را در وقت اشعار
 بسیار اندوین ریاضی از جمله است ۵ چشم هم اشک شد چنان غم گبر لیست
 در عشق توبه چشم میباید زیست ۶ از من اثره همانند این عشق از چلیست ۷
 چون من چیم مشوق کشم عاشق کیست ۸ و این ریاضے برای تپ زده دار و جز لیست
 لکری کا غزله نوشته و لکری تپ زده به بند ریاضی ۱۱ اے در صفت و اوست تو میرا
 که و سه ۱۲ و جمله بهمان خدمت درگاه توبه ۱۳ علت تو ستانے
 و شفا فیم تو سه ۱۴ یارب تو بفضل خویش سبحان و بده نقلاست که شیخ ابو سعید
 گفتند که فلان کس بر روی آب میر و فرمود که منسل است شوکان آبی هم بر روی
 آب میر و نگفتند که فلان کس در هوا میر و گفت که زغن و زراغ هم در هوا میر و نگفتند
 که فلان کس در یک لحظه از شهرے بشهرے میر و فرمود که شیطان نیز در یک نفس
 از شرق تا غرب میر میکند و همچنین چیز را در حضرت حق چیزے عزتے و توقیرے نیست
 مراد آنست که در خلق نشیند و در دست کن و زن بخواد و با مردم در آمیزد و یک لحظه از
 خدا غافل نباشد و لا دست با سخاوت شیخ بروزی شنبه غره ماه محرم سال سه صد
 و پنجاه و هفت و وفات در شب جمعه چهارم شعبان سال چار صد و پهل میر لیست
 و عروے هزار باره سنت و بوقت وفات خود شیخ وصیت کرد که بعد وفات این ابیات

با و از بلندیش چنان که من بخواند	خوبتر چیست زین ایام کار	دوست با دوست رفت و بار بار
باشد اندوچ او سراپا نسج	اگر دو نزد دوست عاشق زار	حالیچ وفات از بولف
بوسید آن خیر دین فضل جهان	بهر عالم در دو عالم مقدر	سلاکت مسوم شد تو لید او
چلتش آمد سنید	گفت دل و جان شد نادار	بهر محرم بوسید آمد ۱۰۰۰
که و سه اهل دین سلطان	سال تر حاش لب صد صد	ایضا چو آن بوسید آمد و جهان
دیوان شد و دنیا بخت رسید	ایمان شد و دل سال تر حل او	ولی زمین بوسید رسید
شیخ ابو عبد الله را که قدس	سره نام و سه علی بن محمد بن عبد الله است	

[illegible]

که بر آید بر خوار و کسر چیزی نصیبت کرده بود و خواست وی در راه رمضان

سائل خیار و بد و بجا و یک چهریت از مؤلف

در بیان مین و سن روزگار و غایت زنده دل گویند تاریخ

شیخ ابوالفضل محمد بن حسن خلی قدس سوره شیخ بود و سالن بیت الرحمن که

در سینه است بر سر عقیده نو یک و شوق صاحب کشف المحجوب میفرماید که افتاد است من در

طریقت باره است که عالم بود و علوم و تفسیر و روایات و کرامت ظاهر می

و با سطنه بر مرید شیخ صوری بود و از قرآن ابو عمر و قزوینی و ابوالحسن است

و نه شصت سال حکیم عزالت گویند ما میگرفت و نام خود در میان خلق گم کرده بود

و عمری در از یافتن خوار و کرامات و کرامات و لباس مقصود نه داشته

و شخصی بود و حبیب و بار عیسا که یکس را پیش یارای کلام کردن نبود و نیز صاحب

کشف المحجوب میفرماید که روزی حضرت شیخ و من و دیگر دو تن بر دستهای مبارکش

آب میرنجیم در خاطر من گذشت که چون کار با تقدیر و قسمت است پس چرا در میان

خدمت پیران می کنند و بارهای خدات بر دوش میزدند تا مقصود رسید شیخ بر سر

من نظر کرد و فرمود اے علی آنچه در دل اندیشیدی را بگو و بد آنکه هر گاهی را سببی است

چون حق تقاضای می خواهد که انسان خاک را تاج مملکت و نخست ویرا تو به و دهر و

نجی میت دوستی از دوستان خود مشغول کند تا خادم شود و بسبب خدایت گزین است

حاصل کند و نیز صاحب کشف المحجوب میفرماید که وقتی شیخ ابوالفضل از بیت الرحمن قصد

دشوق داشت و باران می بارید و ما خادم در گل بشکل تمام میرفتیم چون و در آنجا

رسیدیم نگاه کردیم دیدیم که تعلین شیخ خشک بود و باعث آن پرسیدیم سر مود که

ما من قدم در راه تو کل نهادم خدا اے تقاضای می فرماید و حل نگذاشته

و اگر چه صاحب کشف المحجوب و نفحات الانس تاریخ وفات شیخ بیان نفس موده

لیکن در حاشیه نفحات الانس تاریخ وفات شیخ در سال جاری و نه در آن

قطعه از مؤلف پیر ابوالفضل بن حسن خلی

ابو شیخ بهد صفا و کبار

پیر بر شمسینم در لاهور رسید شب بود بیرون شهر مقام فرمود با مردان که داخل شهر شدند
 دید که مردان جنازه فیض اندازده حسین زنجائے بردوش می آیند که بهمان
 شب حسین زنجائے بر حجت رحمانی پیوسته بود پس همراه جنازه شد و بقیام در جنین
 تشییع برده حسین را چون گنج حواله خاک نمود و خود بیرون شهر بجای مغرب که حال حاضر پیرانوار
 در آنجا است مقام کرد و در عقینة الاولیاء گذرست که چون غلے بمجور برے در شهر لاهور
 قیام نمود مسجدی بمقام خانقاه خود تعمیر کرد و بنیاد محراب آن مسجد بستی بساجد دیگر
 قریبے مایل سمت جنوب داشت فلنماے لاهور که در آنوقت نوبت وقت بود و در
 بر شیخ اعراض کردند لیکن شیخ خاموش بود چون تعمیر شد روزی همه علمائے
 شهر را جمع نموده و خود نام شده در آن مسجد نماز کرد بعد از نماز با حاضرین وقت فرمود
 که به بنید که کعبه الله که ام مست است فی الحال حجابها از میان برخاست و کعبه بجاوے
 مسجد نمود اگر گشت که همه حاضرین بحشیم ظاهر دیدند و قبر مبارک شیخ هم موافق مسجد بستی
 بمابق بالاسے مزار پر انوار شیخ گنبد نبود حالاً در سال یکم از دوهصد و هفتاد و هشت
 شخصے حاجی نور محمد فقیر بتعمیر گنبد محلے پرداخت و مسجد قدیم هم دوباره بحشین سے
 کلدار شاه فقیر تعمیر گشت و بحجرت مدوح بدین نوع درج تواریخ متقدمین است
 که حضرت مخدوم علی بن عثمان بن سید علی بن عبدالرحمن بن شاه شجاع بن
 ابو الحسن علی بن حسین اصغر بن سید زید شهید بن حضرت امام حسن رضی الله تعالی
 بن علی کرم الله وجهه بود و محضے مباد که مقام پر انوار شیخ علی مجور برے
 جائیت تبرک و بر فیض دلجائے خلق که در ایام سلف و حال خلق خدا از خاک
 پاک آن مقتداے اولیا فواید دینے و دنیوے حاصل می کند چنانچه خواجہ بزرگ
 حسین الدین حسن بنجرے قطب الهند و فرید الدین گنج شکر قدس سرار هم و غیره
 اولیائے کبار و مشائخ امار از مزار گوهر بار وے فواید عظیم یافتند و مدنے
 و نیجا خلوت گزین اندند که تا حال مقام خلوت خواجہ بزرگ اندرون حریم مزار
 و مکان چلک حضرت فرید بیرون خانقاه عالیجاہ موجود است و نقلست که وقتے خوابه

خزینة الاحفاد

شیخ ابوالقاسم فیضی	ابوعلی غزنوی شاه جوهر شیراکبر	که بر دلایع ایشان همه از اسرار محبوبی	شیر قوال انداز بن فرزند زکریا
شیخ ابوالقاسم فیضی	ابوعلی غزنوی شاه جوهر شیراکبر	که بر دلایع ایشان همه از اسرار محبوبی	شیر قوال انداز بن فرزند زکریا

شیخ ابوالقاسم فیضی قدس سره از اعظم مشایخ خراسانست رساله شیریه
 و تفسیر لطائف الاشارات از تصانیف ولایت مرید و داماد شیخ دقاق داوستاند
 شیخ ابوسعید فارسی است و صاحب کشف الحجب و مبغیر مایه که امام قشیریه
 از اجله حالش پرسیدم گفت که وقتی مرا پاره تنگ مطلوب بود و هر تنگ
 که از زمین بدست می گرفتم گوهری می شد و منی انداختم و فاش آن جامع الکمال
 با اتفاق اهل اخبار در ماه ربیع الاول سال چارصد و شصت و پنج هجریست از مولات

کشت راسی جوهر خلد برین	شیخ فیاض الدین ابی القاسم	است و هاشم محمد علی قدس سره
هم به چنین ابی القاسم	ایضا شیخ ابوالقاسم قشیری شیخ دین	از جهان چون یافت از خلد حبا
سال هاشم منم دین قائم است	هم گو قاسم امام اصفیا	بیر از القاسم مقدس طیب است
ولایت آن مقتدا را اولیا	شیخ الاسلام عبد الله انصاری قدس سره	

تکلیف و ابوالاسماعیل و نام پدر و ابوشعور محمد انصاری و لقب شیخ الاسلام
 است و هر جا که در تفقات الانس یه شیخ الاسلام مطلق مذکور شده است مراد از وقت
 قریب و ارادت یحیی است پدر خود داشت و هاشم از هرات است
 و از اولاد ابوشعور است انصاری بن ابیولبت که صاحب حسل
 سید عالم صلعم بود و مست انصاری در زمان خلافت عمر رضا آصف بن قیس به
 خراسان آمد و در هرات ساکن شد و از اولاد و شیخ الاسلام از بزرگان و
 محدثان و مفسران عظیم الیه بود و در طریقت هم مقامات بلند و در اربع اجند و شصت
 و سیف بود که در عمر نه سالگی انتاعی کرد و علمای نو شتم و بعد چهار سالگی مراد از
 عشق اند و سخن گفتن و اشعار عسری من زیاده از شش هزار است و اشعار
 نازی و فارسی بقدر کمیک که یاد و زرم و سه هزار حدیث نبوی در حفظ من است
 این از پدر است و اولاد است با سادات و سه بروز و صد و شصت و شصت و شصت و شصت

[illegible]

احرام محبت آن شخص بابت و منزل و سہ سید سے در آنوقت از غایت غم و اندوہ از دنیا رفتہ بود پرده از رخسار برداشت پیرے دید بار و سے نورانی درویشی سفید خون از دینہ و سے دیدہ بر رخسارش خشک شدہ آما سے خندید و چون غمخوار از خندہ و سے عجب آمد تجنیز و گشتن و سے کرد چون از آنجا باز آمد گر یان سے جو دیرے بوسے رسید و گفت ای جوان چرا سے گریئی مگر آیتے از کتاب اللہ تو رسیدہ است کہ آن کار نہ کردہ کہ این گریہ تو اندوہ من سوختگان است نہ مانند دل سوختگان این بخت و گزشت شیخ را ازین سخن در بر در و دوسو بر سو زینغز و دوسو هر چه داشت بدو پیشکش کرد و بیرون آمد و سیاحت پیش گرفت گویند کہ مگر مدیر کامل را خدمت کرد و با فقر صحبت و در حرم کعبہ و مدینہ مطہرہ و بیت المقدس ریاضات کشید آخر برات مراجعت کرد و وفات شیخ ابو نصر در سال پانصد و چہرے ست و عمر یک صد و ست و چار سال و مزار بر انوارش در قافجہ آباد است قطعہ از مولف

جون ابو نصر از جهان پر گشت و یافت از رحمت الفردوس چا جملش قطب اللہ ابو نصر خوان

بزر روی میر نیب الاولیا حجتہ الاسلام امام محمد بن محمد الفرائسی

قبیل سترہ کینت و سے ابو جابر است و لقب زین الدین و اصل و ست از توس بود و مذہب شافعی داشت و انساب و سے در تصوف شیخ ابو علی فارسی است و در اوایل حال و در طوس و پیشاپور تحصیل علوم و تکمیل آن اشتغال نمود بعد از ان با نظام الملک ملاقات کرد و قبولے تمام یافت و تدریس در مہ نظامیہ نمود و را بوسے تقویٰ نمود و چندے در آنجا گذراند و بعد از ان با خشیانہ و مہ ترک کرد و در بیت اللہ رسید و بعد از اسے حج بنام مراجعت نمود و از آنجا بہ بیت المقدس و از آنجا بہ مدینہ و از آنجا بہ کافہ و از آنجا بہ وطن بازگشت و بسیار کتابا سے سفید تصنیف کرد مثل تیار العلوم و جواهر القرآن و تفسیر باقوت جہل مجلد و مشکوٰۃ الانوار و کیمیائے سعادت و غیرہ و از و سے صدقہ خانقا سے بنا کرد و ببادت حق بطریق خبر مشغول و مناسب نفحات الاسن میفرماید کہ شخصی از اکابر ان دین فرمود کہ روز سے

بجائے البغی الامنی القریشی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کاغذ العرب والہج و الامن
 بالانسن از شنیدن این کلمات آثار ایشانست و تبسم در روئے مبارک
 حضرت شاہ رسالت ظاہر شد و فرمود محمد غزالی کہ کجاست فی الحال خیر الی
 حاضر شد و سلام گفت آنحضرت جواب سلام داد و دست مبارک خود در دست
 و سے داد و غزالی دست حق پرست آنحضرت میبوسید و جیشم نے نہاد و روئے
 خود را بوسے میمالید لبید زبان نبیست و حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیہ
 بالسماء عقاید سچا پس چندان استبشار فرمود کہ شنیدن کتاب محمد غزالی چون
 از خواب بیدار شدم جبرئیل من اثر گر یہ بود از ان کرامت و احوال و کہ دیدہ بودم
 هیچ محمد صادق شبہا نے روح در مناقب غوثہ سفیر اید کہ لبیب مزاج چون حضرت
 رسول اللہ با موسی ملاقات کرد موسی گفت من شنیدم کہ شما فرمودہ
 علماء اسی کانیا بنی اسرائیل پس مے خواہم کہ شخصے را از علماء امت
 خود پیش من بیاوید در آنوقت روح پر فتوح امام محمد غزالی حاضر بود حضرت
 رسول بوسے اشارت کرد کہ بخندست حضرت موسی حاضر گرد و چون حاضر شد
 موسی فرمود کہ نام تو چیست گفت محمد بن محمد غزالی است موسی گفت کہ من
 صرف نام تو پرسیدم پس چرا تو نام پدر خود ہم یاد کردی این فطرت ہے چہ منے
 در و عرض کرد کہ حق جل و علا شب جلوه شجر طور از شما پرسید ما کلامک ہمینا
 یا مقلدے در آنوقت شما جواب دادید ہی عصا ہما اقلو علیہا و اہش جہا
 علی غنی و نے یہا مارب اخرا ہا پس حضرت حق از شما سوال کرد کہ در دست
 شما چیست در جواب آن لفظ ہی عصاے کافی بود چندان تقریر دیگر زیادہ
 از سوال رہا نے کہ شما گفتید چہ معنی داشت موسی فرمود کہ چون از جانب
 حضرت رب العزت بما سوال شد کہ تا ملک ہمینک یا موسی دانستم
 کہ سوالی نہ از جانب عالم انیب و الشہادۃ نیست بلکہ بحجت اتیناس دل اسد
 پس متفہماے انکشاف حل و موقع مقام ایچند کلمات از زبان

ترجمہ الاصفیٰ
 جلد دوم
 ۱۳۹
 بجائے البغی الامنی القریشی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کاغذ العرب والہج و الامن
 بالانسن از شنیدن این کلمات آثار ایشانست و تبسم در روئے مبارک
 حضرت شاہ رسالت ظاہر شد و فرمود محمد غزالی کہ کجاست فی الحال خیر الی
 حاضر شد و سلام گفت آنحضرت جواب سلام داد و دست مبارک خود در دست
 و سے داد و غزالی دست حق پرست آنحضرت میبوسید و جیشم نے نہاد و روئے
 خود را بوسے میمالید لبید زبان نبیست و حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیہ
 بالسماء عقاید سچا پس چندان استبشار فرمود کہ شنیدن کتاب محمد غزالی چون
 از خواب بیدار شدم جبرئیل من اثر گر یہ بود از ان کرامت و احوال و کہ دیدہ بودم
 هیچ محمد صادق شبہا نے روح در مناقب غوثہ سفیر اید کہ لبیب مزاج چون حضرت
 رسول اللہ با موسی ملاقات کرد موسی گفت من شنیدم کہ شما فرمودہ
 علماء اسی کانیا بنی اسرائیل پس مے خواہم کہ شخصے را از علماء امت
 خود پیش من بیاوید در آنوقت روح پر فتوح امام محمد غزالی حاضر بود حضرت
 رسول بوسے اشارت کرد کہ بخندست حضرت موسی حاضر گرد و چون حاضر شد
 موسی فرمود کہ نام تو چیست گفت محمد بن محمد غزالی است موسی گفت کہ من
 صرف نام تو پرسیدم پس چرا تو نام پدر خود ہم یاد کردی این فطرت ہے چہ منے
 در و عرض کرد کہ حق جل و علا شب جلوه شجر طور از شما پرسید ما کلامک ہمینا
 یا مقلدے در آنوقت شما جواب دادید ہی عصا ہما اقلو علیہا و اہش جہا
 علی غنی و نے یہا مارب اخرا ہا پس حضرت حق از شما سوال کرد کہ در دست
 شما چیست در جواب آن لفظ ہی عصاے کافی بود چندان تقریر دیگر زیادہ
 از سوال رہا نے کہ شما گفتید چہ معنی داشت موسی فرمود کہ چون از جانب
 حضرت رب العزت بما سوال شد کہ تا ملک ہمینک یا موسی دانستم
 کہ سوالی نہ از جانب عالم انیب و الشہادۃ نیست بلکہ بحجت اتیناس دل اسد
 پس متفہماے انکشاف حل و موقع مقام ایچند کلمات از زبان

دسبب توبه و سوائے آن بود که سلطان ابراهیم غزنوی و فضل بن سلطان بنزیمیت فتح
 بیستین ساله را که کفار از غزنین بیرون آمدند بود و سنانی در عرج و سقید و گفته بود و
 بنزیمیت نامی از بن سلطان رنانه و در راه مجد و بی وید که شراب می خورد و با آنی گفت
 که پیر کن قدیجی کبوتری سلطان ابراهیم غزنوی می تاخت و در میان می گفت که و س
 مرد غازی است و بادشاه اسلام چگونگی گویا باشد و گفت مردی که ناخوش بود است
 آنچه در سخت حکم او آمده است در تیر ضبط نیا و روه حالا میرود تا ملک است دیگر بگیر و قدری
 گیر نیست و بخورد باز گفت قدیجی دیگر کبوتری حکیم سنانی شاعر پیر کن سنانی گفت
 که سنانی مرد فاضل و لطیف طبع است که نیست گفت نامبارک مرد نیست اگر
 کور نبود و سبب بکار دیگر مشغول شد که ویرانکار آمدی چند تنه آن دروغ بکار غن
 زشته است و می خواهد که بان دروغ فایده حاصل کند و تمییز اندر که او را بر س
 چرخ کار آفریده اند سنانی چون این سخن بشنید حال بدی و سبب شد و تارک الدنیا
 شد و سبب مشغول گردید و فقیر بسبب اند و محروم و از شکوه و در سفینه الاولیا تحسین
 میفرمود که چون در حدیقه حکیم سنانی چند ابیات نامعقول و الحاحی می شنید از
 استماع آن در دل من تیر می کرد و آنکار سبب از طرف حکیم سنانی رود او بود
 چون بنزیمیت و اجمل شدم بخود و قرار دادم که زیارت جمیع اکابر اولیا حاضر شوم و بر
 قبر حکیم سنانی بروم و آن شب بخواب دیدم که در زیارت مزارات غزنی ام و شخصی میگوید
 که این قبر حکیم سنانی است و دیدم که قبر سنانی از رنگ سفید راست و بر آن قبر نوشته است
 بقره حکیم سنانی شریف و چندین شاه دیده که در وفات حکیم سنانی که حکیم سنانی
 سخن است علی الصباح که زیارت مزارات رفتم همان قبر رنگ سفید بر سرش
 که در خواب دیده بودم مشاهده نمودم و یقین شد که آن ابیات که در حدیقه شنیدم
 و الحاحی که دیگر از بدعتیان است و فاسد است حکیم سنانی از سال پنجاه و یک
 بیست و هجده ساله تا در سنه پنجاه و یک هزار و سبب کند و در آن زمان که
 چون سنانی حکیم روشن و دل گشت اند و بدین جهان مسعود شاه عالم حکیم مسعود رگست

بن محمد غزالی دوم محمد بن محمد غزالی سوم تاج عبد اللہ محمد بن محمد یحییٰ و شیخ عبد اللہ
براقا بیست و سوم سلوۃ الطالبین دوران کتابے ایسے حقائق و وقایع درج فرمود
است وفات وے در سال یا صدوسی چہر سبت و عمر شریفش نو سال

از مولف
خواجہ دین شیخ عبد اللہ سید یافت از دنیا چو رحمت قرار
سن سال و شش ماہی تقی است نیز عبد اللہ محمد تادار شیخ ابو نصر احمد جام

زمرہ میل قدس سترہ کنیت وے ابو نصر دام پدرش ابو الحسن است و اصل
وے از موضع ناحق کہ از توابع جام است مقتدرے اہل طریقت و گمان زمانہ قطب
فیوض الوقت بود و وے از فرزندان حریر بن عبد اللہ تحسین است کہ ویرا
امیر المؤمنین عمر ابن الخطاب یوسف ابن است نام کردہ بود و شیخ احمد اول اثنی بود
و در عمر سبت و دو سالگی توفیق رفیق او شدہ بکودہ رفت و در سترہ سال دریا
و مجاہدہ سید بر دو ہجرت چل سالگی بالدام ربانی و خلق آمد و ابواب علم لدنی بر او
مکشوف شد و زیادہ از سہ صد و عالم توفیق و معرفت و علوم اہل حکمت تصنیف کرد
کہ ہمیشہ عالم و حکیم را بران جاسے اعتراض نبود و انصاف تائید آیات متدانی و اشعار
سود و مطالبین بودند و اشعار غامضے در تصوف نیز دارد و چہل و دو فرزند حق
سبحانہ تقاسے بوے عطا فرمود کہ سہی و نہ تیر و سہ دختر بودند و بعد از فوت
شیخ چہار و ہ سہ و سہ دختر ماندند و این چہار زوہر سہم ہمہ عالم و کمال بود و انصاف
و کرامات بودند و شیخ احمد جام کبر شہادت سالگی منفرمود کہ تا عالمی صد و ہشتاد و ہزار
مرد بر دست من توبہ کردہ اند و شیخ فہیم الدین عیسیٰ کہ از فرزندان شیخ است و در
کتاب رموز الحقائق سیر یاد کردہ تا آخر عمر بر دست مایم شش ہشتاد و ہشتاد و ہشتاد
تقاضاست کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سہ و ترقہ داشت کہ از امیر المؤمنین صدیق
اکبر بوے رسیدہ بودند و ران طاعت میکرد و آخر ایس گشت کہ آن خوفہ بفر کہ را با حمد
جام رساندند و شیخ ابو سعید بوقت وفات بفرزند خود شیخ ملاہ وصیت فرمود
کہ بعد از وفات من بچند سال جو اسے لفظ بلند و بالا از رزق ششم احمد جام نام

و عقب از خدمت دے محرم خیرفت انداختھا با سخی و سرور و گنہگار و با تا طالب گشت
نقائصت کرد و قتی عمر بخشش خبردار یعنی مقدم سود ہمارا بہار سے صبیحہ عالیہ حال
بود چون متعلقانش از نیابت دے بالاسس شدند بالتماس دعا بخدمت آن
مقبول کمر با حاضر گشتند ہنوز سبب سوال و گفتگو نہ کشادہ جو دند کہ آنحضرت
قدسے خاک برست خود از زمین برداشت و جو الہ ایشان کردہ فرمود کہ این
خاک پابہر بخور انید انشا اللہ تعالیٰ شفا خواہد یافت و ہیجان بوقوع آمد
و عمر بخشش بہان روز حکم شافے حقیقہ شفا یافت نقائصت کہ روز سے مقدان
سود ہمارا بخدمت حاضر ہوئے و فرمود کہ دو ریمہ شما اسب مادہ عہدہ پیش احمد بخار
سود ہست کہ بہر خرید کنیم چون مقدان درین باب با محمد نجافقہ و رانا متفق و موکیر و
کلیا اسب مادہ نازان سکنا سے دیمہ مستور ساخت مقدان اطلاع ایستہ سید احمد
کردند فرمودند کہ اگر احمد اسب مادہ منید ہر اسب مادہ خود خواہد آمد چون ساسے
گذشت اسب مادہ از خود برد و روانہ آن فیض از نازانہ موجود شد و حضرت سید
بران سوار شدہ بمقام دیو کل تشریف آورو و چند سے در آنجا خلوت گزینہ نقائصت
کہ روز سے جو ندا مقدم دیو کل بخدمت آنحضرت حاضر آمد و عرض کرد کہ سپرد من
سے دیو کل کہ این دیمہ تمام دے آ باد کردم از چند مدت متفق و التبر است
و حال کنید کہ بیا بد فرمود کہ امروز خواہد آمد و ہیجان بوقوع آمد نقائصت کہ روز سے
سید احمد بمقام دیو کل در خلوت بود و اسب بر اسے وضو میجو و وضو عہدہ سے خود بہر
زمین زدے اکیال شہد آسب بخور ارشد و ہیجان روز سے بدست آمد
پیچ جو بے در زمین نهادے اندر سر منبر شد و بجا کیک نہاد مجا خواند از غنیمت
سید سے تمیز گشت نقائصت کہ روز سے حضرت سید بمقام مذکور سے رستے
کہ از وزیر آباد بفاصلہ بہشت کردہ است رسید چوباسے مادہ گاؤں آن دیمہ سید زید
از سے شیر طلب کرد و داند و گشت کہ این مادہ گاؤں شیر ندارند آنحضرت
نہاد و انہ خود ارشاد کرد کہ بچہ اسے مادہ گاؤں آرد و بر و بار اند و شیر بدو دستند

[illegible][illegible][illegible]

میشود و در موالیدنا عبدالرحمان جاسع رح و نفحات الانس میفرماید که علم بر عقل
جست غالب بود و میباید که عقل بر علم غالب باشد و وفات و سالیان بعد
و شهادت و یک یا بیشتر و شهادت با اختلاف اقوالست و در نفحات الانس سال پانصد
و شهادت و شهادت تحریر است و قول آخرین فرین بصحت است و صاحب خبر الواصلین
سال وفات و سالیان بعد و شهادت و شهادت تحریر میفرماید قطعه از موالیدنا

در عالم شهاب الدین شمس	رفت چون زین هر دریاغ خان	سال میلادش	والا جواب
عمیده دنیا شهاب الدین بخوان	ماذی اقدس شهاب الدین گجو	سال رحلتش	با قول جهان
مقتدر است از روی تاریخ او	نیزادی متقی زاهد بدان	سالک	یزدان شهاب الدین

شیخ عبدالرحیم مغرب لے قدس سره کنیت و

و شهادت و شهادت از زین مغرب است از اعیان شاخ مصر صاحب کرامات عالمیه
و مقامات بلند بود و نقاست که روزی شیخ طهارت میفرمود شخصی ولی سلوک الحالت
بخدمت و سالیان بعد و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت
حالی سلب شده خود را باز یافت و وفات و سالیان بعد و شهادت و شهادت و شهادت
و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت

خواب مغربیه بر حسب گیک از دنیا شد چو در فردوس علی ای لانی آمده سال میلادش
در عبدالرحیم عاید سالیان بعد و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت

از اعظم شمس اجل اصفا و اکابر علمائے تبرک است و عالم بود و علوم
علوم ظاهری و باطنی و موصوفات و صفات زهد و ورع و تقوی و در فقر
خزینۃ از اخلاقی و زنجانی داشت و عمر گر نمایه از اول تا آخر بقبا عت و غفلت گذرانید
و از اهل دنیا بنایت تحریر بود و از صحبت سلاطین پیر بن تمام داشت و سلاطین به التماس
و آرزو بود و سالیان بعد و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت و شهادت
مشی یا و گار کے باند و بیخ کتاب تصانیف و سالیان بعد و شهادت و شهادت و شهادت
نفس الحقیقت لطافت و بلاغت و فصاحت و معرفت اندوخته کتاب و سالیان بعد

زنجانی از در بیان دلاہور آمد و خلق کثیر بحلقہ ارادت و سے در آمد و قیامت
 و نے پانچ سال ششصد ہجرت از مہولف شیخ دین میر زندہ آفاق
 پیر واقف حسین زنجانی اسم از دل جو سال زنجانی گفت چنانچہ زنجانی
 سید احمد توختہ ترمذی کے نام الاہور سے قدس سرہ از قدامے
 مشائخ عظام و سادات لاہور کے بود اول در ترمز سکونت داشت من بعد
 ایام سے رہائے و اشارہ غیبی از وطن مالوف خود عازم ہندوستان شد
 و در عین سفر و مصیبت سیدہ خود کہ اسامے گرامے آنہابی بی حاج و بی بی تاج
 بود ہمراہ داشت در راہ چون بمقام بلدہ کیج مکران رسید ترویج و تبلیغ
 بے بی حاج حبیبہ کلان خود را بشاہزادہ بہاوالدین محمد ولد سلطان
 قطب الدین محمد بادشاہ کیج مکران کہ از اولاد ایجاد شیخ ابوالحسن بہار سے
 قریشی بود بمحل آورد بعد از ان در ہندوستان تشریف آوردہ در لاہور بمحلہ
 چیل بی بی سکونت پذیرفت و ہزار ماطلبا سے حق را بحق رسانید و خلق
 کثیر از ان پیروشن ضمیر بہرہ مند دنیا و آخرت شد و بعد از تشریف آوردے
 در لاہور رسید شاہ زید برادر زادہ حقیقی و سے ہم در لاہور رسید و وے
 ترویج بے بی تاج دختر تانیہ خود بشاہ زید نمودہ بطرف ہندوستان
 حضرت فرمود شاہ زید بمقام سوانہ برہمن رسیدہ بشہادت رسید و قریب
 ششہ کرومن بے سپردے بجنگ پرداخت و منصور گشت و صاحب تذکرہ فلند
 کہ راقم ناقل سال سید احمد توختہ از ولایت میفرماید کہ سید احمد توختہ از سادات
 عظام حکیمانی است و نسب شریف و سے بچند واسطہ بعلی المرتضیٰ کرم اللہ
 وجہہ میرسد بہ سبط ربیع کہ سید احمد توختہ ترمذی کے بن سید علی ترمذی
 بن حسین تاملے بن سید حسین محمد دے بن سید شاہ ناصر دے بن
 سید موسیٰ بن سید علی بن امام علی اصغر بن امام زین العابدین رضی
 بن ابیہر المؤمنین سید الشہداء شہید کربلا سید کوثر بن امام حسین بن ابیہر

و سے اعتقاد ہے کامل مجدد سے پیدا کردہ خلق کثیر در حلقہ ارادت در آمد
و در خطہ نیجابت قبول عظیم یافت و کرامت و جوارق بسیار از و سے سر بر میزد
و نیز در آن ایام حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری شریف آرد لاہور شد
و در مزار گوہر باز پیر علی محمد دوم مجبور سے اعتکاف و رزم و باہم سید یعقوب
رنجانی نے خواجہ بزرگ معین الدین ہنم نہایت محبت و التفات و توجہ آید و پانچ
تا حال مقام شمسگاہ خواجہ بزرگ متصل مزار سید یعقوب زیارت گاہ خلق است
وفات و سے باقوال سید و صحیح در سال ششصد و چار ہجرت و شانزدہم ماہ جب کہ

مزار مولف

چون رنجانی ازین دنیا سفر کرد | محبت ریزی کردی محبوب
بسال حیات آن شاہ مطلوب | بگو سودمند می صدر دیوان
اگر غیر امجد کن پیر یعقوب | شیخ زور بہان صغیر بقیہ التئیر از سے

محمد سن سجدہ نام ناسے و سے ابو محمد بن ابی الا بقر البقلی التئیر از می است
سلطان العرفا و بران العلما و قدوة العشاق بود و در ہدایت حال سفر عراق
و حجاز و شام کردہ با شیخ ابو النجیب سہروردی در سماع صحیح بنما سے در
اسکندریہ شریک بود و خرقہ از دست شیخ سراج الدین محمود بن خلیفہ بن عبد السلام
بن احمد بن سال پوشیدہ است و در اطراف شیراز بریاضات شاقہ پر داشتہ
و صاحب ذوق و مذاق و و جد و سماع بود و و سے را مصنفات بسیار
چون تفسیر عرالیس و شیعہ شطیحات عربی و فارسی و کتاب الانوار
فے شرح الامرار و غیرہ تا پنجاہ سال در جامع عتیق و شیراز و عطف گفت و شیخ
ابو الحسن گردو یہ میفرماید کہ روز سے در دعوت بعضی صوفیہ شیخ روز بہان
جمعہ دم ہنوز و سے را نمی شناختم در خاطر ام آید کہ من در علم و حال از روز
بر زرم شغلے روشن ضمیر بہ بہا و سے من نشستی بود بر خطہ من آگاہ شد
و گفت اسے ابو الحسن ابن خطہ از دل خود بدر کن کہ امروز سچا کی بی زور بہان
برابر نیست و او یگانہ زمانہ است شیخ ابو بکر ظاہر کہ از اصحاب شیخ روز بہان است

معاودت نمود و حسین خنک سواران نیز بر فاقیت قطب الدین ایکبار در ہند
 گزاشت چنانچہ قطب الدین ایکبار خود در دہلی قیام نمود و میر حسین را کجا بست
 انجیر کے خشک گاہ زانے پتھورالو و متعین ساخت چون میر حسین در اجمیر رسید اور انجیرت
 خواجہ بزرگ شیخ معین الدین حسن بھری جتیتے و اعتقادے عظیم پیدا شد
 و ہر روز بنگوار باجم صحبت چمرانہ میداشتند چون انبوسے کثیر از اہل ہند بحسین
 سہی میر حسین بخد مت خواجہ بزرگ حاضر شدہ خلعت اسلام پوشیدند ازین
 سبب مردم ہندو آندنیار باحضرت امیر خداوت دلی داشتند و منتظر وقت
 بودند کہ میر حسین را بشہادت رسانند تا روزیکہ خبر وفات سلطان قطب الدین
 ایکبار در اجمیر رسید و در آنروز اہل لشکر حضرت میر در لخواجی اجمیر بودند و خود باہم
 مندودہ در قلمہ سہلی بود چون شب شد سہانندان باجماع کثیر از چارطرح
 بمقابلہ میر حسین نرآمدند و حضرت میر را با چند اصحاب و احباب و سہ بشہادت
 رسانیدند چون صبح شد خواجہ بزرگ با مریدان خود بر سر نقش نامے
 شہداء تشریف بردہ نماز جنازہ ادا کرد و میر حسین را با جمیع شہداء بر بلندری کوه
 مدفون ساخت و اینواقہ بقول صاحب مساجع الاولایت در سال ششصد

دودہ بوقوع آمد از مہولہ	چون حسین از عالم دنیا جہان رفت و خلد برین یازیب زمین
گفت مرد سال تر حلیش حسرت	میر والی سید و اسے حسین نیز قطب الاولیائے نامی شہید
بہت سال حلت آن نوچین	سید شیخ عزیز الدین کے کسم الا بھور کے
قدس سترہ از سادات عظام و اعظام علما و کبراے اولیائے اہل	
شہریت و طریقت است بقول صاحب رسالہ تحفۃ الواصلین اصل پکا از بغداد است	
و سلسلہ طریقت و سچند و سطر بسید الطائفہ حنفیہ بغدادی قدس سترہ	
لمحق می شود اول از بغداد و در گہ معظمہ تشریف برو تا دوازده سال در انجا	
قیام فرمود و بجاورت بیت اللہ مستحکم ماند و بخطاب پیر کے مخاطب گشت	
بعد از ان یاغیاسے ربانے از گہ معظمہ عازم ہندوستان شد و در سال پانچ	

سال شصت و دو از ده مجربیت و قبر در دمی از مضافات بمرست از مؤلف
چون در جهان شیخ بن محمد بن تاریخ آن مرشد مقتدر اسکے ابو الحسن کاتبی گویا
دگر ابو الحسن و میر ابو سیاح شیخ محمد الدین بن محمد از اسکے روح کینت و
ابو شریف و ابو سعید و نام نامے اسکے شرف الدین بن ابو الیاس بن ابو الیاس
و اصل اسکے از بغداد است از اجله اصحاب و اکمل خلفا اسکے شیخ نجم الدین کیری بود
و شیخ نجم الدین کمال عنایت و حرمت بحق و اسکے مسند دل مفرمود و سبب شریف
آوردن اسکے از بغداد در خود زم بدین سبب است که بادشاه خوارزم از خلیفه بغداد
طبیعی همانق بر اسکے حال خبر خود خواست خلیفه بغداد شیخ محمد الدین را که وی و بار
ماجدیه و طیب کالی بود نذر و بادشاه خوارزم فرستاد چون در خوارزم آمد
بخدمت شیخ نجم الدین کبری حاضر شد از عارفان حق شد و آنکه می گویند که اسکے
امر بود چون بخدمت شیخ نجم الدین حاضر شد اسکے نذر و بلکه اسکے مردی نام
ما صورت طبیعت داشت و شیخ اول مرا بخدمت و منو کنانیدن نامور کرد و ابو الزان
مترجم رسید که روز اسکے در عالم سکر میگفت که تا بیضه بط بودیم بر کنار دریا افتاده
و شیخ نجم الدین مرسته بود و با اسکے خود برافرو و آورد تا از بیضه بیرون آمدیم چون
بط بودیم در دریا رستم و شیخ بر کنار بماند شیخ نجم الدین چون ازین سخن آگاه شد
بغت که محمد الدین در دریا رفته است در دریا نغرق خواهد شد و ان الله تعالی
بر دامن این سخن گویا محمد الدین رسانیدند چون رسیدنیر سعید بخدمت سعد الدین
موسے آمد و تصرع بسیار کرد و گفت و فتنه شیخ را وقت خوش باشد از خبر و کثی
ما بخدمت اکیم و عذر اسکے بخوانم شاید که ازین دریا جان سلامت بریم تا آنکه روز
شیخ نجم الدین را وقت خوش بود سعد الدین محمد الدین خبر رسانید محمد الدین طشته
را آتش کرد و بر سر نهاد و در مجلس شیخ رفته بجای کفش بالیتاد شیخ در اسکے
طر کرد و فرمود اسکے محمد الدین چون بنیان آمد اسکے ایمان و دین سلامت بر
آید و در دریا میر سکے و ما نیز در سر تو از دنیا برویم و بلکه سر اسکے سرداران ملک

باب کہ مناظرہ و مباحثہ کر دے برو سے غالب آمد سے بدین سبب طائفتہ الکفر سے
 خطاب یافت بعد از ان لفظ طائفتہ بحجت کثرت استعمال حذف شد و میرا شیخ
 و سے تراش نیز می گفتند سبب آنکہ نظر مبارک و سے در وجود میر کہ بیفتا و سے
 بمرتبه ولایت رسیدے چنانچہ روز کے سوداگر سے بجا اتفاق و سے در آمد شیخ در آن
 حالت خوش داشت نظر کیا اثر و سے برو سے افتادے الحال بمرتبه ولایت رسید
 و شیخ پرسید کہ از کدام ملک سہتی گفت کہ از فلان اقلیم اور اجازت و ارشاد نوشہر دار
 تاد و ولایت خود قطب ارشاد شد اتفاق است کہ روزے بازے در ہوا و نبال خشک
 کہ در ہوا ناگاہ و رحالت و بعد نظر فیض اثر و سے بر خشک فتاد و برگشت و باز اگر فتنہ
 بخیزد و سے فرو آورد اتفاق است کہ روزے شیخ بدر خاقان ایستادہ بود کہ
 ناگاہ سگے آنجا رسید نظر شیخ بحالت و جد برو سے افتادے الحال بخیر و شد
 و از غمر بگوستان رفت و سر بر زمین سے مالید و ہر جا کہ سے آمد و سے رفت
 ہمہ سگہا سے شہر گرد و او حلقہ کردہ سے نشستند و دست بردست او زندہ میشد
 سے ایستاد و گرد و او طواف می کردند چند روز بزیست بعد از ان وفات کرد
 شیخ فرمود تا او را دفن کردند و بر سر قبر و سے عمارتے ساختند چنانچہ قول
 مولوی روم در بنیاب شاہد حالت شہر یک نظر فرما کہ مستغنی شوم ز اباجی جنس
 سگ چو شد منظور بجم الدین سگان را سردار و دغنی سباد کہ شیخ نجم الدین در فضیلت
 و طریقت و تصوف فرد زمانہ و بگاہ محض بود خوارق و کرامت و سے در تمام عالم
 مشہور اند و نسبت ازادت و سے برو طرف اہمیت یکے از شیخ عمار یا سر بہ شیخ
 ابو القاسم گر گائے میرسد دوم از شیخ اسماعیل مصری مجدداً تکمیل و از و سے
 محمد بن داؤد و از و سے ابو العباس ادریس و از و سے ابو القاسم بن یحییٰ
 و از و سے ابو یعقوب طبرے و از و سے ابو عبد اللہ بن عثمان و از و سے
 ابو یعقوب بن جو رہے و از و سے ابو یعقوب موسیٰ و از و سے ابو الوہاب
 زید و از و سے یہ کمال بن زیاد و از و سے با میر المؤمنین علی المرتضیٰ رف و شیخ

[illegible]

و سگما در نعل خود پیکر کرده با کفار مجادله و مقابلہ نمود و شهادت یافت گویند که وقت شهادت کامل شخصی از لشکر موافقین بدست گرفته بود و بعد از شهادت دیگران نتوانستند که آنرا از دست شیخ خلاص کنند آخر آنرا قطع کردند و اگر چه هزار اکس نیز بغیر فیض اثر شیخ بود چه تکبیل رسیدند لیکن از اعظم خلفا سے و سے شیخ محمد الدین بن ادراس و سعد الدین حموی و ابوالکمال جندکے و شیخ رستم الدین سبط الاوسیف الدین باخرزے و نجم الدین رازی و شیخ کمال الدین گیلے و مولانا ابی الدین ولد مولانا جلال الدین مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہم جمیع مشہور و معروف ترند و سلسلہ عالمگیر و یہ منسوب بولیت قطبہ از مولف

شیخ کبری جناب نجم الدین	بیر عالی مکان و سے والا	گفت سرور نبیال ترغابش
نجم الدین کبیر و ابوبکر	ایضا شد جواز دنیا بخدا و بدن	شیخ نجم الدین کسب سے رہنا
و بصل و مقصور کبری شد عینا	ہم بخوان مادی و دوالی معتدلا	ہم بگو کبری و سے حق کبیر
سین سال رحلت آن پیشوا	باز شد نیر اکبر بخوان	ہر سال و صل با کس سرور

شیخ یونس بن یوسف شبانے قدس سرہ کفیت و ابوجعفر است صاحب اسرار و سارف و کرامت بود و از صحبت عوث الاعظم شیخ محسن الدین عبدالقادر جیلانی رضا فایده ما برداشته و خرقہ خلافت از شیخ علی ہبتے و و سے از تلامذ الخارین ابوالوفاء و سے از شیخ ابوجعفر شینکے و و سے از شیخ ابوبکر لطانی قدس سرہ از ہم داشت و شیخ ابوبکر لطانی سے او سے حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و فیض باطن از ارواح پر فتوح وی کسب کرده و خرقہ عالمگیر کہ حضرت صدیق اکبر در واقعہ شیخ ابوبکر لطانی سے عطا کرده بود از شیخ علی ہبتے شیخ یونس رسید و بعد از و سے غالب شد و وی امام طریقت بود کہ خرقہ عالمگیر بوسیہ منسوب بولیت و وفات شیخ یونس در سلج و اقیقہ در سال شصت و نوز و ہجرت و مراد پیر انوارش در باب الخوارزمی از مولف

رحلت چو آن جناب و الا ازین دنیا یونس بن محمد معتدلی دوہما مجلس یونس قدس سرہ فایز عالم

و سگما در نعل خود پیکر کرده با کفار مجادله و مقابلہ نمود و شهادت یافت گویند کہ وقت شهادت کامل شخصی از لشکر موافقین بدست گرفته بود و بعد از شهادت دیگران نتوانستند کہ آنرا از دست شیخ خلاص کنند آخر آنرا قطع کردند و اگر چه ہزار اکس نیز بغیر فیض اثر شیخ بود چه تکبیل رسیدند لیکن از اعظم خلفا سے و سے شیخ محمد الدین بن ادراس و سعد الدین حموی و ابوالکمال جندکے و شیخ رستم الدین سبط الاوسیف الدین باخرزے و نجم الدین رازی و شیخ کمال الدین گیلے و مولانا ابی الدین ولد مولانا جلال الدین مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہم جمیع مشہور و معروف ترند و سلسلہ عالمگیر و یہ منسوب بولیت قطبہ از مولف

شیخ محمد صادق شیبانی سیرت نامہ کہ شیخ فرید الدین عطار مرید صحبت شیخ صفوان بود و چون شیخ صفوان بسبب ظهور کلمات بے ادبی کہ بنسبت حضرت عفت الاعظم بر زبان آورده بود گرفتار بنجمه بلا گردید شیخ فرید الدین عطار همراه وے بود و ولادت یاسارت شیخ فرید الدین در ماه شعبان سال الفصد و سیزده و وفات باتفاق اہل خبر در سال شصت و سبست ہشت و یا ہفت است و صاحب خیر الواصلین سال وفات وے شصت و سبست شش و ہجری فرمودہ کہ از دست کفار تا مار شہادت یافت و بوقت شہادت سن عمر وے یکصد و چارہ سال بود و مرید و دانش و خیرا پوست

از مہدی	شہ عالم مرید الدین عطار	و حمید العصر موصوفی مصف
فرید الدین ولی محبوب اوی	نوحان تولید ان شاہ سنی	کبوتر مدنی مرید الدین مقبول
کہ گردو سال عقل از نقل پیدا	ایضا فرید الدین ابو حمید العصر	کہ بود مرید ابرار محرم اسرار
فرید قطب ہائی است سال تعلیمش	بجو دو سال وصالش ز فرید عطار	کبوتر حبیب بنیر سال بر حلیش
بقبول غیر کتب و صحبت اخبار	شیخ بہاء الدین قدس سستہ مرید شیخ نجم الدین	

کبر سے است و از اعظم خلفائے وے محمد بن حسین بن احمد الخطیبی الکبری و اولاد او امیر المومنین صدیق اکبر فرمود و مادر وے دختر علاؤ الدین بن محمد بن خورزم شاہ است گویند کہ پدر و دختر با شہادت بنجمہ علیہ السلوۃ و السلام الملک اکبر و دختر خود را بحسین بن احمد بن شیخ بہاء الدین کالج کردہ بود و شیخ بہاء الدین و از ان متولد شد کہ در زمان خود قطب الوقت و صاحب ارشاد بود و شیخ شہاب الدین سہروردی صحبت و استانہ داشت و حضرت شاہ رسالت علیہ السلام و تہیتہ در واقعه اورا السلطان العلما مخاطب ساخت و وے حکم نمود صلحہ ملقب سلطان العلما لقب گشت تعلیمت کہ چون شیخ بہاء الدین مرجع خاص دعائم شد جمیع از علما چون امام فخر الدین رازے و غیرہ بروے حسد بر دند و وے را بہ ہمت خود جری سلطان وقت ستم کردند و وے از شہر بلخ ہجرت کرد و از آنوقت سولانا اجمال الدین رازے پسرش خود سال

لورنج الحجاب و درون کج الحجاب نام مذکورده ام مندرجہ سے ملکہ اور انظم السلوک نامک
پس حسب الحکم نبوی سے این بانظم السلوک نام کردہ ام و فاست شیخ در سال
شعبہ صدوسی و در بحر میانی شیخ دوم ماہ جمادے الاول است از مولات

این فاضل جناب پیر نسیم | بمقتدای جهان خدا آنگاه | رفت چون از جهان بخدا میریزد
سال و ما شایان خدا آنگاه | شیخ ابو عبد الدین کرمانی | قدس سره از

اعلا مقام شیخ و علما سے صوفیہ مرید شیخ رکن الدین سخا سے است و دوسے
مرید شیخ قطب الدین سرور دوسے دوسے مرید شیخ ابو الجیب سرور دوسے دوسے
و نصیب شیخ حجت الدین بن العرب سے بسمیرہ کہ شیخ حجت الدین حمد کتاب فتوحات
سیکے اندوسے حکایت با نقل کردہ است و در باب ثامن از فتوحات می گوید کہ شیخ
ابو عبد الدین کرمانی نے گفت کہ در جوانی روز سے یا شیخ خود ہمراہ بودم و او در
عمار سے تشبہ بود و زحمت شکم داشت تا بجای رسیدم کہ آنجا میارستای بود
تجدد شیخ درخواست کردم کہ اگر اجازت باشد از تقاضا سلطانے دارومی بستانم
کہ نافع باشد چون اضطراب مرادید اجازت داد و برقم دیدم کہ شخصہ و خیمہ نشین است
و پیش دوسے شیخ افروخته چون مرادید برپا قیامت و اکرام کرد و حال شیخ با دوسے گفت
منع الحال دارو سے حاضر کرد و دین داد و با من بیرون آمد و خادم شمع بے آورد
و سوگند بوسے و آدم کہ باز کرد و بازگشت چون پیش شیخ آمدم و دارو سے حاضر
کردم و ذکر احترام و اکرام آن شخص کہ کردہ بود و بعد من رسانیدم شیخ تقسیم نمود
و گفت اسے فرزند چون اضطراب مرادیدم لاجرم ترا اجازت دادم چنانچہ آنجا
رسیدم ترسیدم کہ شخصہ کہ امیر آنجا است قیادت نکند و تو شب بیدار نشو و خوا
تا چادر بیکل خود بیرون بخدم و لصبورت و سے برآمدم و در موضع سے
نشستم و اکرام تو کردم و دارو سے کہ بتو آدم من و آدم تقاضاست کہ
شیخ ابو عبد الدین بابا با جمال ظاہر سے بیلے تمام بود روز سے نظر در رو سے
تا بد سے منکر و شیخ خمس الدین تبریز سے از دوسے پرسید کہ در چه کاری گفت

در آنوقت مستقر شدی و در از زمین بالائی بروم و فرو می انداختم تا آنکه ریزه ریزه
 می شد که وے اول در دلی نگار من کرده و صاحب اخبار الاولیا میفرماید که هرگاه
 که شیخ بدینی مشغول شدی بعد از جسم وے از هم جدا گشته و بعد رفع احوالت باز هم
 پیوستی و شیخ بدینی در عهد خواجه قطب الدین نخبیاریات بود چنانچه هر روز گرد
 چون بدست سلطان آل چنگیز خان اسیر شد و چند روز مسو دیگر قندار قید
 قید خانه گرسنه و تشنه ماندند آخر خواجه قطب الدین نخبیاریک لینے نامهاے
 گرم از بغل بر آورد و شیخ محو شد یک بدینی لینے آفتاب آب بکرامت از خرقه
 طویش پیدا کرد و تمام قیدیان را آب و طعام دادند از آنرو خواجه قطب الدین
 نخبیاریک کاکے شیخ صوفی نخبیاریک خطاب بدینی مخاطب گشت و فاس شیخ در سال

ششصد و وے و هشت است از مؤلف بدینی صوفی صفا کثیر است

دست از بود قطب رباعی است چون از زبان بکدر بر زبان گفت هر دو وے لایق است

شیخ رضی الدین علی لالا قدس سره لقب وے شیخ رضی الدین
 و نام وے علی بن محمد بن عبدالمطلب لالا و اصل وے از غزنه است
 و جد وے عبدالمطلب پس حکم سناسے غزنو وے است و وے مرید شیخ نجم الدین
 کبرے است و صحبت شیخ احمد سیوسے و خواجه ابو یوسف بهمدانی و دیگر مشایخ
 سید و ملک از یکصد و هشت و چهار شیخ کمال خرقه تبرک حاصل کرده بود چون در غزنو
 آمد صحبت ابو الرضا ربن هند وے قدس سره که هزار مجرا انوارش در
 آفتاب از توابع حصار شهر مشرف گشته شان جماعت رسول مقبول صلی الله علیه
 و سلم که براسے وے نزد شیخ ابو الرضا امانت بود گرفت و فاس وے
 در سوم ربیع الاول سال ششصد و هجسل و و هجریست و قبر وے در غزنه است
 ابن روضه سلطان محمود غزنو وے انار الله بر ثانی و صاحب خفیه الاولیا میفرماید
 که من در آن روضه متبرک رسیدم و زیارت فرمایم شیخ رضی الدین علی و دیگر بزرگواران
 مثل شیخ ملک بار پرند و خواجه شمس الدین و شیخ اهل تبریزی و حکیم سناسے

قوت مظلوم و صحت مشرب ترا امتحان می کردم و در نه سرستان عشق حقانے با
 بابا دہ ظاہر سب چه کار قناعت کہ در او بی شیخ شمس الدین چون بقونید رسیدیم بکلیس
 مولانا سے روم رفت مولانا یہ کنایہ جو من شمشہ بہ طلبا کے علم سبق میداؤد کتاب
 چیت ہمیش خود نہادہ شیخ پرسید کہ اینچہ کنایہ ہا است مولانا گفت کہ این
 تمیل و قال است شیخ کنایہ ہا را دوست گرفت و ہمہ را بموجب انداخت از وقوع
 ایحال مولانا بسیار تاسف شد و گفت اید روش اینچہ کر دے کہ بعضی از ہمہا
 قوی و اندر بر گوزر بودند کہ باز یافتن آنہا ممکن نیست شیخ چون مہرب مولانا بدید
 دست در آں کرد و ہمہ کتاب ہا را یکجاں یکجاں بیرون آورد و بجا لیکہ آب حوض
 بہ پہنچ سیکے از آنہا اثر نہ کردہ بود مولانا پرسید کہ اینچہ ہرست فرمود کہ این بجا است
 ترا ازین چہ خبر زان روز حضرت مولانا مستند شیخ شد و با ہم محبت یکا ملکت گوم داشتند
 و فاست آن جامع الکملات با اتفاق اہل خبر در سال شمسہ ۷۵۱ و پنج ہست
 و واقعہ قتل آنحضرت بربطور درج کتب ذی زنجہ است کہ شبی شیخ شمس الدین
 یا مولانا جلال الدین در خلوت شمسہ بود شمسے از بیرون در شیخ را اشارت کرد
 تا بیرون آید شیخ فہ الحان برخواست و بمولانا گفت اوداع اینہا مرا بر اسے
 گشتن بیے خوانند مولانا گفت اے لہ الخلق و اے صہا رے اللہ رب العالمین
 شیخ بیرون آمد و بہت کس قاتلان شیخ کہ در کین گاہ ایستادہ بودند شیخ کاروان
 را ندید شیخ لغزہ بز و چنانچہ آنہا بہوش افتادند و سیکے از آنہا شیخ علا و الدین
 محمدی بودند فرزند ناخلف حضرت مولانا کہ بدایغ انہ لیس من اہلک التام داشت
 چون آنہم بہوش آمدند غیر از چند قطرہ خون اسبج ندیدند از آن روز تا این غایت نشانے
 از آن سلطان بابے پیدا نیست و آن ناکسان کہ قاتلان شیخ بودند در اندک
 زمانے ہر یک بہ بلا کے غنیمت بدلا شدند و ہلاک گشتند و شیخ علا و الدین محمدی
 ناخلف مولانا را علت جد ام پیدا شد و در تہاں ایام فوت کرد و حضرت مولانا
 بمبارہ و سیکے ہم تشریف نہ برد و بعضی ہر آنکہ کہ شیخ شمس الدین تہریری و جنیب

وفات شیخ محمد الدین بروز خدیو الفیض سال شصت و پنج هجری است و مدت
 عمر وی شصت و سه سال و نوزاد گویا بر بارش در بحر زمانه است از موالف
 سیدین چون ابن ابراهیم **رفت خندان بخت گلزار** پیشواے زمانه سید الدین
 هست تا بیج وصل آن مرد در زندان متقی رقم کن **سال رحیل آن شه ابرار**
 شیخ ابو الفیض حبیل یعنی قدس سره از کبار مشایخ و اعظم بزرگان
 صوفیه است صاحب مقامات عالیہ و احوال سینہ و کرامت و خوارق بود و در
 اوائل حال روزه کوی و با شمال چند قطاع الطریق تا مال مساندان لغات
 برده روزی در کین گاه فاقله شسته بود شنید که باقیے می گفت که ما
 صاحب العین علیک عین یعنی اے آنکه چشم بر فاقله دارے منیدانے
 که دیگرے را چشم برست چون شنید در دست عظیم از دل برخواست فی الحال
 نائب شد و بخدمت شیخ ابن اللمح یعنی پوست بوجه شیخ طلعت دل و منور **طی**
 شد و بدرجات ولایت رسید نقاست که روزی بفسد آنکه از بحر انیم اور شیخ
 البحر رفت و دراز گوشه با خود داشت او را شیر بدرید چون بزم جمع آورد و خواست
 که بر دراز گوش بار کند دید که شیر در دراز گوش را طعم خود ساخته و رسایه درخته خفته
 است نزد شیر رفت و گفت دراز گوش مرا کشته و بخور دے حالا بزم خود را باز نمودم
 گر بر پشت تو آفران بزم بر پشت شیر نهاد و براند تا نزدیک شهر رسید پس بزم را از
 پشت شیر گرفت و آزاد ساخت نقاست که روزی اهل بیت و سے ازو
 عطر طلبی نزد و سے بر دوکان عطار رفت و عطر طلبید عطار ضرور بود
 دانست که این درویش عطر قدرے قلیل خواهد خرید گفت نرو من عطر نیست
 شیخ قرار نمود که خواهد بود ان الله قالے فی الحال هر عطرے که در دوکان عطار
 بود خشک شد و آوند با خالے ماند عطار سبب است شیخ بن اللمح رفت و آن
 خود بگفت و سے شیخ ابو الفیض را نزد خود خود و بسبب آنکه اظهار کرامت
 کرده بود و سیاست کرده از خدمت خود تمجید ساخت هر چند

که شب احد ابو دین و حالا با نفس خود وفات می رسد ششصد و پنجاه و چهار و بعضی بجای

طاهر شش و پنجاه و پنجاه و انداز مؤلف

بنگاه طلق شیخ و ده بیان سال ترجمش بقول غلغله

من انش بقول اهل حق ابو الحسن عارف امام دین بخواند از سال از حال آنجناب

از تهر اکبر حسین آمد عیان نجم الدین راز سکه الشهور شیخ و ابیه قلم

از حله خلفا کے شیخ نجم الدین کبر کے است که شیخ ترتیب و سحو الہ شیخ محمد الدین

کرده بود و صاحب تصانیف است چنانچه کتاب مصاد العباد و تفسیر بحر الحقائق از

تصانیف و است و سکه راز کشف حقائق و شرح و دقائق فوسے تمام بود و

نقابت که ویرا و سقے با شیخ صدر الدین قونی و مولانا جلال الدین و

انفاق با قاضی افتاد و وقت نماز شام بود او را با ماست قایم کردند شیخ در هر دو

برکت سور و ایهها الکافرون بخواند چون نماز تمام کردند مولانا جلال الدین گفت

که باعث خواندن سوره کافرون در هر دو رکعت چه سبب بود شیخ تبسم کرد و گفت

یکبار براسه خود و یکبار براسه شما وفات شیخ در سال ششصد و پنجاه و چهار

هجریست و مراد بر انوارش در بغداد است قطعه تاریخ از مؤلف

فخر نجم الدین جوین فانی مرا فصل اول و بعد عقل و تمیز گفت نجم الدین سرور سرور

غارت جی نظم دین ابدال نیز عین الزمان جمال کیلے قدس ستره از

عظمای خلفا کے شیخ نجم الدین کبر کے است بسیار دانشمند و فاضل بود و در علوم

ظاهر و باطنی و نظیر در اوایل عزیمت صحبت شیخ کرد و از لطائف

علوم نقل و عقلی کتابها بخود برداشت و روان بشد شب خواب وید

که شیخ با و سیر نماید که این پشته را دوش خود بلند از و چون بسیار شامگاه

در دریا انداخت و بخت شیخ حاضر شد شیخ تبسم کرد و فرمود ای جمال اگر ان

شتر را از دوش گم انداختی ترا هیچ قاید نمی شد و در یک ال بدین شیخ

کاشش تکمیل رسانید و عین الزمان خطاب کرد و بقر وین رخصت ساخت

بادشاهان در رکاب تو بودند پس همچنان بوقوع آمد وفات و در سال
ششصد و پنجاه و هشت هجریست و عمر هفتاد و سه سال و قدری بجا است از وفات
فائل کفر شیخ سید الدین بانست چون از جهان بخت باز گشت و از قمش انوار است
بمال تاراج آن شیر ابرار باز مرد بگو بطلت او سیف سیاه نالاکت کفار
شیخ زاهدی قدس سره از عظام مفسرین و کبرای محدثین است و تفسیر
زاهد از عمده تصانیف و بیست که بزبان عربی و فارسی لاتینی است و وفات
و سه در سال ششصد و پنجاه و هشت هجریست از مؤلف

شد چو از دنیا بخت جای گیر زاهد والا و بیله زاهد متقی حق و صالح است و نیز
زاهدین متقی زاهد حضرت سید محمد لاهوری قدس سره

نام اصله و سید ابی غفار حسینی است از اعظم سادات و کبرای شیخ
و قاض بود آبای کرام و در خوارزم تشرفی می داشت و چون شهر خوارزم از
دست چنگیز خان بقتل و تاراج رسید سید جمال الدین والدیاج و سید از خوارزم برآمده
رو به بند وستان نهاد و در لاهور نماند و سکونت پذیر شد و قبو له عظیم یافت مکانی
لاهور و جوق جوق بخیمت و سید حاضر آمده مشرف بارادت شدند و بعد وفات و سید
سید ابی غفار قائم مقام و سید چون بنایت خلیق و شیرین کلام بود و مخاطب
مخاطب سید شد گردید بلکه محله سکون و سید هم بنام و سید مشهور گشت بستان آبای
انجناب بچند واسطه حضرت سید الکوئین امام حسین میرزا بدین طریق که سید ابی غفار
سید شهاب بن جمال الدین بن سید محمد بن سید کریم الدین بن سید نور الدین بن سید آدم
بن سید علی جعفر بن سید محمد بن سید یوسف بن سید محمود بن سید احمد بن سید
سید ابی الله شقر بن سید جعفر بن سید محمد الجواد بن امام علی رضا بن امام موسی
کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد باقر بن سید العالمین علی زین العابدین امام الکوئین
حسین بن علی بن وفات و سه در سال ششصد و هشت و یک هجریست
نفر اندرون لاهور از شهر ترین افراد است از مؤلف

مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه
مقدمه	مقدمه	مقدمه

ظاہری اور باطنی ہے یا قنبر و اشعار پر از مضامین بحر فطرت و توحید می گفت و دوے و سوسے
 نامزد او بود که در شش سبک که هر سه روز و روزہ افطار کے کرد و در فطرات الانس و کونسا
 که مولانا سے دوم و عشر شش سالگی روزے بروز جمعہ با چند کوکان کسب عمر بر بام
 خانہ خود یازنے کے کر دیے از آن میان گفت کہ بیامید تا زین بام بر بام ہمایہ جہنم
 مولانا سے فرمود کہ انقدر حرکت از سنگ و گره ہمسامہ بوقوع سے آید بادر کہ بسوے آسمان
 بر جسم این گفت و بسوے آسمان بلند شد تا از نظر کوکان خارج گردید کوکان فرار
 بر آوردند بعد از خطبہ باز آمد و کوکان گفت کہ بوقتیکہ آن سخن باشما گفتیم دیدم کہ جماعتی از
 شہر نیشاں مرا از شما گرفتند و بگرد آسمان با گردانیدند چون آواز شما بلند شد از این
 جایگاہ فرود آوردند و منقولست کہ مولانا سراج الدین قویوے اگر چه صاحب
 شریعت و طریقت بود اما حضرت مولانا خوش بنود چون شنید کہ مولانا گفته است
 کہ من با ہفتاد و سہ مذہب کے ام خواست کہ مولانا را بر بخت اندوختہ است کند پس
 شخصے را از مقر بان خود فرستاد کہ بزرگسالی از مولانا بپرسد کہ تو چنین گفته اگر اقرار کند
 اوراد شناسا بدہ و بر بخت اندوختہ پس بیاد روز مولانا سوال کرد کہ شما گفته اند کہ من
 با ہفتاد و سہ مذہب کے ام فرمود کہ گفتہ ام چون شنید زبان بکشد او و شما و ما چند انکہ
 خواست داد مولوے فرمود کہ با اینکہ کہ تو می گوے نیز کے ام آن شخصے چنان
 و برنت منقولست کہ مولوے در آخر وقت خود با یاران خویش منیر بود کہ
 از رفتن من غمناک نشود و ہر وقت و ہر آن من باشما ام و فی الحال مراد و
 تعلقت کے با جسم دوم باشما چون از جسم خود بشیدم آن تعلق نیز باشما
 خواهد بود و نیز منظور علاج بعد از مد و بجاہ سال بر روح شیخ فخر الدین عطار
 تھلے کرد و مرشد و سے شد و در سن ہر وقت بر شما متجلی است منقولست
 کہ مولوے وقتیکہ بکاشتریف میردہ در راہ نیشا پور آمد بسبب خواہش و الدین
 عطار رسید و سے کہ نامہ اسرار نامہ ہوسے داد کہ درام مطالبہ خود و استی و لا دست
 با سادہ حضرت مولوے سے ببارج ششم رجب الاول ششصد و چار و فات

[illegible]

و فرمود کہ پیش از او در میان اہلنام رہائی این سیزده بیت نظم کردم پس حضرت مولوی
 متوجع بہ تمام در نظم شد و نوشتن شد و گاہ گاہ چنان بود کہ از اول شب
 تا صبح خبر مولانا اہلنام فرمود و شیخ حسام الدین سے نوشت چون جلد
 اول باہتمام رسید زوجہ شیخ حسام الدین چلیبہ وفات یافت و در نظم
 متنو سے توقف ہو قوع آمد باز بعد از دو سال شیخ حسام الدین بخیریت مولانا بنامزدی
 فرما سے نظم متنو سے استعدعانہ و بیانیچہ در آخر جلد ثانی بآن اشارت
 فرماتا است کہ **۱** مدحتی این متنوی تاخیر شد بہ پہلے بابت تاخیر شیرت
 بعد از این تا آخر کتاب مولوی سید فرمود و حسام الدین سے نوشت نقلت
 کہ روز بے شیخ حسام الدین بحضرت مولو سے عرض کرد کہ وقتیکہ احباب این
 متنو سے رائے خوانند و اہل حضور در انوار آن مستغرق ہوں گے بیہم کہ
 جہا سے از غیب و در باتشاہت شہ باد دوست گرفتہ حاضر ہوں گے شہ و ہم کہ از
 سر خلاص ہوں گے کیکنہ شیخ ایمان و شاخا سے دین اور اسے بزند و نشان کشان
 لبقہ سے بزند مولو سے فرمود کہ ہجہا نیست کہ دیدے و فرمود **۲** شہل بخیر
 ایفہم در نظر شد مثل سہرنگون اندر سقر **۳** اسے حسام الدین نو دیدی حال او
 حق نمودت پاسخ احوال او بہ نقاشی کہ چون مولانا بر حمت حق پیوست بروز شہم
 حسام الدین چلیبہ اجمیع اصحاب پیش سلطان ولد فرزند مولانا رفت و گفت
 می خواہم کہ بعد ازین بجای پڑشینی و مخلصان و مریدان را ارشاد کئے
 و شیخ را تین ماہانہ سے دین در رکاب تو غاشیہ برداری کنم و این بیت بخوانم
۴ برخانہ دل و بیان آن کیت استادہ بہ بر تخت شد کہ باشد جہر شاہ و شاہنرادہ
 از اتہام ایشہ سلطان ولد بیا ر بگر کیت و گفت ہجہا نہ کہ در زبان والد خلیفہ
 وزیر گوار بودے ہجہا نہ حالام خلیفہ و وزیر گوار مائے و جہا سے پدرم تو مبارکباد
 وفات شیخ حسام الدین چلیبہ باقوال صحیح در سال ششصد و ہفتاد و سہ
 ہجریست **۵** مولو **۶** چو رفت از عالم دنیا بخت حسام الدین مرحوم و مغفور

ششصد و نود و یک است | از مؤلف | چون عقیق الدین از دیار

یافت از فضل خدا و غلبه | سال پیش تمام گوی و مخران | هم عقیق دین کامل رهنما

شیخ نور الدین عبدالرحمان اسفراینی شیرازی قدس سره اسل و

از کسری اسفند از توابع اسفراین و در طریقت مرید شیخ احمد جو رقاے است

در تسلیم طالبان و تربیت مریدان و کشف و قایم ایشان شائے عظیم

داشت شیخ رکن الدین علاء الدوله فرمود که در آخر زمان اگر نه وجود باکرت

شیخ نور الدین عبدالرحمن بودیے سلوک با کمال جو گشته اما چون حقیقتاے

انظرون راتا قیامت با ستم خواهد داشت و بر احمد و مباحث و ولادت و

در ماه شوال سده ششصد و سی و هفت وفات در شب یکشنبه چهارم جمادی اول

ششصد و نود و هجیت | از مؤلف | نور الدین احمدی شیخ عظیم

محقق و مرشد روحی زمین | نور الدین نورانی آمد و گذشت | ولدت او عبدالرحمان نور الدین

هم خرد گشتا بسال طلیش | نادی مہدی منور نور الدین | نور الدین لک

یار بران قدس سره از اعظم مشایخ دہے است و اصل و اصل از اراک

و ندانجا بار شاد پیر و شفیع خود در دہے آمد و قبوے عظیم یافت و سلطان

غیاث الدین بلبن بادشاہ دہے از مقتدان و سے شد و وے خرقه خلافت

و اجازت طریقت از شیخ عزیز الدین دانیال خلجی و وے از شیخ علی خضر

و وے از شیخ ابوالحاق گارز و وے داشت تقلید که چون شیخ

نور الدین لک یاز و عهد غیاث الدین در شهر و دہے رسید بیکار

آب که قریب مکان شیخ ابا کیر طوے قلندر بود وقت ام کرد و شیخ ابا کیر

طوے کی آنهم درویش صاحب معنی بود بمناسبت و وے برآمد و گفت

که درین زمین بے اجازت بادشاہ و مرشد خود قیام کردن نتوانے برد

و فرمان بادشاہے و اجازت نامه مرشد خود بسیار ورنه از پنجابر خیزد و

براه خود پیش گیر پس شیخ نور الدین اول لجام طیر از دہے بمقام تہمت

گرم و آفتاب تمیز تشنگی بر باغلبه کرد فل بر لاک ندادیم لیکن حسب فرموده شیخ
منتظر باران بودیم اندین اثنا پاره ابراز یکطرف کوه پیدا شد و بلند گردید و بر سر آمد
برای دید چند آنکه سنا کدایش تند آب خوردیم و با خود گرفتیم و روان شدیم چون گاهی چند
برخیزیم از باران اثری نبود و وفات شیخ در ماه رمضان سال مفتح و هفت
هجریست و مدت عمرش زیاده از نود و سال بود و بادشاه مصر از غایت اخلاص
که بودی داشت خود جنازه و بی را بردوش گرفت از مکه

ابن مطرب شیخ عبدالعزیز	پیشروش بودند سیران جوان	چون شتی بود آن شکوفه خصال
سال تحلیف معیت آمد عیان	ایضا ابن مطرب قیاب عبدالعزیز	شیخ دنیا و دین شه کونین
عقل سال و سال او سر بود	قطب و الامجا و حریزین	قطب الدین عکاسه

قدس سره جامع علوم ظاهر و باطن علامه عصر و حید الدهر بود و در وقت
خون ثانی خود داشت اکثر علمای دین بنا گردی و بی تحری می کردند
کتاب شیخ شمس که قطبیه نام دارد از تصانیف و بیست و وفات و بی

در سال مفتح و ده هجریست از مکه	شیخ قطب الدین علامه ولی
شد یزدان نیا فردوس برین	شاه ابرار است سال و فصل او
یز قطب الدین تاج اهل دین	

شیخ حافظ الدین شمس قدس سره نام و والد و بی احمد است از علما
علمای وقت بود و تفسیر مدارک التنزیل و حقایق التاویل و کثیر فقہ از تصانیف
و بیست و وفات و بی در سال مفتح و ده هجریست از مکه

شد زوار فنا سجد برین	لا تقرب دین و متقی شمس	انحران خود گو بتا بخش
هم بفرادگر آتقی شمس	شیخ سلطان ولد قدس سره	فرزند رشید

مولوی جلال الدین روسی است و صاحب سجاده پیر و خلیفه و بیست
و علوم ظاهر و باطن از والد خود کسب نمود و نیز از شیخ حسام الدین
حلی و شیخ شمس الدین تبریزی فایده های عظیم حاصل کرد و شیخ
صالح الدین از کتب سبب که پدر تاج الدین و بی خود از ادات تمام داشت

تیر فایده بار داشت و از خلفای دسے نیز شمار گردید و جماعے شنید و وفات
 دسے در سال منفصل و شانزده هجریست و قبر در موضع منگول است و دو کسے در
 کرازی شاخ فردوسی اعلی و در هندوستان آمد و نسبت او بسلسله فردوسیہ در سند
 شاخ گشت و اول در عهد ولایت خواجہ قطب الدین بختیار بید آمد و در و سہ
 سکونت و وزید و عمرے در از یافت از مؤلف

شیخ چوروش از جہان از جہان | و صاحب القدر بدر الدین | ہم دلی در سمرقندی جوان
 شیخ نجم الدین اصفہانی کے قدس سرہ نام دسے محمد الشہین احمد بن محمد
 اصفہانی است صاحب مقامات بلند و مباح اجہند شاگرد و مرید ابو العباس مہر
 الساف کے است و مدنی مجاور کہ معظمہ بماند و صاحب نفحات الانس مسفر مایکہ شخصے
 از علما مین گفت کہ پد خود را بیمار گذاشتم و بیج رفتم مگر رسیدم و حج گذاردم انا
 خاطر من جہنت پریشیمان بود با شیخ نجم الدین حال خود بگفتم سخت متوجہ شد
 بعد از ان گفت پد تو از بیمار سے صحت یافت و بالاسے مرید خود مسواک میکند
 و کتابی خود را گرد خود نمادہ است و شکل و حیلہ دسے چنین بیان است و سہ نشانیہا می
 پدر من بمن نشان داد با وجودیکہ اورا گاہے ندیدہ بود پس تاریخ رونو ماہ یہ آفرود
 بنو شتم چون بوطن رسیدم و دریافت کردم بہرہ راست بود نقلت کہ در تمام
 عمر زن نخواست و نہ طعامیکہ زن بدست خود بختہ باشد تناول مسند و نقلت
 کہ دسے تا وقتے کہ در مکہ بود در مدینہ زلفت مردمان بروے اعراض میکرد و شخصے
 حمزہ نام از اولیاء فرمود کہ من در راہ مدینہ میرفتم و در خاطر مملو کرد کہ باعث حبس
 کہ شیخ نجم الدین در کہ بنیاند و بدینہ مشرف نمیشود ناگاہ سربالا کردم و دیدم کہ شیخ
 نجم الدین در بجا بجانب مدینہ میرود و مرا آواز داد کہ یا محمد بادل خود چہ حکایت
 کے کنی و یقین تصور کن کہ من ہر روز مشرف زیارت روضہ منورہ نبوی شوم
 وفات دسے در راہ حجاز دسے الاول سال منفصل و نسبت و یک کہ منظرہ بوقوع آمد
 و عمر من ہضاد و شہت سالان بود | از مؤلف | صحت بخند و خوشنودی

پناہ و وفات شمس جلیت و دوم رجب المرجب سہ ہفتصد و سے
و شش ہجریست و مدت عمر فقہار و ہفت سال و قرونے در مقبرہ شیخ عماد الدین

عبدالوہاب است فی طبعہ ہمارے شیخ از مؤلفان

کہ بود اندر جہان ہنگام راہ حقانے از مرگن الدین بن ابی علیہ تاریخ تولدین

نام خلدہ سال زوایش گویہر و اگر آنکہ کچھ امد و کن الدین سنائی

اصغر ہائے قدس سترہ از خلفائے عظام شیخ ابوحدالدین کرمانی است

از کبار اولیائے علم جو بود و اور اولیائے اشعار سہ و ترقیات مشتمل بر حقائق

و ذیابین و متنوے بر وزن و اسلوب حدیثہ شیخ ثنائے دار و این شمار از شمار

سے او حدیث شمس سال سیمتے دید ہد تاشے روئے نیک بخشی دیدہ وفات

رے در سال ہفتصد و سے و ہفت ہجریست و مر از پیرانوار در تبریز سہ سال از مؤلفان

ابوحدالدین شہر و کتہای زبان

مقتدا می دین شہر و تفسیر سال وصال بن شہر والا ہسم

گشت پیر صاحب کج کبیر

از عتار اصفہائے حق طلب ہمیشہ کبیر یا سیر کبیر

شیخ حبیبیت اللہ بابر سے قدس سترہ از علمائے کرام و فقہائے

والا اسنام صاحب علم و حلم و ہذ و تقوے و خطاب شرف الدین مخاطب بود

و کتاب تفسیر اسرار التزویل از تصانیف ولایت وفات کے و سال ہفتصد

و سے و ہفت ہجریست از مؤلفان

بزرگین شیخ اکبر حبیب اللہ وصال یا کن مادی عالم

رقم کردم مظهر حبیب اللہ

شیخ احمق مغربے قدس سترہ کمریدہ خلیفہ شیخ محمد منیر بے است

و سلسلہ از ادب شیخ محمد پیر و سے محبت طوالت عمر ہذ و اسطہ شیخ ابوحدین

مغربی شمس مشہور و در تحفۃ النجاس آورده کہ شیخ احمق بعد وفات شیخ محمد پیر خویش

ناچار روز بسر تربت او بود و ہر روز خادم بخد مت می آمد و مبالغہ بر اسے خرج لنگر

مے طلبید و سے پیش مرقد شیخ میرفت و مبلغ نقد خرج لنگر از پانین مرقد

بیافست و خوالہ خادم سیر و ہر روز نیم در خاطر من او لنگر بر اسے خرج لنگر ہر روز

قدس سرمدہ الشاہ میر شاہجی و اولیائے کبرے ہندوستان است در زہد
و دیانت و اخلاص و عبادت و تقویٰ و ارشاد فرید و وحید بود و چنانکہ
کہ کسی ذکر مناقب حضرت کن و اورا تصانیف عالیت چنانچہ مکتوبات و
ملفوظات کہ معبدن المعانی موسوم است و کتاب ارشاد السالکین شرح
ادب المریدین اندا شہر ترین تصانیف و لیست روسے مرید شیخ نجیب الدین
فردوسے و روسے مرید شیخ رکن الدین فردوسے است و در او اہل شیخ
شرف الدین شہیق ارادت حضرت سلطان المشایخ نظام الدین بدروسے
بدینے آمد قضا و در آن ایام سلطان المشایخ برکت حق پیوستہ بود و چون
شیخ نجیب الدین فردوسی در پہلی ایود کو بلا زمست و ہی رسید شیخ نجیب الدین بہ قابل
وسے برآمد و گفت کہ از ساکدا سال منتظر بودم کہ حصہ نصرت تو سپردنی است و چون
پس شیخ شرف الدین فرید کو شد و نعمتیکہ خاص حصہ او بود و کثرت و بجانب حق
و در اثناے راہ و ربایان بہار در آمد و بر کوہ را جاگیر سالہا سال خیریت و عبادت
مشغول اند و بطوریکہ یکسپہان حال و سے آگاہ نبود و سوائے مولانا نظام الدین
مغربے مرید حضرت سلطان المشایخ کہ گاہ گاہ در آن بیابان بد ملاقات و رفتے
و گویند کہ شیخ عمر در زیافتہ بود کہ از عند سلطان المشایخ تا وقت تشریف آوردے
میر سید شریف سنانے جہانگیر از سہمان زندہ بود و در ملاقات اشرف نے
آوردہ کہ در آخر حیات از شیخ شرف الدین شیرے پرسیدند کہ امامت بخانہ
کہ کند فرمود کہ فرما سیکہ تارک السلطنہ حافظ قرآن میر سید اشرف نام درجیا
خواہد رسید او امامت کند پس ہچنان واقع شد و صاحب محارج الاولایت
میر سید کہ چون شرف الدین شیرے را در قبر نہادند شیخ دست از قبر بر آورد
و بالا کرد و بطوریکہ یکسپہانے از کسے بخوابد جمیع اصحاب از وقوع این معنی متحیر
شدند و بخیریت میر شرف جہانگیر سنانے برائے این مشکل التجا آوردند
و بے سر در مراقبہ نہاد و بدو جانیت شیخ شرف الدین متوجہ شد و فرمود کہ شیخ

این را چشم باطن عطا فرمود و عالم ملکوت بر او منکشف گشت و مرآت شناخت اینکار بنیاد
 کعبه کرد و در بهر آراست که در حق و سب بدین خواست و سب سبیر امیر سید وفات
 سید اسحاق بقول صاحب تحفۃ الواصلین در سال مہر تقدیم شد و پیشش حیرت
 که مورخان متقدمین سال وفات و سب لیسیم اللہ الرحمن الرحیم اخذ کرده اند
 و این قطعه درج رسالہ تحفۃ الواصلین است قطعه سید اسحاق و سب کریم
 گشت جوین در بہر حقیقت مقیم سال وصال عجب زول پسیم اللہ الرحمن الرحیم
 و سب وفات آنحضرت را در گذر مہ متصل و سب در وازہ در شہر لاہور دفن کردند
 کہ مزار پیر انوارش تا حال زیارت گاہ خلق است و مزار اصل بیگ صاحب
 شہداء المقدس در ذکر و سب تحریر میفرماید کہ بعد وفات سید اسحاق بر مرقدا پاک
 و سب نہال پیار کہ در بہار و خزان مدام ہمسر پیاشد و این نہال از او و سب
 مقرر سب ملک ہند است برست و مزار پر از نور در زیر آن نہال پوشیدہ شد و زنجیرت
 و سب بر پیر سید اسحاق بنر شہتار یافت و برگاہ سب آن نہال اکثر مردم ہمبار
 بطور تبرک میبردند و سب خوردند و شفای یافتند و مدتی بہین طور گذشت
 بن عبد شخصے از امرایان لاہور متصل مرقدا معلی جوئے خود تمیر نمود و مزار
 گوہر بار سہم در جوئے خود داخل کردہ در یک حجرہ بحال خود گذاشت و آن
 نہال بسبب سدد و سب ہوا و گرے آفتاب خشک شد و خورد در سال کینہ و سب
 در عہد شاہ جہان بادشاہ نواب وزیر خان حاکم لاہور در آنجا بنائے تمیر مسجد جامع
 آغاز نہاد و مزار آنحضرت را در کن مسجد گذاشتہ عمارت ساخت کہ موجود است
 تاریخ از مؤلف سید اسحاق ہر طاق نور ذوالجلال آنکہ تعلقش سیدین شد آفاق گشت
 سالہ تریش چہستم زول چہرہ شہداء اللہ نور الہی شاہ اسحاق گفت ایضا سید اسحاق شاہ با کمال
 شفعہ از مہر رویش مہروماہ سال تریشین سرور کن رقم سید محمود میران بادشاہ
 امیر کبیر میر سید علی ہمدانی قدس سرہ نام پدرش شہاب الدین
 بن محمد مرید شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ مہر و قاسم کہ از اعظم حلقاے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

و سلطان قطب الدین برادر سلطان شهاب الدین باو شاه کشمیر با خلاص و درست
 و اقتدار کامل ہر روز بخندرت بابرکت آنحضرت حاضر می شدند و ہدایت و سیافند
 بہ چون سلطان سابق از راہ کم و قوسے و وزن را کہ آن ہرزو با ہم خواہر آن حقیقت
 بودند بر خلافت حکم قرآنے بجایہ کلج خود را آورده بود و بوقت حضرت میر تائب شد
 و یکے را از آن ہرزو طلاق داد و غرض کہ احکام شریف غرا بطیفیل آن محبوب
 اکبر یا کشمیر رواج یافتند و ہزارا از اہل ان لا یقتل رو بہ راہ آورند و سلطان کہ پیش
 ازین لباس قوم کفرہ علیہ شہید آنرا باہر و بنے حضرت بسید ترک داد و طاعت
 طریقیہ اسلام پوشید و چون حضرت میر از راہ کمال شغقت و مہربانی نے
 سلطان قطب الدین کلام مبارک کہ نے الحقیقت تاج شاہنشاہی بود عطا فرمود
 سلطان ہرزو را و ب عظیمہ آنجناب قبول کرو و بر تاج خود نہاد و بوقت
 اجلاس دربار شاہی ہمچنان بر تاج بادشاہ موجودے بود و ملکہ این سنت
 تا آخر سلطنت فتح شاہ بادشاہ در اولاد و سے ہماں کہ ہر یک بادشاہ بوقت
 اجلاس آن کلام والا جاہ را بالاسے تاج خود سے نہاد و آخر فتح شاہ آن کلام
 را در کفن خود و پیر و با خود بگور بر و بعد از ان فرما تر و اسے اولاد قطب الدین
 ظل پذیر گشت و سلطنت کشمیر ازین خاندان منتقل شد و قصہ و فاست
 آن جامع الگہالات بدین تہید و ج تواریخ اعظمی است کہ حضرت میر سلسلہ بار
 سیر راج مسکون فرمود و بہر سہ بار در کشمیر سہم رولن افزا گشت بہر تہ سیدوم چون شریف
 از اسے داشت بعد توقف چند ماہ در سال ہفتصد و ہشتاد و شش ازین شہر
 غم تر حیل کرد و از کشمیر بسوا و کبیر رسید و بہرست حق پیوست و بوقت
 آخرین بسم اللہ الرحمن الرحیم خواند و جان بجان آفرین سپرد و چنانچہ تاریخ
 وفات آن عالی درجات ہم از اعداد بسم اللہ الرحمن الرحیم بر آورند و بعد
 وفات آنجناب در باب و دفن فیما بین سلطان محمد و اسے مسلکی و خدام
 آنجناب بزرگ عظیم بوقوع آمد کہ سلطان محمد سبھا است کہ کنش مبارک آنجناب

[illegible]

و کرامات بود و هم کتاب جناب میر کشمیر شریف آورد و همین جا توطن گرفت
و در موضع جنت بر گنبد کماورد از مصنفات باره مولای قریب موضع کیا آمد آموخته است
نوم میر سید کمال صاحب حال و قال بود و حسب الاجازت حضرت میر کشمیر
طوطن گرفت و بعد از آن خلق معروف ماند و در کشمیر بحال قطب الدین بود
چنانچه سید کمال ثانی از عظمای خلقاے آنجا بود و مدت مدید در کشمیر
عبادت و ریاضت مشغول ماند و عمر او تقدیر و در موضع نایک کس خطه
کشمیر زیارت گاه خلق است نجم سید جمال الدین از یاران و ساز و رفیقان
پیر حضرت میر بود حسب الاحتدای سلطان قطب الدین حضرت میر اورا
برائے تعلیم ادب و دین اجازت توطن کشمیر داد و وے از دل و جان درین کار
خیر مصروف ماند و بعد رحلت بحال آربوت مدفون شد ششم سید فیروز المعروف
سید جلال الدین بسیار بزرگ صاحب عصمت ظاهر و باطن بود و با
پیر و کشمیر و کشمیر سکونت ورزید و در موضع سنو متصل زعفران زار
توطن گرفت و بها انجا مدفون شد هفتم محمد کافلم الشهور سید قاضی صاحب
ریاضات کامل بود و کرامت طے ارض بسیار باند و بے یو قوع آمد
چنانچه درج تواریخ عظمیه است که وے حواله دار کتابخانه حضرت میر بود و
کتاب فتوحات مکیه در قصبه پان پور حضرت میر از وے طلب کرد چون کتاب
در قصبه طائفان بقا صله دور تر از پان پور بود و وے در یک لمح در طائفان رسید
و کتاب بنده مست حاضر ساخت و وے بتجانه لته پور که در آنوقت شهرت
عظیم داشت ویران کرد و سکنای آنجا را مسلمان ساخت هشتم میر سید رکن الدین
و فخر الدین هر دو برادران حقیقی بودند و در موضع او بر مدفون اند و نم شیخ محمد
قریشی که بتجانه بجنانه را که یک لک روپیہ بر عمارت آن صرف درآمد و بود ویران کرد
و قصد و شصت بر بیت ملکین کلان بدست خود شکست و مسجدی جامع
در آنجا تعمیر ساخت و بها انجا مقام کرد و بها انجا دفن گردید میر سید مراد و سید عزیز

پیر و شریف حضرت امیر کبیر در سال هفتصد و شصت و شش هجری است از مولد
 شیخ شرف الدین شریف و در جوانی یافت از روی دین علم دنیا شرف از جهان چون شریف و در جوانی
 گفت سرور آل دین مولی شرف شیخ متفکر بنی قریب قدس سره مرید و خلیفه شیخ
 شرف الدین نجفی غفر له است و شیخ شرف الدین او را در مکتوبات خود امام مظفر بنی
 و در مناقب الاصفیاء آورده که شیخ شرف الدین میرے مریدان از صد هزار زیاده
 داشت و از انجمله صد کس و اصل علم از ایشان سیر کس محبوب الله و مریدانند که یکی
 مظفر بنی و دوم ملکزاده مظفر سعید مولانا نظام الدین حصاریت نقلت که پدر
 شیخ مظفر بنی شیخ شرف الدین بنی در اوایل حال بدست عهد و در سلطان بود
 بعد از آن تارک شد و بزم خود نوشت که من تارک الدنیا شدم اگر تو افقت میکنی
 اطلاق و اسباب تفویض فرزندان کرده پیش من بیا آن غنیقه شیخ متفکر و شرف الدین
 پس از خود گفت که پدر شیخ تارک الدنیا شد و من با و موافقت می کنم و میرم
 شما مال اطلاق خود و بنیط و در آید ایشان گفتند که ما نیز باید موافق ایم بدینا
 و اسباب آن کار در ایم پس مادل و اطلاق خود و تباراج داده با و الله نزد پدر خود
 آمدند و اگر چه شیخ شرف الدین مرید و خلیفه شیخ احمد چرم پوش بهار است بود
 اما شیخ مظفر میگفت که شیخ احمد مردی بزرگ و صاحب کرامت است اما علم
 نادر و اعتماد و اعتقاد من بر کسی است که او علم داشته باشد چنانچه نبوت
 شیخ شرف الدین میرے حاضر شده مریدش و ملک و خود را که با و بی محبت
 و دے داشت طلاق داد که خیال او اکثر اوقات مارچ شرف دے شد
 و بحالت تجرد بنی مشغول گشت نقلت که روزی شیخ مظفر بنی دست پر خود
 نشسته بود که شیخ منهاج الدین حاجی در آن مجلس حاضر گشت و سخن
 در فضیلت حج گوید شروع کرد و حج کعبه را از فواید شیخ فضیلت و او از اجتماع
 این سخن شیخ مظفر بهم برآمد و با و بی محبت آغاز نهاد و گفت که لطیفیل خدمت
 شیخ کعبه نزد طالب می آید پس چه حاجت که حج کعبه بر خدمت شیخ ترجیح دهی باشد

و بھی از دست استمزد او می جست وفات و بی بروز چشمتبہ سلخ ماه محرم سال
 پنجم شد و بود و یک حجر لیت و قبر در موضع آگیا دست از مؤلف
 جانب شیخ زاهد عبید حق اگر بود در اولیا نامے کرے | چو از دنیا فرود من برین رفت
 بنالاش شد ندامت و منائے خواجہ کس الدین حافظ کشمیر ازے
 خود من ستره مسکن وے شیراز است و وے لسان انیب ترجمان الاسرار است
 بسا اسرار غیب منائے حقیقت از زبان حق ترجمان وے ظاهر گشتند و عارف
 ثنائے عبدالرحمن جامی قدس اللہ بآسار السائے میفرماید کہ ہر چہ معلوم نیست
 اگر وے دست ارادت بدست گذارم پیر و بتگیر وادہ است و در حقوق
 بگذارم نیکی از طایفہ صوفیہ بدست بخود درست کردہ اما سخنان و سہ پہان
 در شرب اینطائفہ واقع شدہ اند کہ سچکسل اتفاق نقیاد و خواجگان صوفیہ
 متفق شدہ اند بر نیکی ہر سچ دیوان در بقصوت بہتر از دیوان خواجہ حافظ
 شیراز سے نیست و تمام خلق خواجہ حافظ را صاحب کشف و کرامات میدانند
 و چون کسی بخوابد کہ بکے کارے یا ہمے از حال تا قبل خبردار شود اول فاتحہ بروج
 پاک خواجہ خوانند متوجہ تمام کتاب دیوان حافظ را سے کشاید و از مضمون
 بیت اول ہر چہ کہ ظاہر شود و اورا خال کشود گے کار خود میداند چنانچہ فقیر
 بے لاندہ داراشکوہ و رسفیتہ الاولیا تحریر فرمودہ کہ جہان گیر بادشاہ
 آذر و گے از والد خود جدا شدہ و را کہ آباد میود و ترود داشت و را کہ بلاز
 پر خود حاضر شود یا سے روز سے دیوان خواجہ حافظ طلب کرد و بدین
 نیست خال بکشاد و از اول صفحہ این ابیات برآمدند ابیات

چرا نہ در پیے غم دیار خود باشم	چرا نہ خاک روہ کوی یا خود باشم	غم غری غمت چو بر نمی تابم
بشیر خود و دم و نہار یا خود باشم	زخمان سراپوہ وصال تو باشم	بندگان خداوندگار خود باشم
چو کار غم بیکت باکان اولی	کہ روز واقعه پیش نگار خود باشم	بود کہ طغی انل منہولن شود حافظ
و گرنہ نابہ ابد سراسر خود باشم		

باو شاہ جہان گیر یا ما سے این خال نے محال ہے تا مل

از دست استمزد او می جست وفات و بی بروز چشمتبہ سلخ ماه محرم سال
 پنجم شد و بود و یک حجر لیت و قبر در موضع آگیا دست از مؤلف
 جانب شیخ زاهد عبید حق اگر بود در اولیا نامے کرے چو از دنیا فرود من برین رفت
 بنالاش شد ندامت و منائے خواجہ کس الدین حافظ کشمیر ازے
 خود من ستره مسکن وے شیراز است و وے لسان انیب ترجمان الاسرار است
 بسا اسرار غیب منائے حقیقت از زبان حق ترجمان وے ظاهر گشتند و عارف
 ثنائے عبدالرحمن جامی قدس اللہ بآسار السائے میفرماید کہ ہر چہ معلوم نیست
 اگر وے دست ارادت بدست گذارم پیر و بتگیر وادہ است و در حقوق
 بگذارم نیکی از طایفہ صوفیہ بدست بخود درست کردہ اما سخنان و سہ پہان
 در شرب اینطائفہ واقع شدہ اند کہ سچکسل اتفاق نقیاد و خواجگان صوفیہ
 متفق شدہ اند بر نیکی ہر سچ دیوان در بقصوت بہتر از دیوان خواجہ حافظ
 شیراز سے نیست و تمام خلق خواجہ حافظ را صاحب کشف و کرامات میدانند
 و چون کسی بخوابد کہ بکے کارے یا ہمے از حال تا قبل خبردار شود اول فاتحہ بروج
 پاک خواجہ خوانند متوجہ تمام کتاب دیوان حافظ را سے کشاید و از مضمون
 بیت اول ہر چہ کہ ظاہر شود و اورا خال کشود گے کار خود میداند چنانچہ فقیر
 بے لاندہ داراشکوہ و رسفیتہ الاولیا تحریر فرمودہ کہ جہان گیر بادشاہ
 آذر و گے از والد خود جدا شدہ و را کہ آباد میود و ترود داشت و را کہ بلاز
 پر خود حاضر شود یا سے روز سے دیوان خواجہ حافظ طلب کرد و بدین
 نیست خال بکشاد و از اول صفحہ این ابیات برآمدند ابیات

[illegible][illegible]

در سال شصت و یک بود که از راه گنجینه سکنه در پوره مسجد جامع و در آنجا التیمیر شد و در تمبر
 آن سخی بلخ بکار برد و این سخی سده و هفتاد و دو ستون دارد و ارتفاع و چهل
 و هفت متر است و در عرض سده سال با تمام رسید و سواست آن دیگر مساجد تالاب
 و مکانات عالیشان را در کشمیر بنا نهاد و تقاسمت کرد چون میر سید محمد بهداسنی
 بود و او اسے حج کعبه دارد و خطبه کشمیر است و به تمام کونلاب جائیکه حضرت میر کشمیر رحمت
 حق پیوسته بود و رسید و رفت اقامت آن بن در پراقت بر لبست و در جوار هزاره پدر
 بنزگوار دفن گردید و واقعه وفات میر محمد بقول صاحب تواریخ اعظمی در سال شصت
 و نه و فوج آمد و سلطان سکنه ریت شکن بود سلطنت ریت و پنج سال و نه ماه و
 شش روز در سال شصت و ریت وفات یافت و در عهد که امیر تیمور بود فتح
 عربت ایران و عراق و عمان و غریمت محبوب هند و غلظت گردانید و سلطان سکنه
 باستماع اینی شاهی خان پسر خود را که بود حصول سلطنت بطلبندین الهادین
 مخاطب شده بود و بیارگاه امیر تیمور با شایفت خجیب فرستاد و اظهار متابعت نمود
 امیر تیمور بطهور این امر بسیار خورسند شد و حکومت کشمیر بدستور بوسه از زبانی
 داشت و بخدمت شاهیانه بخواست و بعد وفات سلطان سکنه سلطان علی پسر
 بر تخت سلطنت کشمیر قیام فرمود و مدت شش سال و نه ماه سلطنت کرده تارک
 گشت و کار سلطنت خود را سلطان شاهی خان یعنی زین الدین برادر خود و خود
 منوره عازم سمت بیت الله گردید چون بمقام پیکله رسید زوجه سلطان علی که دختر
 راجه جبرین بود شوهر را بر ترک سلطنت ملاقات کرد و مانع حج آمد و محرک لشکر گشت
 سلطان علی گفته آن کافره باز و بکشیم نهاد زین الدین باستماع این خبر
 بالمشکر عظیم از باره مبوله گذشت و راه پیکله در گرفت و بدو قابل و مجادله زین الدین
 قتیاب گشت و سلطان علی مقید شد و در حالت قید وفات یافت از مؤلف

رفت از ویبای دول اندر جهان	چون محمد سید اهل یقین	گشت تاریخ و مال او و حیان
نهران عاقل محمد میر دین	تاریخ وفات سلطان سکنه	شد جواز فعل خدای متعال

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

شک که طالب خدا باشد و باشد که نرومن بیاید تا او را بخوار رسام نقاست
 که چون اول منزل رسیده در شهر مالکپور واقع شد شیخ مخدوم حسام الدین و راجی سید
 حامد و شاه سید و یکی بنشیند بودند شیخ حسام الدین فرمود که شیخ عبداللہ سافر است
 و ما میقیمیم مناسبه نیست که بیدارن آوازیم اما چون در حالت سنجاع هر سه بزرگوار
 جامعاً ساعی خود بقول الان بخشیدند بود و دیگر جمعه دیگر موجود نبود و پوشیده بودند اتفاقاً
 بهما الوقت هر دیکه جامعاً قیامت و در بیدارست شیخ حسام الدین گذرانید شیخ آنرا ماسه کرده
 ابرو قیام برایش سید و در شام و اسرآن بشاه سید و واد و پند را خود پوشیده
 و بلبل س از انا تم الفقر فوالله روان شدند و سر مبارک شیخ حسام الدین بر بند بود
 و در اثنا س راه مرید س دیگر چند بزرگ پان در میان دو دو بزرگ نهاد
 پیش آواز شیخ بزرگ س پان سمت کرده دو دو بزرگ بجای کلاه بر سر نهاد
 بر سنی کمنه انوراه گرفته بجای کمر بند بر میان بر لبست چون شیخ عبداللہ از
 آمدن ایشان خبردار شد از خمیه برآمد و گفت میترسم که مبادا از آتش فقر شیخ
 حسام الدین خیمه بساط من بسوزد پس در سایه دراخته با هم نشستند و شیخ
 عبداللہ موافق رسم خود اظهار کرد که تو چه فرموده مرا چیزی عذایت کنی که تا طاهم
 و الا بجز من از پیران خود یافته ام حاضر شیخ حسام الدین از کمال استخفاف و فروتنی
 بتواضع تمام گفت که من چیزی ندارم که اثار کنم و آنچه که از پیران خود یافته ام
 هنوز از مطالبه آن فارغ نشده ام که چیزی دیگر از شما بگیرم شیخ عبداللہ را از طماع
 انجواب با صواب حالتی خوش دست واد گفت الحمد لله که در بندستان یکس
 عارفی کامل دیدم که بهای عیش از کونین در گذر شده است بعد از آن شیخ
 عبداللہ بجانب جوپور رفت و آنجا شهرت یافت و شیخ قاضی میر و دیگر بزرگان
 خدمت او تربیت یافتند و نقاست که روزی سلطان ابراہیم شرفی بمیریت
 شیخ عبداللہ ظالم نمود که شنیده میشود که شما دعوی حق غالی می کنید چو دین
 چیزی ظاهر نمیکنید شیخ فرمود که حق بستیواند لغات هر کس را برای کارهای آخریده است

مقدمه از موهبان صوفیه است و در کبریا است سکونت داشت عالم بود لیاقتم ظاهر
و باطن صاحب تصنیفات و البیانات چنانچه تفسیر حاشائی که بصفت ایجاز و توفیق
موصوف است این تصانیف و لیست و رساله نیز در دست می باشد و گفته التوحید
که بنایت موجز و متع و امشده و وفات و در سال شصت و سی و پنج است

مقالہ از مولف شیخ دین محمد بن علی جواری
مسائل و مسائل جواری ختم گفت کا لعل علی کجاست

هسایمی قفس سگه بود زیاده و فاضل یگان بود و در میانیم و کین سکونت داشت
و تفسیر میارهی که کتابی مقبول اهل عالم است تالیف کرده و لیست و فاضل

و سه در سال شصت و سی و پنج به قریع آمد از مولا ف شیز و دیاج و کشت برین
والی ملک برین علی و له گود مالش علی عده تم لکش هم بخوان زید و بهشت علی

تبار قاسم النوار قدس سره اصل و س از آذربایجان است و مولدینشای
و کے تبریز و اوایل حال نسبت از او تالیف صدر الدین آریو بیله داشت
بعد از ان بصحبت شیخ صدر الدین ایبکی که از مرند ان شیخ او حواله الدین کرمانه بود
رسید و بصحبت خواجہ بہار الدین نقشبند مسم پیوست و و کے رادیوان آتکار
مشہر بر تعالین و معارف و اسرار و وفات و کے در سال شمس ۸۵۰ و کے وفات
بہر بے است و قبر در خوجیر جام واقع شدہ است قطبہ از مؤلف

چو شد در خلد آن محرم مغفور	خود از بهر سال انتقال
شیخ زین الدین خوا	لے قدر کس سر

عنایت دے ابو بکر است جامع بود میان علوم ظاہرے و باطنی و از اول
ما آخر بتوفیق الہی بر جاہ شریعت و متابعت سنت یافتہ بود و در طریقت مرید
شیخ نور الدین عبدالرحمن قرطبی مصری و دے مرید شیخ سیف نورانی
و دے مرید شیخ تاج الدین حسن شیری و دے مرید شیخ محمود صفہ خانہ دوی
مرید شیخ عبدالعزیز الطبرے و دے مرید شیخ علی بر عقل و دے مرید

[illegible][illegible][illegible]

خانوادہ حضور و ما شاہ بریلج الدین مدار استفادہ کردہ بود در جواب آن مکتوب بے
 باین نوشته است کہ حامل کلام آن نیست کہ ایکٹ نوا در میان مشایخ عظام
 اویسے است کہ اکثر بزرگان درین خانوادہ بودند و سرور سلسلہ ایشان خواجہ ابوبکر
 قرنی است کہ عجب باطن از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تربیت یافتہ پس ہر
 دوسے را کہ از باطن حضرت سرور کائنات و یا از روحانیت دیگر اولیا تربیت و تشرف
 دادند و ظاہر بہ پیر سے ارادت نیارند و اورانیز ابوبکر خواجہ ابوبکر حضرت شیخ حضرت
 بریلج الدین شمس پیر ابوبکر سے کہ در باطن تربیت از روحانیت حضرت خیمبر نور است
 ہر چہ پیش شیخ ابوالقاسم گر گانے و شیخ ابوالحسن خرقانے نیز اویسے اند و شیخ
 نظام الدین گنجو سے نیز اویسے بود و نیزین باطنی از روح نبوی صلی اللہ علیہ
 یافت و خواجہ حافظ شیراز سے کہ مقتدا سے محرومان روزگار بود نیز باین دولت
 مشرف شدہ و بختاب لسان الغیب مخاطب گشت خواجہ محمد رشید رحمۃ اللہ علیہ
 در سلسلہ مدار یخ و سفیرانیکہ میگوبند ہندہ امیدوار رحمت کردگار محمد رشید رحمۃ اللہ علیہ
 جمانے کہ من درین سلسلہ اجانت یافتم از برادر خود محمد نقی و دوسے از شیخ سید سلیمان
 محمد و محسنی البخار سے و دوسے از حاجی الحرمین الشریفین ابابکر و
 از شاہ فخر الدین زندہ دل و دوسے از سید جمن بختی و دوسے از قطب الاشیاء
 بریلج الدین مدار و دوسے از حضرت شاہ ربیع اللہ علیہ وسلم اجازت یافت
 و گویند کہ چون شاہ مدار و ہندوستان تشریف آورد اول زیارت حضرت
 خواجہ بزرگ در اجسید رفت و بر کوہ کوکبا ایک بلبلین نشست و بعد از حصول
 استفادہ و اجازت بہمانیہ کاپلی تشریف برد و صاحب معارج اولیای
 شجرہ النباب پیر سے و مادر سے شاہ مدار بدینطور تحریر فرستہ بود کہ شیخ حضرت
 بریلج الدین پیر شیخ علی است و نام والدہ ماجدہ و سہیلے سے صاحبہ بود
 و شیخ بریلج الدین از اہل قریش است و نسب پدر و سہیلے چندی واسطہ بابے
 ہر پیر سے اللہ رحمۃ اللہ علیہ می شود و نسب مادر و سہیلے ابوبکر الرحمان بن عوف

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

جو شانیدہ بنے ایک بعد مدد حق تناول فرمودے و تا دوازہ سال حوزدن آزا
 ہمسہم دین نمود و بیک کاسہ شیر می گذرانید و ہرگز یکام و متابعت نفس نہ یافت چون
 شیر را ہم موجب لذت نفس پروردے دانست آزا ترک کرد و تا دہم سال بر
 قدرے آب جو الکفا نمود و تابست ہشت سال نان فکہ تناول نہ ساخت چون حضرت
 میر محمد فرزند ولید میر کبیر علی ہمدانی و درو کشمیر گردیدہ بخدست وے حاضر آمدہ
 اداست آورد و استفادہ تامہ نمود و حضرت میر کمال غایت و مہربانی نمود بحال کشید
 اطاعت بیکران کرد ہر گاہ کہ میر محمد پروانہ بہمت بیت اللہ شد شاہ نور الدین بخیر
 حسینین سلاماے و شیخ بہاد الدین و شیخ سلطان کبیلہ و بابا حاجے او ہم
 کشمیر کے حاضر شدہ تکمیل سیدانتمائے مقامات سلوک فائز شدہ قطب الاقطاب
 قطب کشمیر گردید و آنکہ حالات ملازمت شاہ نور الدین بابا میر کبیر سید علی ہمدانی مشہور
 ہر زبان عوام است تحقیق نہ پیوستہ و صاحب تواریخ غلطیہ فرماید کہ شاہ نور الدین
 ولی ماوراء بود و بابا ہم حمل وے رجال النیب بخیرست والدہ ماجدہ و حاضر گشتند
 و سلام سے گفت بی بی الل و وے مجذوب کشمیر کہ ذکرش بجائے وے خواہد آمد اللہ
 انجناب ایشادت تولدین فرزند ارجمند و اولاد باسعادت آنحضرت
 بقول صاحب اسرار الارباب و تواریخ غلطیہ در سال ہفتصد و پنجاہ و ہفت و وفات
 آن جامع الکملات در سنہ ہشتصد و چیل و دو ہجرت و بوقت فرخ بابا انطیر الدین
 کہ از کمل خلفائے انجناب بود بر بالین حاضر آمد و عرض کرد کہ اگر کدام آرزو سے
 در دل حق منزل باشد از ثناء و فرمائند کہ حاضر کنم گفت آرزو سے من حق است
 یا غیر حق کار ندارم پس سہ بار کلمہ حق حق حق بر زبان آورد و جان بحق تسلیم کرد بابا
 زین الدین و بابا بام الدین و بابا الطیف الدین و بابا الفیر الدین و بابا قیام الدین
 در شہر آسودہ انداز خلفائے کاملین شاہ نور الدین اندر قطعہ از مؤلف
 ناب نور دین محتاب عالم کہ در شہر دو عالم بود منظور از مراد حقان نور دین
 توکید پاکش در مسطور از شمس الکافان جواری الشہد دوبارہ ہادی حق نور دین

[illegible][illegible]

تتمتع به و از آنجا که این کتاب در دسترس عموم قرار گیرد و به وسیله آن

[illegible]

اولاد کرد و شیخ فرمود که از برکت اسم یحیی یا قیوم پنج پسر ترا نصیب شوند و ما بنده طایفه
 بعد کلان خود بمن دست و پایی قبول کرد بعد از آن شیخ اسحاق بولایت خراسان
 تشرف یافت و در آنجا سیر نمود و باز بدین آید و در آنجا شرفی
 عظیم یافت و از آنجا باز بقصبه میر گشت و همانجا بر لب جون زیر درخت کهن
 که خشک شده بود اقامت کرد و بچند آدمی شیخ درخت سرسبز شد و زمین سبزی بر گشته
 شهرت گرامت و از حد گشت پس مہمان جمعی زنار دار و بخت است آمد و عرض نمود
 که از برکت انفس مبارک شما از حق تعالی پنج پسر بمن عطا گردیده اند شیخ فرمود
 که سپید کلان بن باید و او روز دیگر ہمیش شیخ را مہمان خود کرد و سپید کلان را مخفی کرد
 و غلام بچہ را کہ ہم عمر سپید کلان بود با چہا بچہ خود حاضر آورد و با اسحاق منبر نمود
 کہ من سپید کلانست را می خواهم او اشارت لغلام بچہ کرد و گفت کہ سپید کلان من است
 شیخ او گفت در خانه تو مخفی است ہمیش گفت شما را در خانه خود آورده ام و ہر جا
 کہ باشد بگیری پس شیخ با او از بلند گفت کہ فرزندم قوام الدین چرا حجاب می کنی
 نزد من بیا آن سپید لبیک گو یاں حاضر شد و سر در قدم آورد شیخ او را در منبر زند
 قبول کرده با خود در قصبہ کہتو برد چون عمر قوام الدین بخت و پنج سالگی
 رسید بر دست حق پیوست و از وفات او شیخ را بسیار قلق و اضطراب و دا
 با تفتی آورد و او کہ ترا بہتر از قوام الدین فرزندے خواہم داد کہ سلسلہ تو از تو
 روشن شود اتفاقاً قاضی ہمدان امام وقت عصر باوے تمدد شہر دہلی پیدا شد
 و عالم تارکین گشت و زن تاریکے دا بہ از مالک زادہ ماے اشرف دہلی سپید را
 از خانہ صاحب خود بیرون آوردہ بود و بسبب تاریکی راہ خانہ خود گم کردہ از پسر
 پیدا شد پسر بکوچہ دیگر افتاد و در آنجا قافلہ فرو آمدہ بود میان انجما عہ رفت
 چون شب شد و باو فرو نشست اہل قافلہ پسرے صاحب جمال دیدہ اورا نزد خود
 داشتند و علی الصبح پسر را ہمراہ خود گرفتہ بجانب میانہ دو آب روانہ شدند
 و اہل پسر از دست اہل قافلہ دست بجیب تساج کہ بملک میان دو آب برائے

[illegible]

برابر بعین شصت و سبت و یک خرما و یک مشک آب براس طهارت همراه خویش
 در حجره بزرگ و دروازه حجره مسدود ساخت چون برون عهد از حجره برآمد علوم گردید که در
 چهل روز چار خزان تناول کرده بود و بعد از آن از کتب و مسافرت و در دلی رسید
 و در مسجد جهان خان گویشته از و ان شصت و الفاتحه سید جلال الدین مخدوم جهانیا
 در آن ایام نیز در سه روز و نوق افروز بود و روزی وقت صبح و آن محمد رسید
 هنوز از پاسبان فرود نیامده بود که شیخ احمد از حجره فرود آمد و سادات خدمت دریافت
 حضرت مخدوم را و با یکبار گرفت و در گوش او گفت که ای جوان از تو بوسه دوست
 می آید چون هجوم خلق بسیار شد شیخ احمد از انجا برآمد و تا دوازده سال تقدم تجربه
 در عالم گشت و زیارت حرمین الشریفین فائز شد و باز بدین تشریف آورده سکونت نمود
 چون در سنه شصت و یک امیر تیمور گورگان بر سر دله رسید و سلطان محمود میره فرزند شاه
 از شهر برآمد و جنگ نمود و آخر تاب مقاومت نیاورده و بعد از تحصین قلعه دلی بجا
 کجرات رفت امیر تیمور حکم کرد که تمام خلق شهر دله و توابع دله را اسیر سازند این
 شیخ احمد هم در اسیران شهر اسیر گشت اتفاقاً در آن ایام در دله قحط عظیم افتاده و
 در خانه که شیخ احمد را اسیر و محبوس کرده بودند چهل کس دیگر نیز در آنجا مقید بودند شیخ احمد
 هر روز یک یک نان گرم از غیب با هر یک محبوس میداد و بعد از چند روز این کار است
 شیخ پیش امیر تیمور نقل کردند از شیخ را با چهل کس محبوسان بجنود و خواجگان طلبید و بفرستادند
 و چهل کس خلاص کرد و حکم داد که هر کس را که شیخ میفرماید از قید خلاص و بفرستد
 مردم شفاعت خلاص یافتند و امیر تیمور را بخدمت شیخ اعتقاد تمام پیدا شد
 چون امیر بعد از هفت ماه بجانب لایت معاودت کرد شیخ احمد نیز بسبب خلاص یافتن
 و امرای دله تا سمرقند همراه بود و چون از انجا برگشت خبر اسان آمد و از انجا در شهر
 کجرات رسید ظفر خان که از جانب سلطان فرزند شاه حاکم نروال بود بعد از
 سلطان محمود سلطان محمد بادشاه تمام ملک کجرات شد و خود را منظر شاه نام نهاد
 و مقتدر با خلاص شیخ بود و تشریف بری شیخ را در انجا عنایت نموده و خواست کرد

صاحبزادی جامعہ خضر علیہ السلام نشان داده بود تباریخ ہفتم شہر ذوقعدہ شہید و نیز در
 و نیز در شہید و در شہر معظم احمد آباد بنا نهادند و مسجد و شصت پورہ لیکن محکمہ ہر یک
 برابر قصبہ کلان است و در دور قلعہ طرح انداختند و دیوار حصار بناست استحکام بنا
 نهادند چون قلعہ شہر برابر قد آدم رسید از تیغ برافشا و سلطان احمد از نیوا قعہ پیریم
 شدہ بخندست شیخ رخصت و شیخ بذات خود در آنجا رفتہ متوجہ شد در عین توجہ صورت
 شخصی جوگی رو برد آمد و گفت کہ نام من مانک جوگے است و این مقام از ان
 من است و شاہ جوی احمد این شہر را بنام خود بنا نہادہ اند تا آنکہ نام من ہم در نام شہر داخل
 دیو اقلعہ قیام پذیر نخواہد شد پس شیخ احمد یک حملہ امانک جوگ نام کرد و دوبارہ
 تعمیر حصار شروع شد و با تمام رسید و شہر احمد آباد آباد گشت چون عمر شیخ احمد از صد
 تجاوز کرد شیخ صلاح الدین نام را جیوت پیر را کہ از صغر سن بجای فرزند تربیت
 کردہ بود جانشین خود کرد و خرقرہ خلافت عطا فرمودہ و عمر کفید و یازدہ سال حجت
 حق پیوست و صاحب تباریخ شرح جلالے و معارج الولاہت آورده کہ ولادت
 شیخ احمد کند و در سال ہفتصد و سی و شصت و عمر کفید و یازدہ سال و وفات
 قبل از زوال بروز پنجشنبہ دہم ماہ شوال سنہ شہتصد و چهل و نہ در زبان سلطنت
 سلطان محمد بن سلطان احمد بادشاہ گجرات است و نیز صاحب معارج الولاہت
 تباریخ ولادت شیخ محمد دوم اولیا و تباریخ سنین عمر لفظ قطب و تباریخ وفات آن نمیک
 ذات محمد قطب الاولیا تحریر فرمودہ و مرقد شیخ در موضع سرکہیج کہ بفاصلہ
 یک فرسنگ از احمد آباد است بجانب قبلہ واقع شدہ از مؤلف

شیخ احمد بود مرغوب خدا	انہائے حق فقیر بے نظیر	امجد آفاق احمد مجتبیٰ
سرور ازین مصرع توحید شمس گمیر	سال میلش الٰہک عالمی بخوان	شد وہ الش مقدرا احمد اکبر
و شیخ احمد میفرمود کہ چون زیارت روضہ منورہ حضرت شاہ رسالت بعدینہ مشرف شدم	امام خان جہانے و شیخ تاج الدین سرکہیج و یک کس دیگر در محبت ایند رویش	بودند و مسجد نبوی فرود آمدیم بوقت شام یاران در نظر طعام افتادند و

و سے کچھ بڑا بکیر شیخ منیر بائے ولایت اور دو ہمہ اعیان و اکابر و امرا سے
جنہر اعیان ساخت لیکن شیخ جمال را طلب نکور روز دیگر شیخ جمال شکایت کرد
و گفت کہ ہمہ اعیان و اکابر بشہر را طلبیدید و مرا کہ یار ہمدوم و مولیٰ محرم بودم از طلب محرم
داشتید شیخ تم کہ کرد و فرمود کہ جمال ہالین طعام منیر بائے ولادت سکت مودہ بود
سگان دنیا را طلب کردم و ترا کہ حویلی آدمیاے جون میطلبیدم و فاست وے

در سال شصت و پنجاہ و ہشت ہجریست از مولف جمال جہان شیخ اکرم جمال
کرم شہ با جمال بہشت بلایخ جز جلال آن شاہ دین نداشت کہ عابد جمال بہشت

مولانا جلال الدین پورائے قدس سرہ کنیت وے ابو ترید است
کویار کتب علوم ظاہر برکت متابعت سنت و رعایت شریعت بجائے رسید
کہ صاحب کرامات و مقامات بلند شد و وے اگرچہ بظاہر دست ارادت پیوست
ندادہ است اما اولیٰی است و بقیض روح پر فتوح حضرت شاہ نبوت صلعم مستغفر
مستغیر گشتہ چنانچہ میفرمود کہ ہر گاہ کہ مرا مشکلی بوقوع آید حضرت رسول صلعم شہ
علیہ السلام ہو مطہر عمرے دفع میفرماید نقاست کہ روزے شیخ از اصحاب خود
نمائندہ طلبید و گفت امروز شانہ میکنم کہ حضرت رسالت پناہ صلعم مرا امروز فرمودہ است
کہ یا ابوبکر یا عمر یا حسن خود را شانہ کن کہ سنت منست و شیخ اعتقاد وے بجد منست
شیخ ظہیر الدین بسیار داشت و بجد منست و منیر رسیدہ بود اگرچہ دست بہجت
موسے ندادہ است و صاحب نفحات الانس میفرماید کہ روزے با جناس عتہ از
دوستان بزیارت مولانا جلال الدین پورائے قدس وقت بازگشتن شتھے
از اصحاب من در دل گذرانید کہ اگر شیخ را کراستے ہست بیاید مرا قدرے
کشتش عطا فرماید چون روانہ شدیم شیخ اشغف را آواز داد کہ کیساعت باش
از اندرون یک طبق موزی بیرون آورد و بوسے داد و گفت از داون کشتش مرا
معذور دار کہ در باغ من درخت کشتش نیست و فاست شیخ در شب و دو شنبہ
دہم ماہ و قلعید سال شصت و ہشت زدہ است از مولف شہ جہان جلال الدین

ظاہر ہے شفیق و در کتاب جو اہل الاسرار کرامات آن خرد مفصل و شرح مندرج است
 انکسرت کہ شیخ شمس الدین مسیح و شام با تباع طریقہ شیخ زین الدین خواہیے
 مذکور ہر مشرف و میاں و تلمیذ شیخ بہا و الدین عمر نیز ارادت داشت و در اوایل
 حال او را جناب خود سے دارد حال شد کہ از ہوش برخفت و چند نماز نماز سے فوت
 شدند و سیف و خود کہ در آن بہوشی مشایخ عظام مثل زین الدین و بہا و الدین عمر بن
 تو بہ سیف و در آن تو بہ حکیم بہوش بنیادیم آخر شیخ الاسلام احمد جام بصورت خواجہ
 ابو الکلام جد خود و بر من ظاہر شد و نفس مبارک بر من و امید ہے الحال بہوش آیم
 نو پختہ ہائے نماز ہائے فوت شدہ خود پیر ختم نقلت کہ شیخ شمس الدین بہ
 تصنیفات شیخ محی الدین بن العربی مقتد بود و مسئلہ توحید موافق آن بر سر منبر تقریر
 مے کرد و چون ہج کہ اندرے را بران مجال انکار بود و شیخ سعد الدین کا شفرے
 و شیخ جلال الدین ابو زید پوراسے و غیرہ عزیزان وقت در محاسن ہی حاضر میشدند
 و وے سماع را دوست داشتے و در خالت سماع و جہ فرمودے و در محاسن سماع
 و عطا وے اگر کسی را خطرہ در دل خطور کردے وے نے الفور بخواب آن پروا حتی
 و لتے خاطر وے نمودے و فاسات آن جامع الکمالات بروز شنبہ بہت و
 ششم جہاد سے الاولے سال شہادت و شہادت و سم ہجرت و مزار پر ابو اردر
 ہر اہل فزاد یک مسجد جامع قریب مسجد شیخ ابو زید مدفونہ ست و عارف نامے مولانا
 سعد الرحال جائے ابن اشعار در تاریخ وفات وے درج نفحات الانس فرمودہ است

شیخ اکمل قدوہ اکمل کہ بود	اہل صوفیہ را بمنی رہنمون	خواجہ شمس الدین محمد کر عیش
آسمان پوشیدہ و لعل نیکو	ساخت جادو سقا قدس شہم	ضمیمہ زوار خطہ امکان برون
چرخ دہن چون پایہ قدس	سال انجمن بریل چرخ دہن	قطعه از مؤلف
رفت شمس الدین زین فنا	سال نقل ابو بصیر و یقین	ہست شمس الدین امیر مہربان
نیز شمس الدین محمد پروین	شمس الدین مادی زبان	کن بیان ہم سال میل آن
مولانا جلال الدین	محلہ قدس سترہ از عظام	محمد بن و کبر سے

بدین نوع دوازده عظمی است که چون سادات بهی اعیان امور سلطنت در کشمیر
 بکلی یا نقد یا مراسع ذربار بقتل ایشان مستعد شده در زمانه بادشاه بر سر ایشان ریختند
 و بسید حسین وزیر را با چاره ده کشتن قیقتش بقتل رسانیدند و همانوقت جسمی از مستعدان
 و صومعه محمد امین هم رسیده آنحضرت را بهم که از سادات بهی ابو شهید کردند و آنحضرت
 بوقت آخرین اشعار فی البدیهه بر زبان آوردند و من آن زندگان و سیاه فتنه
 حکم کن این مرد جهان بشما بخشید اگر از عشق تو اقامت برو و گو برو و لیکن این مرد توانا که کج
 ایضا من غم ز مصلحت الی و کار میداد این کشتن من هست بگناه کنون بیا و شمر
 مزار من تاریخی علامان تمکد شود بگناه و فرمود که بر آغوش من نهاده از غیظ ظلم بر شود بر آن
 مرگش زبند و بجا که سپار ندیش علی الصباح دیدند که تخته صندلین بر روی وریا
 رو بروی خاتمه بر آب موجود است برداشتند و مرغسل دادند و در خانقاه دفن
 کردند و اندوخته شهادت سلج ماه و تقدیر سال شصت و هشتاد و نه بعد فوت سلطان
 زمین العابدین بیازده سال بوجود آمد وفات سلطان زمین العابدین در سال
 شصت و هفتاد و هفت و شهید کشمیر تاریخ وفات و سعه دوازده عظمی است
 نقل است که بعد وفات آنحضرت شخصی از مستعدان و سعه ملادولت نامی قریه
 از وزیر بادشاه اجاره گرفت و بسبب که زدگی و نقصان زراعت نقدان عظیم
 برداشت و چون وزیر از آفت ارضی و سوا و سعه کار سعه نداشت همه از آتش الیتاد
 بموضع اجاره برگرفت و سعه محتاج باره نان گشت شبی شش مل از اشرف وقت
 و نالان و گریان خواب رفته در خواب دید که حضرت میر محمد و م حمزه و شیخ بهاء الدین
 یکجا تشریف میدادند و میفرمایند که وزیر ظالم مرید خاندان شاه نور الدین است بر
 شفاش این شخص نزد شاه نور الدین باید رفت پس هر سه بزرگوار از آنجا
 حمزه دست حضرت شاه نور الدین رحمه الله علیه رفته شفاعت و سعه کردند
 فرمود که اشب آن ظالم را تنبه خواهم کرد چون صبح شد وزیر ملادولت را نزد
 خود خواند و التماس کرد که گرفته بود همه و سپس کرد و رضائمه و محال نمود از مولف

در بیان	در بیان	در بیان	در بیان
در بیان	در بیان	در بیان	در بیان

در بیان ... در بیان ... در بیان ... در بیان ...

در بیان	در بیان	در بیان	در بیان
در بیان	در بیان	در بیان	در بیان

در بیان	در بیان	در بیان	در بیان
در بیان	در بیان	در بیان	در بیان

در بیان ... در بیان ... در بیان ... در بیان ...

در بیان ... در بیان ... در بیان ... در بیان ...

در بیان ... در بیان ... در بیان ... در بیان ...

مقامات عالیہ و جامع علوم شریعت و طریقت بود خلقے کثیر متفق بر ولایت عظمت
و سبکدوش و عزوتی و حاجتے کمال داشت و بوقت خواندن قرآن مراحتے
دست دادے و از خود رفته و اورا القابین بسیار است بجز آن اخلاق حسنے
و تفسیر حسینی است کہ در نظر علمائے عصر و مشایخ دہر لغایت مطبوع اقتادہ وفات
وے در سال ہنصد و دہم ہجرت و این شیخ سمیع مولانا عبد الرحمن جائے بود در
مناقب و عطا وے خلقے کثیر حاضرے شد و نہایت میر سید از مؤلف

میر دین صاحب علم التین عالم مہموم محمد حسین شیخ بود سال وصال و صاحبان

نیز از مہموم محمد حسین شیخ جلال الدین بن عبد الرحمن سیوطی رح

از کبرائے علمائے عظامے تھا و افاضل محدثین و مشرین وقت خود ست و

احدے را از مفاضلان وقت باوے تاب مقام و مباحثہ بنود و تفسیر در المنشور

بولفت اول جلالین از تالیف و تصانیف و دست و دیگر کتب عمالے شب کہ

وے تصنیف کرد زیادہ از چار صد جلد بہتند و وے در تفسیر مولفہ خود فرمودہ است

کہ در قرآن مجید دو جائے مجمع نیامدہ سوائے دو مقام یکے عقدۃ النکاح حتہ

دوم ہولاء البرج حتہ و دو کاف و دو عین سوائے مناسک من التبع غیر الاسلام

دیگر کسے جانپادہ و نیز تحریر فرمودہ است کہ دو آیات شریفہ در قرآن مجید

جاوے تمام حروف تہجی اندیکے انزل علیکم من بعد النعم و دوم محمد رسول اللہ

والدین مودہ شد و علی الکفار و زبگان دین این ہر دو آیات را قطبین گویند و نیز

فرمودہ است کہ در عند سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سہ کس اصحاب انصار

بآن یکے سہا بن جبل و دم عبادت بن الصامت سوم اوے بن کعب

سہارم ابو الدرداء انصار یکے پنجم ابو ایوب انصار کے جمع کردن قرآن مہموم و

وفات وے باقوال صحیح در سال ہنصد و یازدہ بوقوع آمدہ از مؤلف

چون عزالدین بجزو جلال است نہ و نہا سو جنت روان سال تاریخ وصال و جناب

فاضل افضل مشہور سرور غیا پس جلال الدین مقبول خدا دوستدار حسن جلال الدین

صمد بن بروج سے پہنچے دوسرے مرتبہ قتل ہوا لہذا اور خواندہ می و سید نور و ایام
مولد حضرت شاہ رسالت حبیب اللہ علیہ وسلم ہر روز یکہزار تنگہ و یادہ می کرد تا در
روز دوازدهم دوازده تنگہ شد تا براہ خدا یاد و ایشان سید اوند و ہر روز ہر دو
براہ و ختم قرآن کتا نمیدہ دعا میکرد و نہ کہ دو سجائے کتاے موت شہادت نصیب
ایشان کنند آخر پیمان بود قوع اند کہ شیخ زین الدین را در سہ ہفت و سبت و سبت
تختہ از غلامان نافر جام زہر داد و شیخ زین الدین ہمراہ سلطان ابراہیم در سہ
ہفت و سبت و خود از دست کفایت شہادت رسید کہ مرزا میرانوار ہم و وزیر گواردی فطو

تاریخ وفات شیخ زین الدین از مؤلف	شیخ زین الدین شہید با حفا
چون زندہ یافت و حبس سید بہر را بخش شرفی از فلک	لغت زین الدین عالم شہید
تاریخ وفات شیخ زین الدین از مؤلف	شیخ زین الدین قلیل راہ حق
وصف او بہر دست از لغت شہید سال تحلیش چہستم از حسنہ	لغت طالب بندہ دل عاشق شہید

شیخ یوسف قتال قدس سرہ فرید قاضی جلال الدین لاہوریت
کہ ہر او بود و در اوایل شیخ یوسف بمقام ہفتیل کہ از عمارات سلطان و قتل
بود و مقبرہ او ہم در آنجا است مشغول میوہ و ریاضات شاقہ کے کشید ہمدان آغاز
تختہ از اولیاء کہ او ہم جلال الدین نام و امانت نعت ولایت نزد خود داشت
بہر وقت او رسید چون و کے ہم طالب بود و حدیث از و کے گرفت و مجرب
والا رسید وفات و کے در سال نہصد و سی و ستم کے است از مؤلف

یوسف قتال شاہ بانجھال	رفت چون از درون یاد جان طالب قیاضی سالک کن رستم
یوسف ثانی ولی حق بن بھوان	مولانا شعیب قدس سرہ عالم و عامل در ظاہر

و باطن کامل و در غلط و تنبیر و در سخن و تقریبی نظیر بود و بوقتیکہ او غلط
گفتی یا قرآن خواند سہ یکس اجمال عبور از ان راہ نبود و کے اگر چہ باہر ان بر سر
و یا کار ضرور کے در پیش داشتی ایستادہ شد و کے واکا بر علماء و علماء و مجاہدین و غلط
و کے جافر شد و کے واصل نمود لانا از لاہور بود و الیہ و مولانا مہتاب الدین

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا هذا كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

وہاں سے لے کر آج تک ہر سال کے موسمِ سرما میں ہمارے یہاں برف پڑتی ہے۔

[illegible]

Handwritten text in Persian script, likely a continuation of the historical account.

۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲
۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴
۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸
۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲
۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸
۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴
۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶
۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸
۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱
۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰
۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳
۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲
۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱
۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷
۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶
۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸
۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷
۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰
۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶
۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲
۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴
۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰

وای که در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب است

۱۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مسافریت بسیار کرد و نعمت یافست گویند که وسع راحه تیرگی و دلچسپی که در مرتبه ایست از منزلت و رفاهت نفس ناطقه انسانی حاصل بود و بجهت آن از اکثر احوال قرون ماضیه و محققان خبر داد و گویند که در نتیجه شعر آن مندرجاً البدر بود و در محله قرآن را پیش آن سر و کلمات علیک السلام و معلومه تجویز نمود و بکمال عبد القدوس گفتگو سب که از او لیاض زمانه بود و قرآن را پیش و در تجویز نمود و در سنه مدید در خانقاه و در وفات و در شب چهارم ماه محرم سال هجری و چهل و چهار هجریست و مقبره او در راه عقب مقبره و عالم خود خوانده ایگان قضا و

تجربا ساری است از مولانا	سلطان ولی دایمی	سفر کرد چون از جهان دنیا
شود شبان رحیل آن شاهین	ای شاه و لایزال عیان	در کیم سلیمان
بگو و وصل آن شیخ عالی مکان	شیخ حسین خوارزمی	قدس سره

در طریقت مرید حضرت محمد و محمد اعظم است و در شاه علی بیداد و در شیخ رشید الدین سفر است و در مرید شیخ عبدالقادر امشایا و در مرید شیخ اسحاق قلا و در مرید شیخ علی سید است از کبار و تاخرین و بزرگان دین صاحب کرامات و مقامات بلند بود و وفات حاجی محمد دوم اعظم پیر و تفسیر شیخ حسین خوارزمی در سال هجری و در وفات شیخ حسین در ملک شام و در سال هجری و شش و بقول بعضی در سال هجری و پنجاه و هشت هجری

تاریخ وفات محمد دوم اعظم حاجی و محمد مولف	پیر اعظم حاجی سبغت الحرم
قطب عالم بود بران انوار	گفت تاریخ وصال او خرد
تاریخ وفات شیخ حسین و محمد مولف	مرید حضرت محمد دوم بود اهل کمال
سید جلت او خوان عمر و خوارزمی	سید رفیع الدین بن موسی رح









جامع بود میان فضایل سمیه و سبیه و اباسه کرام و همه علماء و علما بود و در سید حسین الدین صاحب تفسیر است از احادیث که سالیها سال مجاور مدینه منوره بوده است و علم حدیث و تفسیر شاکر و مولانا جلال الدین دوالی است

مختصر الامام
جلد دوم
۳۳۱
مسافریت بسیار کرد و نعمت یافست گویند که وسع راحه تیرگی و دلچسپی که در مرتبه ایست از منزلت و رفاهت نفس ناطقه انسانی حاصل بود و بجهت آن از اکثر احوال قرون ماضیه و محققان خبر داد و گویند که در نتیجه شعر آن مندرجاً البدر بود و در محله قرآن را پیش آن سر و کلمات علیک السلام و معلومه تجویز نمود و بکمال عبد القدوس گفتگو سب که از او لیاض زمانه بود و قرآن را پیش و در تجویز نمود و در سنه مدید در خانقاه و در وفات و در شب چهارم ماه محرم سال هجری و چهل و چهار هجریست و مقبره او در راه عقب مقبره و عالم خود خوانده ایگان قضا و

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم	الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله	والسلام على من اتبع الهدى
أما بعد	فإن من أوجب الواجبات
تدوين ما جرى من محادثات	في هذا المجلس
والله اعلم بالصواب	والله اعلم بالصواب

[illegible]

<p>  </p>	<p>  </p>	<p>  </p>	<p>  </p>
<p>  </p>	<p>  </p>	<p>  </p>	<p>  </p>

اقطاب و اخوان رسید و چون رسید و تمام غلامان پیشاپیش او بودند و چون از آن
 در میزد و مستان تشریف آورده تمام پذیرگشت و گویند که شیخ محمد غوث
 قدس سره بمقتضای چهارده سلاسل بود و سیاحت بسیار کرده و از شایخ عظام کرب
 خانوادہ فیض یافتن حاصل نمود و بخرقه اسے خلافت ممتاز گشت و در دولت سیاحت
 کوزه آب مقدار سیو برکت بر داشتی و بصله درین صفت و در دست گردید
 و در جسم بفرات صفت داشت و صاحب اختیار الا خیار و معجزه بود که شیخ
 محمد غوث پادشاه بر فراز اولی بقصد ارادت بخدمت شیخ حمید رفت شیخ حمید
 برینا بست و او را در کنار گرفت و گفت یا شیخ محمد غوث ما فرین وقت پرید
 که این شخص را بے آنکه این مرتبه رسیده باشد غوث خواندن چه معنی دارد و فرمود قال
 نیک است که پدر نام پسر خود شاه عالم می زند اگر چه او در آنوقت شاد عالم نمی باشد
 و نقلست که در اوایل شیخ محمد غوث از اهل دعوت بود و در ملکه کلچر ریاست
 دعوت اساسی الہی نموده آن کار را چنان بحال رسانید که در مہندہ ثنائی
 خود نداشت آخر کار آن کار را بیکار تصور نموده بکار عفا سے باطن پر داشت
 و دین کار چنان سے و حمد نمود کہ کیے از اقطاب وقت شدہ نصیر الدین
 ہمایون بادشاہ از مستقدان و سے گشت و سے در حالت عروج حال خوشی
 کتابچہ موعوم بمراج نامہ تصنیف کردہ بود و در آن کتاب سب مقامات عالی
 عروج خود درج کردہ چون بادشاہ ہمایون محزون الیہ است گشت و از ہند
 بطرف ایران رفت بعضی حامدان مراج نامہ شیخ باختر شیر شاہ بادشاہ
 بردند و لہر عرض رسانیدند کہ سے درین کتاب کلمات خلاف شرع و غیر فریبہ است
 شیر شاہ در پے آزار و بے شد پس شیخ از گو الیاریہ گجرات رفت کما گجرات
 ہم لہر اورت و سے برخاستند و محضر سے نوشتہ مستقد قتل و سے نمودند و در آن
 حال شیخ و حبیبہ الدین گجرات سے کہ سر دفتر علمائے و مشائخ گجرات
 بعد بخدمت شیخ ارادت ہم داشت لہر عرض رسانید کہ چون محاسب علمائے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

میں نے اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ	میں نے اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ	میں نے اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ
میں نے اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ	میں نے اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ	میں نے اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ

[illegible]

مرستاد سید دین بخش بود که غلام از باز آمد و از هر جا که راست بود آشفته برده بود باز نهاد
و بیشت و صاحب تواریخ اعظمی میفرماید که بایا قدس هر دو سکه در اواخر حال
نجد مست شیخ محمد و هم غزو حاضر شده بهیت کرد و داخل طریقه سهروردی گردید و خرقة
خلافت یافت و حضرت بابا داد و دواخانه حکایات کمالات و ذکر خوارق و کرامات
و سکه در تصانیف خود بسیار درج فرموده و وفات او سکه تواریخ حکیم نام و وقت
سال نصد و هشتاد و شش هجری است و صاحب تواریخ اعظمی در تاریخ وفات
و سکه میفرماید که شیخ دین بود افرین شهر اندر عهد خویش و بهر خوش شیخ دین بود آمدن تاریخ سال

قطعه از مکتوبات	شیخ اقدس مقدس عالم	آنکه بخشش بدو جهان قائم است
حلقه است بخون الافوار	بزرگ محمد و مقدس السلام	سید غیاث الدین

کیلائے لاہور سکه قدس ستره دما مزاده بلند اقبال سید عبدالقادر
کیلائے لاہور سکه است که ذکر خویش اول در سن نصد و چهل و دو و بخاندان
عالیه قادر به مرقوم شده و سکه بود بزرگ و متقی و پارسا صاحب جذب و
شوق و ذوق و در مردمان بنام دولت شاه آشفته داشت و موضع بیست
دولت آباد بجای خرننگ بیرون لاہور آباد کرده و سکه بود اگر چه آنجا اباجار شد
و خلافت لبلسله قادر به از پدر به الیقہ ری خود داشت اما از دیگر سلاسل هم بهره
کمال و حصه وافر حاصل کرد و مردمان او را بر سلاسل نظام می خوانند و نسبت
آبادی و سکه چند واسطه در میان سکه حضرت محمود سکه شیخ عبدالقادر بیلافی
سهروردی به خط دین که سید غیاث الدین دولت شاه بن سید عبدالقادر شاست
بن سید جمال الدین بن سید جمال الدین بن سید یوسف بن سلطان شاست
بن سید ادهم بن سید محمد و بن سید اسماعیل بن سید داود بن تلج الاقطاب
سید فتح نصر بن قطب الافاق سید عبدالرزاق بن غوث الاعظم شیخ عبدالقادر
کیلائے قدس الشریعہ العزیز و ذالک و باجد سید غیاث الدین ارغشت
میر کفایت خان امیر جمالیو سکه سید بهار کسب و از طین عفت و سکه

که بسبب اعتقاد بهایون بادشاه باو کے عداوت دے داشت از گوا الیاء
گجرات ز سید علما کے گجرات ہم با اعتراض مضامین رساله سراج نامہ مولفہ سید
محمد روح لیاوت و نزاع دے برخاستند و در باب قتل آن جناب محضری نوشتہ علیہا
یا اتفاق موافق خود را بر این ثابت نمودند و شیخ علی متقی گجراتی ہم کہ صاحب علم
ظاہر سے ویانکے بود و پاس احکام شریع بنو سے بر کاغذ محضر نامہ کہ در باب قتل سید
محمد غوث تحریر شدہ بود فتوے نوشت و مہر خود را ثبت کردہ پیش بادشاہ
فرستاد بادشاہ و قتل شیخ تامل نمود و فرمود کہ تا وقتیکہ بر این محضر مہر شیخ محضر
و جزیہ الدین نصب نگردد و حکم بقتل ناخذ نمیشود و کاغذ فتوے را نزد شیخ و جزیہ الدین
فرستاد شیخ و جزیہ الدین برادر ریانت انجمنال بخدمت سید محمد غوث تشرفینا برو
نیدار اولین فریقہ حال و قال ان صاحب کمال شدہ کاغذ فتوے را پارہ چستا و
بعیت نمود و علیہا سے عصر جواب داد کہ ہم شما بکلمات شیخ و معانی آن نہیں
و الحق در ظاهر شریعت انچه حکم کردہ آید راست است اما این معاملہ باطنی است و
در سراج شیخ در عالم واقع بوقوع آمدہ و حالات واقع را بالجہ ظاہر اعتبار سے نیست
و فاست آن جامع الکملات بقول صاحب مغنیۃ الاولیاء و فخر الواصلین حج سال
منصب و نمود ہشت و مزار بر انوارش در احمد آباد زیارت گاہ خلق است از مولفہ

[illegible]

مولانا محمد کر شاگرد رشید عارف نامے مولانا عبد الرحمان جاسنی جو تحصیل
 علوم فغانہ کے کردار بیگامہ اور استاد مخاطب بخطاب جاسنی گرویدید
 ازان بجنڈ جاقویہ حقیقی بریاضت و عبادت پر داخست و مدنی باریکار
 مصروف ماند و نسبت اولیٰ بروحانیت حضرت امیر کبیر علیہ السلام مہدائے
 حاصل کرد و از کاملین وقت شد و بمن بعد یاد اود شرفیائے ارادت و جوت
 سجدت شیخ کمال الدین حسین خوارزمی حاضر شد و بہر تہائے وئے ارادہ
 تشریف نہر قند مصمم گردید تا بخدمت حسین خوارزمی مستفیض شد و الدین و
 اوجب تہاد کہ در این باب مانع آمدند از روحانیت امیر کبیر مامور شد کہ مانع
 حال سے نشوند و شیخ یعقوب بہر شوق کشمیر یاد سفر نہادہ غایز سمرقند شد
 و بیرون دوزارہ خانقاہ مقام کرد و شیخ حسین بہم از تشریف اور سے و
 بحالم باطن مطلع شدہ حتیٰ الباب باستقبال بر آمد و ہمہ کاب خود بروز خانقاہ
 برد و بہر ارادت خود مشرف ساخت و بکار پیغمبر کشتی مطلع خانقاہ مامور فرمود
 در اندکن مانہ بکجیل و بیت و سجدہ بلع و سعی موفورہ بکار بردہ خندہ
 خلافت پوشانید و بکشمیر رخصت نمود و بجز رسیدن کشمیر ابواب ہدایت
 و ارشاد و تصرف خدا داد و بر آئیناب مفتوح شد و فوج فوج سالکین حقیق
 جوق طالبین باستفادہ رجوع آوردند بعد مدتی باز سوداے اوراک
 خدمت پیر روشن ضمیر دامن گیر حال شیخ شد و از کشمیر تہر قند رسیدہ باتفاق مشرف
 ارشد بجزین اشرفین تشریف برد و از انجا بمشہد مقدس رفت چون در آن
 ایام شاہ طہماسپ مغوے کہ مذہب شیعہ داشتند و از غایت تعصب عداوت
 شخصے کہ از اہل سنت و آئینا برستہ تقبل رسانید و شیخ بابا دوست شاہ
 ملاقات کرد و با طہماسپ خوارق و کرامات اورا بطبع خود مساختہ و از
 قتل اہل سنت بازداشت من بعد از مشہد بہ بغداد مشرف شد و از شیخ آیت
 ابن محمد حبیبہ مبارک امام الامیر و ابو حنیفہ کوئے رضی حاصل کرد و

امراے اکبرے بود کند عالمی بر مزار گوهر بارش تعمیر ساخت که میخواست از موقوفات
 چونان مرغ غوث از دافنا کرد دولت رفت در اوجان جامع فیض است تا کیش بگو
 بناج کامل سید ابرار خوان شیخ عبدالحق جاسے قدس سرایان شد بامر
 الشاهی از اولاد و مجاویز شیخ الاسلام احمد جام است و در موقوفات زندگان
 از اوقاف هرات است سکونت داشت حاجب مقامات بلند و راجح احمد
 صاحب سفینه الاولیا سیف بایک که تارفت حق آگاه ملا شاه میفرمود که چون
 عبداللہ خان از یک از ماورالنہر بارادہ شیخ خراسان روانہ شد و در زندگان
 خدمت آنحضرت حاضر آمد و براسے فتح قلعه التیاسے و عاکر فرمود که بعد از ده روز
 و نہ ساعت این قلعه مفتوح خواهد شد انشا اللہ تعالیٰ التعلیل بکار نباید بود چنانچه
 بوقوع آمد کہ شیخ فرمودہ بود و نیز حضرت ملاشاہ زبانے والد خود نقل مسکود
 کہ شبی بعد سبت شیخ عبدالحق رختم دوسے در آن وقت ارادہ فتن زیارت از خواہ
 عبداللہ انصاریسے داشت چون شب تاریک بود بخداے فرمود کہ چراغ روشن
 کند اتفاقات روغن چراغ ہم رسید پس چراغ را بایک کدہ وقتیکہ باب
 دہن خود زبندہ در چراغ نہادہ روشن ساخت و چراغ برست خود گرفتہ
 روانہ شدہ و راہ قریب یک فرسنگ بود و باد تندسے و زنیچیان چراغ روشن
 چون بزار حجاجہ عبداللہ رسید بجز در سیدن چراغ گشتہ شد و زیارت بارہان چراغ
 روشن کرد و بہمان طریق کہ رفتہ بود باز بجاے خود آمد و وفات آن جامع السلام

در سال کہ از پنج ہجریست از موقوفات	رفت چون در خلد زین دار قبا
گشت عبدالحق بخت مول حق از خود شد سال تیر طیش عیان	ماہ تابان قلبین مقبلا حق

میر محمد بن احمد کشمیرے قدس سترہ از اعظم خلفائے شیخ یعقوب
 هوئے کشمیرے بعد وفات شیخ بر سوار شد و نشست و در ترک و تحبہ پر
 وافر بود بیکانہ روزگار شد و در توکل فردنہانہ یکدیکہ تمام سال گراما و سوار و یکا
 کرتہ گذرانیدسے آنجا رسید عابے واسے بیکلے از کشمیر در آنجا شریفیت برد

945

منقولہ از التبراعت و صریح تاریخ وفات آنجناب کہ درج تواریخ عظمیٰ است این است

سہ لقمی حق قطب تاج اولیاء کمال از مولف

از جهان کمال کمال اہل حال شمع نور عارف گویا تاریخ او نیز سالک تاج عرفائے کمال

مولانا شاہ کہ اس کے تسمیر کے قدس سترہ اول شہر کشمیر سکونت

داشت و بکار دیادے مشغول بود روز بسے گذرش در خانقاہ شیخ احمد قادری

انقاد و شیخ مخدوم موسے کہ از اہل خلقت شیخ احمد بود متوجہ حال و سے

شد و و سے را بسببے خود جذب کرد فی الحال بخدمت و سے حاضر

شد و مہر دیگر و سے خود و سے آنکس تحصیل ظاہرے و باطنے یافت و در زہد

در ریاضت و طاعت و عبادت و کشت و کرامت اشتہار یافت و خلق

خدا نوج در فوج بخدمت بابرکت و سے حاضر شد و ترفیہ بابرادت شدند و

حال وفات آن جامع الکمالات بدین تمیز درج تواریخ عظمیٰ است

کہ شب پنجشنبہ سال یک ہزار و سبست و چار بوقت نصف شب و از خواب

استراحت برخاست و تجدید و نمود و بچہ خانقاہ نشستہ بذکر نفی و اثبات

مشغول گشت چون در ذکر گرم تر شد زمین خانقاہ در جنبش آمد و زلزہ عظیم نمود و شد

و سہ اہل محلہ در سکنای قریب جوار بیدار و خبر دار شدہ و بپہانہ خانقاہ آوردند و از آن وقت

تا پچاشت پنج تذکر و مشغول ماند و بعد از ان سر بسجود و ہنارہ و حیان

بجان آفرین نمود قطعہ از مولف

از دنیا یافت و در رباعی باز ابو شمس فضل است تاریخ دیگر بارہ بخوان شکوۃ انوار

شیخ حبیب الدین خوشترے کشمیرے قدس سترہ اول از

تاجران عالمے شان کشمیر بود چون داعیہ طلب حق و انگیزہ حال و سے شد

بخدمت شیخ یعقوب علی کشمیرے حاضر شد و مہرید شد و تارک الدنیا شد و عبادت

در ریاضت اشتغال نمود و مورد فتوحات ظاہرے و باطنے گشت و خرقہ

خلافت و استغراق بچذب دسکریہ سبے حاصل کرد کہ از دنیا و اہل دنیا

باقیہ اسے پہنچا اور اسے کرمندہ این امر در آن شهر و در آن وقت خاص حضور نموده
 شیخ سے گفت و میگفت که زیادہ از دو صد کہ حققت جماعت نماز تجدید نیست
 و بے حاضر نمیدهند و فاش آن جامع الکرامات بقول صاحب تواریخ اعظمی
 در سال یکمیزار و نسبت و شش و ہزار پراوارش در دفعہ سنورہ بابا و کشمیر ^{۱۹} یافت
 در پنج موی موی ثانی و سہ ^{۱۹} شد و از پانہ و دوس برین سال تر حاشیہ بر شمس و عدنان
 قتیق رہنما ^{۱۹} کے دین شیخ محمد شریک کشمیر کے المشہور لشوک پایا
 قدس سہ اول از دنیا بے دار آن خطہ کشمیر بود و من بعد از وادانت نہیں جز
 و استعراق و امر و حال و سہ شد و ایل متشکل بر دیوانے و جنون و فو و اورا
 بخدمت خواجہ مسعود کشمیر کے برود و شیخ اورا بچہ خاص خود و لیاقت مشغول کرد
 و مرید خود و عنایت بیغایت بحال و سہ سہ و دل داشت تا از کمالان وقت شد
 و باین مراتب فائز گردید کہ خواجہ مسعود حلقہ مریدان خود را برائے تربیت و تکمیل حوالہ
 و سہ کرد چون مرشد راست و رش و فاش یافت و سہ بر سر از شانوشت
 و ہفت سال بہدایت خلق معروف ماند و فاش و سہ بقول صاحب
 تواریخ اعظمی بتاریخ نسبت و یکم ماہ محرم سال یکمیزار و نسبت و ہفت وقوع آمدہ
 در مقبرہ مرشد خود دفن شد از مؤلف ^{۱۹} تریف از جهان و بی بخت شہادت
 خبر دو سال ^{۱۹} الفیض و الحنفی ^{۱۹} البتہ کہ شیخ ز من موی است دوبارہ بخوان اہل عرفان تریف
 ستاہ نسبت الشرح حصار کے کشمیر کے قدس سرہ این پورک
 اول در حصار سکونت داشت و در او از ساطعت سلاطین چکان کہ از اہل شیعہ
 فرمان روا کے خطہ کشمیر بود و در کشمیر آمد و در محلہ حمیمیل سکونت و زید و سوا کے
 بکار عبادت معبود حقیقی بکار کے دیگر کار کے نہ داشت و ز سہ بدعت
 شخصے از مشہوران شہر حسب الطالب کے تشریف برد و بحیر و جوزدن لقمہ طعام
 قیض احوال قلب غایب حال و سہ شد چون چند روز برین حال بگذشتند
 با جاگشت و پنجم صفت میز آنک قادر بی کہ در آن زمانہ علم شہنت و کشمیر می افراخت

خود ارشاد کرد که ایشان قبولیت این بنده خاک را نیست که چون چهل روز از دنیا
میرفتن شصتی شوند از کورده آتش استیگر که دوکان و سه درهوار من است درخت
نئے برود بر سرگز رود تا مدت مدید بر سر برماند پس همچنان بود قوع اند که فرمود از این

بشد ز دنیا و درشت برین آناه قاسم و بی خوش قسمت گفت تاریخ خلقتش سب و

ساحب عالم قاسم است ^{۱۳۳} خود اجدادین الدین و از شمیر کے قدس ستره

سوداگر زاده بود در اوایل بکار سوداگر کے اشتغال داشت بعد از آن بخدمت خواجہ

صیب اللہ فی شہر کے حاضر شد و بکار ریاضت و مجاہدہ پرداخت

و از کالیعین غمگشت و تاجیات پیر خود بخدمتش حاضر ماند و حق خدمت گذار کے

و جان سپار کے بجا آورد و بجناب مرشد ارشد بدخوارادت داشت که روزی

براه عید گاہ بخدمت پیر روشن ضمیر میرفت و در راه خضر علیہ السلام ملاقات شد

و اشارہ توقف و صحبت کرد و خواجہ تاخیر روانداشت و حق صحبت حضرت بر زمین پیر

مقدم نہ راست و فاست آن فالے و رجات بچر چهل و دو ساله در سال گیرار

و چهل و دو چر بیت و در محل کانی مسکن خود در شمیر آسوده است از مؤلف

تجارب زین الدین شیخ معلی کہ متل او نہ بر روی زمین است ^{۱۳۴} چو تاریخ و حال او بچشم

خود گشتا کہ فاضل زین الدین است ^{۱۳۵} شیخ پیر میر شعی شطارس کے قدس ستره از عالم اولیا

و کبرائے مشائخ سلسلہ شطاریہ است صاحب بقرون مظهر خوارق و کرامت اہل ذوق

و شوق و سکر و جذب و حالت بود با میدان البنیام و در شہر سرگند سکونت داشت

و نور الدین محمد جالگیر بادشاہ از عظمائے مستقدان و شیخ جاسے و مددگار روی بود

و فاست و کے بقول صاحب مخبر الوہابین در سال یک ہزار و چهل و دو و

چر بیت و مزاد پراوار و منے و تصدیق از مقامات میر گندہ است از مؤلف

ولی بہان حضرت شیخ پیر اکرم شد بر او کار علم و عمل از تاریخ و حاضر شد ز دل

کہ پیر زمان و مستگیر از ^{۱۳۶} شیخ ناظر اکبر آباو کے قدس ستره صاحب

کرات کاہرہ و مقامات باہرہ و بحالات ظاہر و باطن کامل و شمل بود و زین الدین

شیخ بقول صاحب خبر الواصلین و تذکرۃ القدریات تاریخ مسیح دوم چاروی سال
یکهزار و پنجاه و بیست و هجرت است و هزار و یک هزار و ساکبر آباد است از مملکت

جناب ناظر آن منظور بدان که شد ظاہر از ویس خرق عادت اولی عظم بد سال و سالش

و گرفتار شد ملک کرمان است شیخ محمد بن الشراک آباد سے قدس سترہ

از اکابر وقت خود بود و بناست بزرگ و فاضل و ترقی و کس بریاران بنای و سوز و گداز

و در علوم ظاہر سے گوے صفت از علمائے وقت برده و تصانیف بسیار داشت

و کتاب تاریخ خصوصاً از عمده تصانیف و بیست و فاست و دے در سال

یکهزار و پنجاه و بیست بقول صاحب خبر الواصلین بد قوع آمد و هزار و یک هزار

در اکبر آباد است از مملکت سندھ حق شیخ محبت اکرم رفت چوزین دیہ باوجود

سال و سالش چو ستم نہ دل گفتند ما شیخ محبت زمان شیخ بابا علی کشمیر سے

قدس سترہ از فرزندان نامدار و فلفاسے بلند اقتدار خواجہ مسعود بیان بولیت

در زبده و تفسیر و عبادت و ریاضت بے نظیر بود سخن توحید بر ملا گفتے روزے

اخوند ملا شاہ خلیفہ اعظم میان میر قادی لاہور سے و کشمیر بر سے ملاقات و سے

تشریف برد و بر سر پوریا نزد بابا علی بن شمس چون بابا علی سواسے زبان کشمیر سے

بسیج زبان تکلم نمیکرد و ملا شاہ فارسی میگفت کہ باہم ہم ہر دو بزرگوار مسیح گفتگو بوقوع نیامد

آخر ملا شاہ از اسباب برخواست و رویے بدر و ازہ کردہ گفت کہ اینجا غیر از

پوریا چیرے نیست بابا علی از حافلہ مجلس پرسید کہ ملا شاہ چہ میفرماید گفتند

کہ میگید بد در اینجا غیر پوریا چیرے و دیگر نیست با شملع اینخے بابا علی ہر دو دست تماشام

برزانوے جو نزد گفت کہ اگر این بزرگ ذرہ براہ توحید میرفت و آشناسے

یوحدانیت حق میداشت حق را میدید و پوریا را در میان نمیدید این سخن در گوش

ملا شاہ ہم رسید و برگشته آمدہ عذر ما خواست و باہم ہر دو بزرگوار ملاقات دوستانہ

بوقوع آمد و فاست آن جامع الکمالات بقول صاحب تواریخ اشرفی در سال

یکهزار و پنجاه و نہ ہجرت است و ہزار و یک هزار و کشمیر سے از مملکت رفت از دنیا بخلد جاوید

رفت از دنیا بخلد جاوید

॥

کہ بود اندر دعو عالم طاق پائی | وصالش شیخ بائے طالب آمد | دوبارہ سالک مشتاق باقی
 مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کے قدس سرہ از انکار علما دار عالم فضلا سے
 عہد خود بود و در علوم ظاہر سے فرید الدہر دور و زور باطنی و حید المعرف و سجدت
 و حقہ و تفسیر کیا و صاحب تصانیف و شاگرد رشید حضرت مولانا کمال الدین
 کشمیر سے بود و تصانیف و سے اگر چہ بسیار اندا یا جاشیہ تفسیر مینا و سے و کتاب
 مشہور و تفسیر تکرار و حاشیہ عبد الغفور از مشہور ترین کتب مصنفہ و مؤلفہ
 و لیست و نیز کتاب غنیۃ الطالبین مصنفہ حضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر
 جیلانی سے جبکہ انشا و حضرت شاہ بلاول قادری سے لاہور سے و اجازت
 روحانیت حضرت غوثیہ اعظمیہ حمید فارسی سے نہایت مقبول و مطبوع تحریر فرمود
 و برو سے جہان گیر و شاہ جہان بادشاہان چغتای سے عزت و حرمت تمام پیدا کرد
 و حکما بادشاہ در لاہور و سے گفت علما سے ہند را بر قول و فعل و سے
 جانے کے اعتراض و حکام عہد را و حکم شریع کہ بفتوے سے جاری شد سے
 جائے انکار و اعتراض بود سے و شیخ عبدالحکیم فیض طریقت ہمس از اکثر مشایخ
 عظام حاصل کردہ بود و بخدمت شیخ احمد نجد و مسرہنر سے غایت اعتقاد بہم
 رسانید و اول کسیکہ شیخ احمد را بخطاب مجدد الف ثانی نے باو کرد او بود شیخ احمد
 اورا بلقب آفتاب پنجاب بلقب ساخت و فات و سے بقول
 صاحب مخبر الواصلین در سال یکہزار و شصت و شست ہجری سے است از مولانا
 جو عبدالحکیم آن و سے بخدا بر دنیا ہی دون شہد بخت مقیم اندا شدی سال تاریخ او
 و سے حضرت غلام عبدالحکیم خواجہ محمد نیاز سے کشمیر سے قدس سرہ
 در اوایل یک سب ہزار سے انتقال داشت ناگاہ جاذب جذب حقانے
 و انگیر حال و سے شد و کشتان کشتان بخدمت بابرکت حضرت شیخ موسیٰ
 کبر و سے کشمیر سے شہر و بشرف ارادت مشرف ساخت و دے در اندک
 ایام باین چستی و چالا کے متوجہ راہ سلوک شد کہ بہت تن و دل در خدمت

کہ زبان زد قاضی عام ہستند واقعہ قتل سرہنمیتول بقول صاحب مخبر الواصیلین
در سال یکہزار و ہشتاد و پنج آمد و مراد پیر انوار در سب سے است از متوفی

آنکس کی کہ سرش نام است | بود از جام عشق یک دست | سال فاشی از خرد حسرت
گشت پیدا کہ سر و دست | شیخ داؤد و المشہور بقبیہ مالو کشمیر کے قدس سرہ

ذراویل کار نمک فروستے کر کے لیہ لزلان بخیریت خواجہ یوسف کانجو کشمیر کے

حاضر آمد و یوسفیہ جمیلہ و سید خیرست شیخ بابا علی بھار سے کہ از خلفائے

خطام بابا ہر دے رشی بود مرید شد و حاضر شد و تحصیل کامل یافت و باوجود سیکڑی

بود انا بتوجہ مرشد کامل الیاب علوم ظاہرے و باطنے برومی مفتوح گشتند

و احادیث و آیات قرآن را بحد دلایل ثلوت و طریقت معانی شرح میکرد

و خوارق و کرامت بسیار بے اختیار از دے ظاہرے گشتند و برائے حصول

قوت حلال بکار زراعت و شکاری اشتغال مینمود و وفات آن جامع الکمال

بقول صاحب تواریخ دومر سے در سال یکہزار و ہشتاد و پنج ہست و مراد پیر انوارش

دکشمیرست و درج تواریخ اعظمی است کہ بعد وفات شیخ داؤد بلا فسخ خوشنویس

کشمیر کے کہ از مریدان باقیقا د آن قطب الاوتاد بود و در فکر ہم رسائے مادہ تاریخ

وفات افتاد و وقت شب در خواب دید کہ شیخ شریف آورو و ارشاد نمود

کہ اے ملا محسن برائے تصنیف تاریخ وفات من محنت کش و اگر فریادہ تر

شوق سب تاریخ وفات من ع غمست یعنی از عین عبد و از غین غلام اللہ

ز دنیا بہت چون وقت اقامت میر داؤد و شیخ یال مسعود | و صالح متقی دولیش گفتہ

دو بار از دست لافخر داؤد | سید ابوتراب المعروف بشاہ گداسی

قادری شطرا سے لاہور سے قدس سرہ سید حسینی است

و ہاش از شیراز چون طلب حق از شیراز برآمد و پایہ ہندوستان نہاد و در کجرات

رسیدہ و بخدمت شیخ وجیہ الدین گجراتی مرید شد و تکمیل سید چون پیر و شفیق

و سے وفات یافت در لاہور شریف آوروہ توطن گزید نسبت آبائی سے

نایب ہزار و ہفتاد و یک ہجری است و مزار گوہر بار در لاہور است و وفات
 قاضی محمد افضل کرازا فاضل علم و اعظم خلفائے آخناپ بود و در سال یکین و نہاد
 مری و بوقوع آمد تاریخ وفات سید ابوتراب شاہ گدا از مؤلف
 شہ کہ اسید و گئے مستقیم بندہ حق خاکبای ابوتراب گفت تاریخ وصال ابوسعید
 شہ ولی سید گدا ہی ابوتراب تاریخ وفات قاضی افضل از مؤلف
 کریم اکرم و شیخ مسکرم شہ ابن کریم افضل محمد و شمس تطیف افضل از اول گو
 زکر الکریم دم فقیر شہ شیخ نجم الدین الشہور بابا با شیخ رشیدی
 کشمیر کے از خلفائے عظام و میردان نیکام خود بر مسو وانیہ کے کشمیری است
 و بعد اتمام سیر سلوک در موضع کہوشے پور و آمدہ در زید و مان کوہ شاہ کوٹ کہ
 بہ تخت سلیمان علیہ السلام سرفست سکونت و زید و بحالت تجرید و قبیہ
 تنہائے بسر نے بردیون شاہ جہان بادشاہ در کشمیر شریف بر دیون شاہ خان غلام
 زیر اعتقاد تمام بجز دست شیخ پیدا شد و بسبب رفت وے خلق کشمیر از ولایت
 و کرامت آنحضرت الگاہ گشت و خلقے کشمیر بجلقہ ارادت و آمد و میوے عظمت
 و فتوحات کشمیر وے نمود و شیخ انجم فتوح میر سید جہان زید راہ خدا صوفی گرد
 و بہ جہان میر سید روزے خواہر شیخ نیک اثر نے از زہد پایا بلا اجازت شیخ
 استقامت بکشت و در سرب و خویچہ نے الحال بدر و شکم مبتلا گردید و اثر نے از سرب
 بزار آورده پیشکش نمود و شیخ جہان اثر نے بونے از زانے داشت و منبر و کہ
 استخوان در ویشان سکینان بناید کرد و وفات وے بقول صاحب تواریخ
 دومرے در سال یکین و ہفتاد و دو ہجری است و مزار گوہر بار بخیہ کشمیر
 مسکن ولایت از مؤلف منور گشت از دنیا فرود آمدن جو آن شمس الکریم الکر است
 زمر و رتخالش جلوه گر شد جمال الاصفیائے الکریم میر محمد علی کشمیرے
 قدس سرہ فرزند ولید میر محمد نازک قادرے کشمیرے روزے است و او را
 برادران اگر چه عورت بود و اما عظمت بزرگے خدا داد داشت و بہیت و ک ادا

لیکن از ہشتاد و دو بوقوع آمد قطعہ تاریخ از مکتوب	نور حق چون از عرفان و احوال
گشت دروشنی جهان بخوان	لیکن نور حق پر نور طلب عالم جوان
<p>بابازا ہر نا کام و کشمیر کے قدس ستمہ خلعت اصدق بابا شریف ناکامی و خلیفہ حضرت شاہ حقانے قاسم است اول صحبت و سے بندیت والد نیر گوہر است و تربیت و تکمیل از خدمت شاہ قاسم حقانے یافت نقاحت کہ شبے شیخ ز اہد بقصد اداعے نماز تہجد بندست شاہ قاسم میرفت و چند اجاب ہر کام داشت و چراغے بدرستہ او سے از خدام بورنا گاہ بادند وزیر و چراغ گشتہ شد ز اہد بابا انگشت سبابہ دست راست خود را یا ب دہن تر کر دنی الحال انگشت مانند شمع بفر وخت و بان روشنی در خانقاہ بابا قاسم رسید خواجہ قاسم اورا بدانحال دیدہ در غضب در آمد و فرمود کہ اگر اینچنین قدرت داشتی چرا باد را حکم نہ کردی کہ سپر آغ ترا گل نیگر و کہ حال تو مستور میماند حالا از خدا خواستم کہ باین شومنے و تندرے باتش بسوزے بعد چند روز آتش از غیب در مجملہ مسکن بابا ز اہد افتاد و خانہ یا بارام بسوخت در آن حال بابا ز اہد با مردہ خود صحبت برادر دن صندوقے اندرون خانہ رفت قضا کار از سقف خانہ چندے نختہ ہا سوختہ ہر سر وے افتادند شیخ بان آتش بسوخت و بقول صاحب تو از رخ اعظمی انوار حقہ در سال لیکن از ہشتاد و دو بوقوع آمدہ از مکتوب</p>	
کرد ملت چوزین جہان فنا	در جہان شیخ ز اہل فلاح
ہم بخوان شیخ ز اہل فلاح	سید حمید بن سید سعید بن فتح بن حاجے
<p>ابو بکر بن سید عبدالقادر گیلانے لاہور کے قاس سترہ از سادات عظام و مشایخ کرام جامع شرافت و نجابت بود و در علوم ظاہری ممتاز و تمام علوم ہدایت و ارشاد لبر برد آخر تباریچ چہارم محرم الحرام سال یکہزار و نوادین دار فانی بوصال یزدانے پیوست و دولاہور مدفرا ت آبا سے کرام جو مدفن گشت بعد وفات و سے سید عبدالقادر زینت افزا سے مندار شاد گردید بتاریخ نیز ہم</p>	

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰	۱۱
۱۲	۱۳
۱۴	۱۵
۱۶	۱۷
۱۸	۱۹
۲۰	۲۱
۲۲	۲۳
۲۴	۲۵
۲۶	۲۷
۲۸	۲۹
۳۰	۳۱
۳۲	۳۳
۳۴	۳۵
۳۶	۳۷
۳۸	۳۹
۴۰	۴۱
۴۲	۴۳
۴۴	۴۵
۴۶	۴۷
۴۸	۴۹
۵۰	۵۱
۵۲	۵۳
۵۴	۵۵
۵۶	۵۷
۵۸	۵۹
۶۰	۶۱
۶۲	۶۳
۶۴	۶۵
۶۶	۶۷
۶۸	۶۹
۷۰	۷۱
۷۲	۷۳
۷۴	۷۵
۷۶	۷۷
۷۸	۷۹
۸۰	۸۱
۸۲	۸۳
۸۴	۸۵
۸۶	۸۷
۸۸	۸۹
۹۰	۹۱
۹۲	۹۳
۹۴	۹۵
۹۶	۹۷
۹۸	۹۹
۱۰۰	۱۰۱
۱۰۲	۱۰۳
۱۰۴	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۷
۱۰۸	۱۰۹
۱۱۰	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۳
۱۱۴	۱۱۵
۱۱۶	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۹
۱۲۰	۱۲۱
۱۲۲	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۵
۱۲۶	۱۲۷
۱۲۸	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۱
۱۳۲	۱۳۳
۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷
۱۳۸	۱۳۹
۱۴۰	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۳
۱۴۴	۱۴۵
۱۴۶	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۹
۱۵۰	۱۵۱
۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵
۱۵۶	۱۵۷
۱۵۸	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۱
۱۶۲	۱۶۳
۱۶۴	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۷
۱۶۸	۱۶۹
۱۷۰	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۳
۱۷۴	۱۷۵
۱۷۶	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۹
۱۸۰	۱۸۱
۱۸۲	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۷
۱۸۸	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۱
۱۹۲	۱۹۳
۱۹۴	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۷
۱۹۸	۱۹۹
۲۰۰	۲۰۱
۲۰۲	۲۰۳
۲۰۴	۲۰۵
۲۰۶	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۹
۲۱۰	۲۱۱
۲۱۲	۲۱۳
۲۱۴	۲۱۵
۲۱۶	۲۱۷
۲۱۸	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۱
۲۲۲	۲۲۳
۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷
۲۲۸	۲۲۹
۲۳۰	۲۳۱
۲۳۲	۲۳۳
۲۳۴	۲۳۵
۲۳۶	۲۳۷
۲۳۸	۲۳۹
۲۴۰	۲۴۱
۲۴۲	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۵
۲۴۶	۲۴۷
۲۴۸	۲۴۹
۲۵۰	۲۵۱
۲۵۲	۲۵۳
۲۵۴	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۷
۲۵۸	۲۵۹
۲۶۰	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۳
۲۶۴	۲۶۵
۲۶۶	۲۶۷
۲۶۸	۲۶۹
۲۷۰	۲۷۱
۲۷۲	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۵
۲۷۶	۲۷۷
۲۷۸	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۱
۲۸۲	۲۸۳
۲۸۴	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۷
۲۸۸	۲۸۹
۲۹۰	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۳
۲۹۴	۲۹۵
۲۹۶	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۹
۳۰۰	۳۰۱
۳۰۲	۳۰۳
۳۰۴	۳۰۵
۳۰۶	۳۰۷
۳۰۸	۳۰۹
۳۱۰	۳۱۱
۳۱۲	۳۱۳
۳۱۴	

[illegible][illegible]

مذہبون میں دید سے سال بسبب کثرت آب و قرب آن کوشش مبارکش را انجاء فرمود وہ بیجا سے دیگر در محن خاندان دین کردند از مولانا	
چون حبیب دار دنیا خست است سن سال وصل آن قال از قبل ایا سانشاق و شیخ صادق است هم حبیب بن شیخ جلیل مولانا محمد امین کا نے بلند میر کے	
کشمیر کے قدس سرور از عہد علمائے متقین فقہائے متحققین بود و در اکثر علوم تالیفات مفیدہ داد و بر بسیاری کتب متداولہ حواشی نوشت	
و شرح کرد و در علم فرائض و نظم و نشر رسائل موفیہ تفسیر نمود و اوقات شریفہ خود و قناعت و توکل و صحبت علوم کے گذرانید و علما کے کشمیر میں مولانا غنائت کشمیری	
ملا محسن بخیرہ شاگردان سے بودند و در اواخر عمر برائے تہیہ جنیز و دختران خود کہ سجد بلوغ عیدہ بودند سفر ہندوستان اختیار کرد چون فائز دہلی شہید ہوئے	
بخطیب بجائے دو از ہر خورند و دیگر وند و عالم منام مولانا اشارے وقت کہ مہم تر اکفایت کردیم کشمیر برد و بدرس علم مشغول باش پس مولانا از دہلی	
مسا و دت کشمیر کرد و وفات آن جامع الکمالات بقول صاحب تواریخ دوم کہ دو سال بکینہار و بکھید و نہ ہجرت است از مولانا	
رفت از دنیا بفر دوس برین چون ابن نور قین شیخ زان اطلب محبت مقتدا گو خطبش ہم دیگر فرات سے شیخ زان میرزا جو کشمیر کے قدس سمدہ فاضل اکبر	
و عالم تجرب بود و در علوم ظاہر و باطن نسبت ارادت و شاگردے خواجہ حمید چرخے و خواجہ محمد داشت و تمام عمر در تدریس و تلقین و قناعت گذرانید	
و نہ اہل دنیا حاجت نبرد آخر در سال بکینہار و بکھید و یازدہ برمت حق پیوست و شیخ عالمین تاریخ وفات سے درج تواریخ اعظمی است از مولانا	
چو از دنیا بفر دوس برین رفت اجاب شیخ حاجی میر حق باز شہداء محبت گو و صالحین دوبارہ سر کامل تاج ابرار حضرت شہداء محمد قادر سے سمہ و در سے	
و کبر و شک کشمیر سے قدس سندہ از سادات عظام سینی و گیلانی است	

نمود و در کشمیر قریب بایست و منظر خوارق و کرامت گشت و وفات و س
در سال یکزار و یکصد و پنجاه و هجری است و فرزند پسر او در کشمیر محله بلبل سنگ

زیارت گاه خلق است از مولف

زین زمین در محبت عثمان اسال تاریخ و مبارک شریک و در بیان اهل برایت عثمان

شیخ محمد با شمس حشمت و سهروردی کشمیر کے قدس سرہ

از قبیلہ سوداگران کشمیر بود و در غفوان جوئے مسافر شد و بتمام پٹنہ رسید و بخدمت

حضرت شیخ یحییٰ حشمتی مرید گشت و خرقہ خلافت یافت و پیر کشمیر آید چون طلب

شما هنوز بایستی بود از خلفا سے بابا نصیب الدین سهروردی کے فیض سلسلہ

سهروردیہ حاصل نمود و بموضع خانہ بازار لایتن گرفت و بعد ایت خلق معروف ماند

وفات و سے بقول صاحب تواریخ دوم سے در سال یکزار و یکصد

و تیرہ ہجری سے است از مولف

شد دنیا شمس اجلال شمس آفتاب خلد گو تاریخ او ہم بغیر از شمس اجلال شمس

شیخ عبد الرحیم کشمیر کے قدس سرہ از نمودان کشمیر بود چون جاذب

جذب رہا سے اور انجو کشید بخدمت شیخ نجم الدین المشوریہ بابا یحییٰ سید مشرف

باسلام شد و تعلیم و تلقین و تکمیل یافتہ از بزرگان وقت گشت و در کار ارشاد و عمر سے

نبرد نمود و صاحب تواریخ اعظمی میفرماید کہ شیخ عبد الرحیم سید است شیخ نجم الدین

فیض سلسلہ کبرویہ از امام شمس الدین کبر و سے نیز محاصل کرد و در ماه شوال سال یک

زار و یکصد و بیست و هجرت حق پیوست از مولف و دنیا سی و من شد بخت و ان

چون صاحب حال عبد الرحیم تاریخ مزجل او گفت دل کہ مخدوم اجلال عبد الرحیم

فرز احیاءت بیگ کشمیر کے قدس سرہ از خلفا سے

میر محمد کبر و سے کشمیر کے است و از شیخ آدم بنور سے استنباط سے

محمد و سے نیز فیض محبت اند و خست و در کشمیر علم شیعت افرخت و طریق خدا

را بکبار سقا شد محفل خلد منزل دے خالی از فیض عشق و ذوق و شوق

گردید و چون از زمانه حضرت طایفین خاص و در حیدر گو | هم بخوان بر محترم حضرت
 مولانا عنایت الله شالی کشمیری قدس سره از اعظم
 علما و کبرای فضلاء و اشارت مشایخ متاخرین شهرت از مولوی
 ابوالفتح کلو و مولانا عبدالرشید زکری و فرزندان خواجہ حمید جبرخی تحصیل علم نمود
 و در اندک مان بر علما سے وقت تفویض و تفصیل حاصل کرد و کتب مجاہدہ ستر زبان
 حق ترجمان خود حفظ داشت و بخواندن متنوسے مولانا سے روم شایق تربود
 چون در علوم ظاهر کامل و اکمل گردید بر اسے حصول سراسر طریقت اول و ثانی
 شیخ صنفه الله کارو سے سرمد سے حاضر شده و دخل طریقه عالیہ حمیدیه مجید گشت
 و بنو جہ اول سلطان الاولاد کار بر وجود برکت اسود سے جاری شد من بعد
 کشمیر آمد و از دیگر مشایخ کبریه سرور دید که در کشمیر یوزد تکمیل سید و خرقه ماسے
 خلافت حاصل کرد و بو عظمیٰ و انصایح و هدایت خلق معروف ماند آخر راه شعبان العظم
 سال کبیر از کعبه و بستی پنج رحمت حق پیوست از مولانا

چو شیخ عنایت لطیف الکر زونای دون یاد خلد جا | تاریخ ترجمیل ان شاه دین
 گویا عنایت و کتب معتبره | شیخ حکیم عنایت الله کافی کشمیری قدس سره
 خلعت حافظ محمد شریف طبیب شهر سے است و با وجود تکمیل تفصیل در علوم ظاهر
 و باطنی در علم طب هم در عیسوی داشت صاحب تواریح و و مرثیے
 مسفر ماید که روز سے حکیم عنایت الله تبریز سے بیست کوہ شریف یزد ناگام و در میان
 یاران خود بر زبان آورده که اگر چه اراده مصمم داشتیم که چند روز در میر و شکار بگذرانیم
 اما معلوم شد که دارام اجبت شهر زود ترست و یکے از اہل مجلس از اسپ ہسم
 مفید و باران رحمت اسے ہم نازل شود و از امر اسے شہر شخصے ہمیر و پس بہانہ وز
 بعد نماز پیشین جلوسہ در عیفر خان ناظم کشمیر حاضر آمد گفت کہ محضر خان ہمیں ار است
 و شمارا سے طلبہ شیخ مجروح شنیدن بر اسپ سوار شد و ترشح باران ہم آغاز گردید
 و خود شیخ در راہ از اسپ بیفتاد و قبیل از رسیدن شیخ در شہر خبر رسید کہ محضر خان

و خدا و مان و نریدان را بهم بزرگ جبر و ایت کردی چون عمر مبارکش از نهاد تجاوز
 نمود و تا پنج شایزدهم شوال سال یک هزار و یکصد و بیست و شش کثیر وفات یافت
 و در جوار خانه خود فروی شد از مؤلف
 همان گشت مرشد محمد رفیق تبار پنج ترجمیل او از حسد و عیان گشت مرشد محمد شفیق
 قاضی دولت شاه حسینی سیوسه بنارس کے قدس ستره مولد
 و نس شهر سپاهم از بلاد روس است و نشو نما در نهار یافت و در انجا عید است
 سید میر محمد شریف بنارس کے ایک کتب رسید تربیت و تکمیل ظاہر سے و باطن یافت
 وہ کمالات، صورت سے و خوشی فایز شد و سالها سال در ولایت ماوراء النہر و در
 ترکستان با فادہ و اخلاصہ طالبان حق مصروف ماند و در او اخر عمر ارادہ سفر زیارت
 حرمین اشرفین از حق و ترکستان حرکت نموده از راه کاشغر کثیر آمد و زیاده از
 سہ سال در آنجا سکونت گرفت و خلق کثیر را بارادت خود مشرف ساخت و بنام
 بقدر طواف کعبہ از راه ہندوستان متوجہ شد و بدین رسید و قبول التماس شاہ
 سہلے چندے در انجا رخت اقامت انداخت و دین اتماء و عذرہ اذا حاکم الہم
 یستأجران ساعۃ و ساعۃ بقدرہ مؤث در رسید و پانزدهم شوال سال یک ہزار
 و یکصد و بیست و شش راہ گرا کے عالم بقا گردید قطعہ از مؤلف
 رفت چون انجمن بخار و شاه دولت ولی عالمیام گفت تاریخ خلقش سرور
 شاه و بدال اہل دولت شاہ شیخ اکمل المشہور مولانا جیون قدس ستره
 از علماء عظام و فقہانے والا مقام وقت خود بود و استاد اورنگ زیب
 عالمگیر بادشاہ و شاگرد مولانا الطف الدہرجان آباد سے است و کتاب تفسیر احمدی
 و تشریح آیات احکام قرآن از عمدہ تصانیف وی است و فات
 آن جامع الکمالات در سال یک ہزار و یک صد و سہ ہجری است از مؤلف
 شیخ ابو جویہ الفضل از دی شد ازین دنیا بخت بار یک صد و شصت و شش احمد و صل او
 نیز شیخ احمد عالمگیر کے جناب مرزا کمال کثیر کے بد حشرے قدس ستره

[illegible]

حیدر غلام نبوہ مجتہد تمام داشت و فواکد سلسلہ کبریہ و سہروردیہ و نیز نسبی کہ خواجہ
 ابوالفتح برہم و شیخ عبدالحمی محمدی دہلوی کے محال شدہ بود از دوسے حاصل شدت
 دوسے در تمام عمر خود چہل و سہ بار ناچہل و چہل روز در خلوت نشست و در ایام
 خلوت سوا کے ذکر حق چیز سے از ماکول و مشروب مطبوع طبعش نبودے و وفات
 و بے در سال یکہزار و یکصد و سہ و چار ہجری قمریہ پانزدہم ماہ شعبان النظم است از مولف
 شیخ عبداللطیف و اصل حق بافت در وصل حق زندیا بار افاضل کبریا تار بخش
 نیز فرما خزینۃ الامنیۃ از میر شرف الدین کشمیر کے قدس سرہ
 فرزند دینند خیر ابوالفتح شاد کے پور کے کشمیر کے است و در عنوان جواب کے
 با کمال کاروانے تسلیک راہ طریقت پرداخت و اگرچہ بیعت و بے سجدت
 والد نبرگوار خود بود اما دیگر مشایخ عظام مہم افندیوں طریقت کروہ ہر سالی
 کہ سجدت و بے حاضر آمدے از صفائے باطن بر مطلب و بے خبردار گشتے و وفات
 و بے بقول صاحب تواریح اعظمی در سال یکہزار و یکصد و سہ و بیج ہجری قمریہ پانزدہم
 ماہ مبارک شوال بدوقوع آمد از مولف
 چہ زیر زمین رو خود را نہفت اپنی سال ترمیل آشاہ دین خود میر اشرف جو ائمہ و گفت
 میر محمد ہاشم قادر گیلانی سہرورد کے کشمیر کے قدس سرہ
 از علمائے سادات حسنی است و نسبت آباے و بے بنی صورت صحبت غوث اللہ
 میر سید کبیر محمد ہاشم بن سید محمد عیلا بن سید عبداللہ بن سید احمد بن سید عمر بن
 سید ابراہیم بن سید حسین بن سید محمد حمزہ بن سید یوسف بن عبدالرزاق
 بن سید میمون بن سید مسعود بن سید محمد بن میر حسن بن حیات میر بن محمد صالح
 بن حضرت غوث الاعظم قطب العالم محی الدین شیخ سید سلطان عبدالقادر جیلانی
 قدس اللہ سرہ العزیز و بے کوہ راہ عبادت بحر معراج ہدایت صاحب السکرام
 و المناقب بود و سہ یکہزار و یک صد و سہ و بیج ہجری قمریہ پانزدہم ماہ شعبان
 و شبانہ روز و تلامذت قرآن میگذرانید و از آمد و شد مردم و آئینش خلق فراموش

زندہ دل خود سے مرید و حیدر الدین گجراتی دوسے مرید سید محمد عوث کو الیاس سے
 استغاثہ ہونے سے گھر ہفتا دوسالے رسید پھر عا کے حق اور بندگی شیخ بران
 مسافر اور وہ وہاں شرف یافتہ و شاہ بران اور برائے تربیت
 فاضل سے وہاں سے مولانا شیخ عبداللطیف فرمودہ دوسے تربیت فاضل و باطنی
 از شاہ لطیف یافتہ و از غایت جذبہ و کشش بقضایا فتح شاہ سرت جالب
 شد روز پیشگاہ مرشد ارشد نسبت لاہور نامور گردید و تقاضا کہ وقتے دریا
 را دوسے چاہی رہے وہاں سے اور وہاں آتش متصل دیوار حصار لاہور رسید و حکم غایت
 وافر آید و ترقیب استغاثہ سے دعا نمود فرمود کہ بر لب دریا رود و پیٹام من پریا
 برسان کہ فرمان فتح شاہ انیسیت کہ از جائیکہ آمدہ بروے درندہ تاقیاست قطر آب
 در خود و خواہی یافتہ حاکم لاہور چوینان کردہ فی الحال آب دریا کم رسد و بحالت
 قدیم عود کرد و تقاضا کہ روز سے شیخ چوبے خشک از درخت برنا بدست خود
 بدست شیخ روشن خاموش خدیش داد فرمود کہ این را در زمین قایم کن چون قایم
 کردہ فی الحال سرخیز کرد و پریچ برگ بر آورد آن درخت تا این زمانہ موجود بود آخند
 یکجا و مست نسبت سنگ چوین و سے طویلہ فرامیس خان مسکن متصل مزار آنحضرت
 تعمیر کرد و درخت منبرک را از پیچ بر آورد و وفات آن جامع الکلمات باقوال صحیح
 در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ ہجری و در روز پیران لاہور زیارت گاہ خلق است

از سوا لہفہ شیخ شاہ شکار گشاہی و وہان رفت چون دہ خلدین دارالحسن

ظرفہ سال انتقالش شد عنان شیخ دین قیام ابواب زمین پیر محمد اسماعیل کیروی

کشمیر کے قندیں سترہ دہ عقودان جو اسے محبت نیروانی و اسنیکر حال
 دوسے شہر و بندگی مولانا محمد شریف بخار سے رسیدہ سلسلہ کیروہ مرید شد
 و توبہ کیل در پناہ و داد و دے در آنجا گذرانید و لہذا ان کشمیر شریف برو دہما ہما
 توطن کو پیدادیم عمر ہدایت خالق مشمول ماند آخر در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ و سہ
 و ناست یافتہ و عنین عمرش ہشتاد و پنج سال بود و ان کیروہ جو کہ اسماعیل پیر باوقار

و ان محامد سکونت داد و خواجہ ایوب چون نموت یافت از مولانا محمد تقی بابت و بفرزند
 میرزا محمد ترک عاقل دنیا کرد و زند و ریاضت و تقویٰ عمر عزیز بسر برد و بخواندن متنوع
 مولانا روم شوق انجام داشت نقاشی که در حقش شخصی بخدمت خواجہ ایوب
 سبق متنوع میخواند و معانی بیتے از آیات متنوع که شعر بر حقایق و وقایع بود
 بفہم ناقص و بے غی آمدند و تکرار ملاحظہ فرمای کر و آخر تک آمد و بلا حصول تسلی
 خاطر از خدمت خواجہ برخاست بہمان شب در خواب دید کہ مولوے جلال الدین
 روئے بذات بابرکات خود و شریف آورد و فرمود کہ خواجہ ایوب او بیسے سن است
 و از روح من فیض کامل جوئے رسیدہ و معانی بیت منکود ہر حکم میفرماید صحیح
 و بجا است پس اشخاص علی الصبح بخدمت خواجہ حاضر آمد و تذکرہ خواست و عرض شد
 و حضرت خواجہ ایوب در شرح متنوع میفرماید کہ چون غلبہ شوق و اشتیاق
 ذوق تالیف خرج متنوع در خاطر منبہ از حد بغیر و دوازہ قصور و دراک و دستور
 منقسم چہ رات منی توانستم کرد و درین خیال بودم کہ روزے برائے استحقاق
 اجازت کتاب متنوع را بر گرفتہ و بعد از حصول اشارہ و اجازت تالیف و حصول
 این مقصود فال بر کشودم و بر سر صفحہ کتاب این بیت بر آمد بسی

ای منیاد الحق حسام الدین یا وے سفال روح سلطان ہاتفی را شرح و مشروح اور

فتوح اسمان اور روح و ہ پس از دل بر سے این فال مبارک قال کمر بہت

چیت برستم و بنویدان پردانم و کتاب شرح متنوع در سال یکہزار و بہت علیہ تمام
 پوشید و قطعہ تاریخ اختتام شرح مذکور مصنفہ حضرت خواجہ مندرجہ شرح

انیت قطعہ یافت شرح متنوع مولوی خلعت اتمام از لطف خدا

گفت تاریخش گوشن جزو طرفہ شرح متنوع جانفزا و ارقع و فاست

خواجہ ایوب بروز چہ شنبہ بہت و یکم ماہ چہا وے اثنا نے سال یکہزار و یک بہت
 و پنجاہ و پنج ہجرے بوقوع آمد و مزار پیر انوار در لاہور گورستان پیر عالیہ

لی بی حاج و ناچ است اندھو کہشت جناب خواجہ ایوب مسود

ظاہر باطن بودند از قولین شد چنان دنیا بفضل ازو سے در جهان یعقوب محمود اکبریم
 ایماش بہت خوشنویسان ہم بخوان یعقوب محمود اکبریم قطعہ تاریخ وفات
 بسید فضل علی محمود شہد دنیا چو در بہشت برین جامع فضل و علم و حلم و علم غلہ
 میر فضل شہا سال تارخیش ہم بخوانش ز فضل علم غلہ خواجہ حافظ عبدالحق
 مولوی قدس سدرہ الغرر ز اعالم اولیا و کبرائے مشایخ خاندان عالیشان
 اولیہ است صاحب وجد و سماح و شوق و ذوق و سکر و جذب بود و در فتنہ
 بنائے عالم و رتبہ بلند داشت و فیض باطن از روحانیت طائوس میں حضرت
 اولیہ فرستے یافت و صاحب اجانت و تلقین گشت و تمام عمر ہدایت و تلقین
 طالبان حق گذرانید و چون از آبا و اجداد صاحب علم و فضیلت و حفظت آن بود
 جامع فضل ظاہر سے و باطنے گردید و حافظ ظاہرین حافظ محمود بن حافظ یعقوب
 والد ماجد سے عالم عامل و حافظ کامل و صاحب فتوے و استحکام بود و چون
 مجازب حقیقت خواجہ راسبو سے خود جازب کرد اول باتفاق سید سہل شاہ
 مقصود سے و گلشن محمد برادر خود بارادہ بہیت بندہ حضرت شیخ عبدالحکم قادری
 کو از اقطاب وقت خود بود و مقام تبلیہ تشریف برد و شیخ بعد مرقدہ گلشن محمد اکبرید
 خود کرد پہلی شاہ ارشاد نمود کہ حصہ باطنے تو نزد شاہ عنایت قادری و مقصود است
 خدمت و بے حاضر شود بخواجه عبدالحق فرمود کہ نصیب تو نزد شخصے است
 کہ زمین جہان خانے بہالم جاوے رونی از بہت منتظر عنایات نیز وائے
 بوفہ در خانہ خود لیبارت مسجد مشغول باش و بخواندن در و مستغاث طوبت
 نما پیر تو خود بخود نزد تو موجود خواہد شد پس خواجہ از اینجا حرکت شدہ بجائہ خود آمد
 چون چند ماہ بر آنجا مال بگذرشتند روز سے خواجہ بحالت تنہا سے و حجرہ خود
 در و در شریف منو اند کہ ناگاہ شخصے اور اسنے لطیف پوسف ثانی از گوشہ
 حجرہ ظاہر شد و رو برو آمدہ اسلام و عمایک گفت خواجہ جواب سلام داد و بچہ دیکہ
 گامش بر چہرہ پرا نور آن شخص اقبال و ہوش گشت تمام روز بیہوش ماندہ و بعد

مبارک و شریف و نجیب و آن جامع الکمالات با قول صحیح و بیخ هفتم و بیخ و کعبه
 سال که بکبر از و شهادت و بیخ و بیخ است و مزار پر انوار بجام مبارک و متصل به اولیور است
 در آن حضرت سه فرزند از چند سینه حافظ صالح محمد دوم و سه محمد سوم قطب الدین داشت
 که هر سه صاحب از اولیا سے اہل کرامات و وجد و سماع و شوق و ذوق بودند
 و قطب الدین در عمر خود سالے بحالت وجد و سماع لبو سے آسمان پرواز کرده
 برفت در چشم مردمان غایب شدہ یا بدانی پیوست و سفید عادت کہ مزارش
 در بریلے و شیخ محرم کہ بجام لب اسودہ است و خواجہ محکم الدین صاحب السیر

از خلفائے عالی شان آنجناب اند از مولف و اصل شد با ذات حق چون خالق نامور
 رخت روح پاک و بزرگوار فرشتان سال و خوشی اطفال از خود و کرم و مکر محبوب خالق نامور و بزرگوار

شیخ محکم الدین صاحب السیر و سیکسے بن حافظ محمد عارف بن
 حافظ محمود قدس سرہ از اعظم مشایخ و کبرائے خلفائے خاندان
 عالی شان اولیہ و مرید و خلیفہ و نیر و عمر و شیخ عبدالحق اولیہ است و
 نایبہ کثیر از پیر و متفقیہ خود حاصل کرد و صاحب وجد و سماع و حالت سکون و شوق
 و نطق و محبت و عشق گردید اکثر اوقات در جذب و سکر گذرانیدے
 و استخوانی و بے خبری بحال داشت و در اقالیم رو سے زمین سیر کرد
 و از غایت سیر و سیاحت بسیار خطاب بخطاب صاحب السیر گشت نقل است
 کہ چون خواجہ عبدالحق شیخ محکم الدین را فرید جو کرد فرمود کہ بر مزار پر انوار و اولیا
 مشایخ چا و لیا کہ از اولیا سے مستقیم و مشایخ رو سے زمین است و روضہ
 مطہرہ و سے در آن سرزمین زیارت گاہ خلق است روضہ متکلف باش کنش
 کار و وقوع آید پس شیخ حسب الارشاد پیر و متفقیہ بر روضہ مطہرہ شیخ چا و لے
 روضہ متکلف شد و تا چهل روز بہ خود خواب و آنجا بحالت صوم بجا ربت
 نمی گذرانید و یک کمالات کامل رسیدہ و چون از خلوت بیرون آمد خواست
 کہ روضہ افطار کند خاطر فیض نافذہ بینیہ کنار کہ بند می میر گویند رغبت کرد و

[illegible]

مقتدر است چون شیخ در آنوقت وقت نوش داشت عصا که مبارک دست
 محمد بود و در دست گرفت و در روی زمین بنوک عصا بجاوید و صرصره پالند رو پی
 از زیر زمین برآورد و حواله سایل کرد و در وند پیشتر شد سایل چون نقد مراد بگفت
 یافت طبع دیگر دامنگیر حال او گشت و اندیشید که درین زمین بیشک خزینه و فینه
 موجود است بعد تشریف بر سر شیخ تمام و کمال خواهیم برآورد پس بهای خانه است
 و زمین را بجاوید آن آغاز نهاد و هیچ سر آمد نکرده نقد اولین هم از دستش مفقود گشت
 گریه و زاری آغاز نهاد و عقوبت شیخ آواز میکرد و می دود شیخ چون از صد آ
 و بی آگاه شد بایستاد و اتفسار حال کرد و سایل همه احوال چشم اشکبار
 ظاهر ساخت و گفت شماست طمع نفس طامع محرم ماندم سبب طمع را
 سه حرف است هر سه تی + ا ز ان نیست مظهر طمعان ناهبی + شیخ را بروی
 رحم آمد و بار دیگر زمین را بجاوید مبارک بجاوید و همان صرصره مفقوده شده و
 از زمین برآورد و حواله او نمود لقا است که چون حالت سکر و مستغرق و وجد
 عاید حال شیخ گشتی تا یک یک روز و یک یک ماه و چهار چهار ماه بهیوش ماند
 و بیخالت که هیچ خبر از عالم ظاهر نداشت چنانچه وقتی متصل قصبه شهر راست
 برکناره غدیر رسید که آب بیستاد داشت و بسبب هم بزرگال طیب بود و شسته
 سماع مضمی شنید چون بحالت وجد آمد آنچنان از مجلس سماع حبیب زد که در
 آب بفتاد و در ته آب فرو نشست چون ساعتی بگذشت و هم مبارک بروی
 آب ظاهر نگشت خازان تجسس و تلاشی مصروف شدند اما از آب
 غدیر هیچ نشانی از ان عالم نیافتند آخر دانستند که شیخ هم
 مانند شیخ قطب الدین بن خواجه عبدالخالق از چشم ظاهر میان غائب شده
 با بدال پیوست بعد چهار ماه چون آب غدیر خشک شد زمین را از او برآورد
 داشت گندم در زمین غدیر قلبه را نه شروع کردند حین قلبه را نه
 بنوک قلبه بازو بر دست شیخ از زمین ظاهر گشت دانستند که در اینجا

اللہ اکبر گفت گنجشک حالت وجد عاید حال گشت و بحالت سستی بر زمین بنیاد و غلطید
و باز پور و از کرد و بدینار رفت پیمان هر بار که امام اللہ اکبر گفت گنجشک ازینار
بر زمین آمدن و غلطید و بر رفت و شویست پیوسته
که حضرت صاحب السیر رانہ خلفا سے نامدار و مریدان بلند اقتدار و پورند کہ حصہ
و آخر ازان خوان بنما سے آئے یافتند اول حافظ محمد الدین ساکن موضع کوٹھہ
قائم رئیس کہ پرنیاد سرفراز خان حاکم ملتان بود و دوم شیخ محمد سلیم قریشی ساکن
سما کے سوئم شاہ ابو الفتح ساکن موضع منو جہا م خواجہ سلیمان کہ مزارش
متصل مزار حضرت شیخ است پنجم شیخ محمد انور ملتان کے کہ بجوان شیخ آسودہ است
ششم شیخ الہ داد ساکن ڈیڑہ غازیجان کہ مرقد مقدس او در شہر ملتان است
ہفتم دیوان محمد غوث جلال پوریہ اولاد پیر لال قتال ہشتم شیخ دوست محمد
کہ مقبرہ سے درجہ ناگزیر است نگاہ خلق است ہم حافظ عبدالمکریم قار سے
ساکن قصیدہ اشار سے کہ در قرآن خواندن او اسے حق تلاوت آن مجملہ پچاس
تا سہ نداشت سواسے اذان شیخ عبدالسلام جو کے را کہ ذکر خیرش بالا گذشت
نیز خلیفہ دہم شہا کردہ اندوفات آن مخزن الکملات بتاریخ پنجہستم شہر
سبع المائے سال یکترانہ و یکصد و نو و نہشت ہجری است و مزار پیر انوار
مقام کوٹ بنجا متصل بجاولپور است نقطہ تاریخ وفات آنجا سہا کہ از زبان
گوہر افشان شیخ غلام اویس او یسے نبولف رسید انست قطعہ
پیر حکم دین برفت انوشید روح پاکش طائر فردوس شد از وصالش باقیم تاریخ گفت
کہ در کل گلشن فردوس شہا سید شاہ حسین بن سید عبدالقادر بن سید
جمید گیلانی لاہور سے قدس سرہ از سادات عظام گیلانی
مورد الطاف رحمانے مظہر خوارق و کرامت و بغایت زاہد و متقی و عالم
و عامل و پیر کامل بود و بیعت و سنت بدست اباسے کر ام خود شہادت
و تیسرے و ماسے سے گاہے از ہفت اجابت خط انیرفت

[illegible]

وفات شاہ حسین بقول مختبر تباہ پنج یازدهم ربیع الثانی سال یکم زار و وود
 و پنج و عمر شریف شصت و نه سال و مزار گویا بار اندرون لاہور مجملہ
 سید محمد گوشتہ خانہ آجنباب است از مؤلف چو شد پرتو انگن بجلد برین
 حسین آن شیم جهان رخ عین ببار پنج تر میل آن شاہ دین بگو شاہ عاشق مگر حسین
 سید عبدالکریم المشہور سیر بہاؤن شاہ بن سید شاہ بلاق لاہور کے
 قدس سترہ از سادات عظام بارہ خانے و مشایخ و وسے الاخرم متاخرین
 است مریے بزرگ و عابد و نادر و متقی و خدای پرست صاحب جذب استراق
 و توفیق و دوازہ خاندان فقر حصہ وافر و بہرہ کامل حاصل کرد چنانچہ در سلسلہ
 قادریہ اعلیٰ نسبت و سے بچند واسطہ بحضرت میان میر بالا پیر لاہور سہ و بوسید
 جمیلہ شیخ منیر بحضرت پیران پیر دستگیر غوث الاعظم رحمۃ الدین عبدالقادر جیلانی
 نشینے است بذمیر طریق کہ سید بہاؤن شاہ مرید شاہ بلاق پدر عاقل قدر خود کہ در
 لاہور متصل چو بارہ چچو آسودہ است و وسے مرید شاہ عبدالرشید لاہور کے
 و وسے مرید شیخ محسن شاہ و وسے مرید شیخ محمد المشہور لا شاہ و وسے مرید میان
 محمد میر بالا پیر لاہور کے و وسے مرید شاہ خضر سیستانے و وسے مرید
 سید احمد و وسے مرید شیخ عابد کبیر و وسے مرید شاہ ابوالقاسم و وسے مرید حضرت
 شیخ ہونے جلے و وسے مرید شاہ ابوبکر و وسے مرید شاہ داؤد و وسے
 مرید شاہ سلیمان و وسے مرید شیخ زید و وسے مرید شیخ قریش و وسے
 مرید حضرت قطب الافاق عبدالرزاق خلف الصدوق غوث الاعظم سلطان العالم
 رحمۃ الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی نے قدس اللہ بامرہم النساءے و سید
 بہاؤن شاہ و سے ماہ زاد بود بچہ خود و سے آٹا ر بزرگے بر ناصیہ حال
 اکفاح کمال جلوہ گر بود و چون بعد وفات والد بزرگوار بر سر مدار شاہ
 نشست اول در موضع مرگہا کہ جنوبیہ لاہور است سکونت و رزید چون
 جذب و استراق بر طبع آن قطب الافاق استیلا یافت و درستان

ظلم آن ظالم ناچار از سر بقتل رسیدند آخر چون متصل موضع سید پور کہ مشکلی خاص
 سید بہاؤ شاہ بود رسید مردمان دیرینہ بخوف غارت و تاراج صاحب سنگہ
 اجتماع بہر سانیدہ مستعد مقابلہ شدند شیخ فرمود کہ حاجت اجتماع و مقابلہ نیست
 ہمہ سکنائے دیہہ توکل بخدا کردہ بقائات خود را بنشینید آخر چون صاحب سنگہ
 نزدیک دیرینہ رسید و لشکر ایشان خواستند کہ دست بقتل و تاراج سکنائے میر پور
 بکشایند اول فوجی از سکنیان در خانقاہ حضرت شاہ کہ در آنجا مقیم مییافتند آمد
 بنزدیکہ بدیدار و پرالو از شدت گشتن زبان بکلمہ شہادت بہشادند و سدا
 بر لبہم شیخ نہادند بطور این کہ است تفرقہ عظیم در لشکر صاحب سنگہ افتاد
 آخر کار صاحب سنگہ بذات خود بخیریت حاضر آمد و پشتی بلب لب از شرف پیشکش
 نمودند شرف قبول یافتند و ارشاد شد کہ اگر خیریت مطلوب است ہمین وقت
 از اینجا کوچ کن و رہنمہ لشکر تو داخل قرقہ اسلام خواہد شد پس صاحب سنگہ
 نے الفور از اینجا کوچ کرد و باز متوجہ آفتاب شد و قات سید بہاؤ شاہ
 در سال یکہزار و دویست و بیست و ہجری است و مزار بقام میر پور چو نگہ شد از مولف

چون عبدالکیم الشیخ حق	رفت از دنیا چنان الغیم	گشت تاریخ وصال او حیان
متقی پیشوا سید کریم	شیخ فیروزست دیگر نمائند	سال میل آن شہادت مقیم

مولف نے غلام فرید لاہور سے قدس سترہ از عظمائے فضلالی
 لاہور جامع کلمات ظاہر سے و باطنی مرصعے عالم و عامل و ذاکر و شاعر و متقی
 و پرہیزگار بود و تمام عمر خویش در دین طلبائے علم گذرانید و بادنیاد اہل دنیا کار سے
 نداشت و تجرید و تفرید بر مزاج حق امتزاج و سے غالب تر بود و فاضل
 آن جامع الکملات در سال یکہزار و دویست و ہجری است و مزار
 پراوار در لاہور دیگرستان میاں سے است از مولف

چون فرید آن فاضل و زکات	از جہان در جنت والا رسید	اج اخبارت سال او در
زبدہ دین متقی فرید	مولانا عبدالباقی	مولانا رستم علی

وفات آنجناب در سنه یک هزار و دو صد و سی و پنج هجری است از مؤلف

خواجه چرخه فخرالد اسفندی	نوازنده بر سال محسن خودان	کرتاج الاقنیا مهر جهان است
وگر مفتی شریع الطهر اربابان	رحیم الله فاضل حلقش گو	وگر قاضی رحیم الله خودان

شیخ نور احمد المشهور حسین بنور قادری سے قدس سرہ مرید و خلیفہ
سید عبدالکریم ہاوان شاہ است صاحب جذب و اشتراق و مسکروستے و حواری
ہو کر است بود در حالت جذب تاسی و دو سال بیکجا نشستہ ماند و طعام و آب
بجوہر و چون فکر نفی و انبات کردے در دیور و اشجار بوے اتفاق میکرد
تقاضاست کہ وقتے باہم زمینداران دو موہ جمع یسرحد و در من سطلتہ
خود کا تہا نئے بوقوع آمد آخر فریق زور آور و زور چار صد کھانوہ فریق برستہ
از راہ غضب و غیرت قبضہ جوہر آور و بحکم حاکم وقت نشان بر جہا قائم کنانید
بنسبتی منظور کہ از خدام شیخ بودند بخارست حاضر آمد و با ظہار حال پر خند
منہ بود کہ اراضے حق شما بشما و ایم و بر جہاے فریق ثانیے نگنیدہ بجاییکہ
الضات متقاضی است قائم نمودیم پس بچنان بوقوع آمد بر جہاے کہ قائم
شدہ بودند بحکم غیب برخاستہ بمجمل موقع قائم شدستہ بچنین دوسہ یا یکبار
ایمنی بوقوع آمد بنسبتی ظالم چون دانستہ کہ این الضات از طرف
منصبت حقیقیہ سبب تن بر خدا وادہ خاموش ماند تقاضاست کہ چند راس گاو
شیخ دزدان پرزیدند چون اطلاع ایمنی بخارست شیخ شدستہ بود
کہ گاویشان باند زمینداران فلان دیدہ بزد سے پرہ اند پیش ایشان پرید
و گویہ کہ این مال از مالک نزد حسین است واپس پریدہ نہ نصیب حضرت
نمودہ کہ قیام خدا شد و خدام فرو دزدان رسیدہ بپیام شیخ رسانیدند و دزدان
یا غار و اصرار پیش آمدہ تمہیل ایشان کردہ کہ یکہ بنسبت شیخ ہم شناسے کہ شایان
شان آفتاب بود و بزد بزدان آمدند چون خدام بکے نیل حرام از ان مقام
باز پس آمد و عرض حالی نمیدیدہ کہ آن شیخ انکمالی گذارند کہ در اندک وقت غیب

تبعہ از جواب بن لاچار بستند و قاضی آن جامع الکمالات با متوال محسب
دو بکھڑو و دو صد و سے و بیست و ہزار پانوار و در ہجری است از مولف

چو عبدالعزیز آن و بی خدا کہ دنیا بچش نبوی و بی حسین رفت از جهان سال و شش ہجری
امین دانستے فیض عبدالعزیز اگر فاضل علم مقید گشت عیان از خود سال او پرتیز

شیخ سلطان بالا دین او کے قدس سترہ از خلفائے نامدار خواجہ
صالح محمد بنی خواجہ عبدالخالق او کے دست و پیر بزرگوارش از خدمت خواجہ
محکم الدین او کے ہم بہرہ کامل یافت و سے ہی وفات پیر بر سر در شاو
نہشت و مدتہ الہم در ہایت خلق مصروف ماند و قاضی و سے در سال
یکہڑو و دو صد و چہل و یک تاریخ چارم جہاد سے انشاء نے وقوع آسہ
شہر اس کے بعد تاریخ وفات و سے از صریح آہ حال خلق بے سلطان شد
بر آوردہ اند و فرزندان نامدار و سے شیخ شہاب الدین سجادہ نشین و شیخ
غلام اولیس بر صدر حیات از خدا سلامت با کرامت داراد از مولف

چو سلطان زاد الفتا بہت نت تو تاریخ ترجمیل تو میل آن از محمد و م سلطان عرفان مجید
و گراموس شیخ بالا بخوان مولانا عبدالقادر بن مولانا و سے الہ

محدث و بلو سے قدس سترہ عالم عامل و تحقیق کامل بود و عظیم
حدیث و تفسیر شہابے عظیم داشت و سے بکمال فصاحت و بلاغت ترجمہ
تفسیر فتح الرحمن بزرگان آورد و ہند سے کہ و کہ مقبول و مطبوع خاص و عام
گردید و وفات و سے در سال یکہڑو و دو صد و چہل و دو ہجری است از مولف
جناب عبدالقادر آنکہ علش چو ہر روشن شد از مہتابا ہی ولی منظور گو سال و شش
رو بار و چو منظور آئے مولو سے محمد و سے اللہ بن سید احمد علی
حسینی قدس سترہ و شہر آباد سکونت داشت از علمائے عظام سے وقت
بود و تفسیر نظم الجہاد ہر سال یکہڑو و دو صد و سے و شش تصنیف کرد و نام
کتاب ہم تاریخ مقرر ساخت و این کتاب نے الحقیقت اسم باسم سے است

ہر دو فریق داخل ثواب ہی شدیم حالانکہ آن شخص بدزد سے برہان تو اب محروم ماند
 بقلمنت کہ اکثر مردمان نادار براسے حاجت روا سے خود از شیخ لدست
 زر قرضہ سے گرفتار و قرضے بہر ضرورتی میداد و تقاضا سے اداسے
 آن گاہے نمیکرد و مالیک اکثر اوقات بہانہ میونان بلما اداسے قرضہ اول
 بار دیگر بخیریت سے آمدند و قرضہ دیگر سے خواستار شیخ بار دیگر ہم عنایت
 عنایت میفرمود و ذکر قرضہ اول بر زبان نمی آورد و چنانچہ قرضہ اران بار بار ہی آمدند و قرضہ
 دیگر قرضہ میدادند کہ در قرضہ اول از یاد شیخ فراموش شد و گشت و اگر بعد از یاد یونان
 زر قرضہ بہر بہتت اداسے آن بخیریت حاضر سے آورد و میفرمود چارہ این زبوی ادا کیستی
 اگر ضرورتی دیگر در پیش است باز بر دانه طرف من سپیچ اندیشہ در دل از قلمنت
 کہ چون وفات شیخ نزد یک سید شخصی از دوستان خود فرمود کہ یک طرف حضرت علی خاتم نبیین
 بطرف خود یک طرف سید محمد غوث گیلانی مرا بسوی غلش می طلبند و بخوار ہند کہ بجوار
 ایشان مدفن بابا باشد لیکن مرا بسوی خاطر بطرف شاہ محمد غوث زیادہ ترست کہ خانہ
 ایشان قادی است پس بعد وقت آنجا در باب و درن فیما بین خدمت نگار می بود و بعد
 از حساب الوصیت آنحضرت و بیل خاطر آنجا بکسیدم فرار شاہ محمد غوث مدفن کردہ
 وفات شیخ لدست شاہ با قوال صحیح در سال یکہزار و دویسد

و پنج ماہ و سی ہجر سے است از مؤلف	مرد مقبول شیخ لدست شاہ
گشت روشن بخند من خلق	رحمتش جنت خدا فرما
قاسم بن عبد السلام بن عطاء الحق	بدا وے قدس سرہ
از اعظم محدثین و کبراے مفسرین است تفسیر زاد الاخرت منظوم از عبد	
لقمانیت و نسبت و آنجا این تفسیر را در سال یکہزار و دویسد و چل و چار ختم کرد	
و نام تفسیر ہم تاریخی تفسیر نمود و درین تفسیر قریب دو گدہ اشعار آبدار از لقمانیت	
و سے است و آنجا بہ مطبوع و مقبول خاص و عام است و قاسم آن جامع و مفصل	
در سال یکہزار و دویسد و پنجاہ و ہفت ہجر سے است از مؤلف	

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible][illegible]

وہی ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور جو ان کی پرورش کرتا ہے۔

کتابخانه عمومی

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible][illegible]

(Faint handwritten notes at the bottom of the page)

از کبریا که در این عالم است و در این عالم است و در این عالم است

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِي الْقُرْبَىٰ وَأَوْرَثْنَاهُ قَارُونَ ۚ وَنَاوِلْهُ مَالَهُ فُلْقَامَ ۖ وَتَمَّ عَمَلُهُ ۝

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible][illegible]

رکم گفتے و کم نعتے ولوقت یکپاس شب با تہ از خواب بیدار شدند و نماز
 بعد از بقرات کمال بخواند سے بیداران تا آخر خواندن در دو نعت ایست
 و ذکر اسم ذات بصورت ماند سے بعد نماز فجر اول و دو بارہ قرآن تلاوت
 میکرد و بعد از آن نفل شراق می خواند وین اثنا هجوم بسیار از مرعیان و بباران
 بزد و از مسجد جمع سے شد پس با جوال ہر یک متوجہ شدہ در حق کسے دوا
 و در حق کسے دعا بخویر سے کرد و او سبحانہ قائلے در علم طبابت با نجنا ب
 آنچنان دشت شفا عیانت کردہ بود کہ ہمارے و اندر شفا سے یافت بنا بران
 از دیہات دور و دراز بباران در موضع مرنگ کہ مسکن آنجناب بود حاضر آمدہ مستحی
 و ملتجی ہوا لہ سے گشتند چون از مبالغہ بباران فراغت حاصل سے شد بکتابت
 قرآن مشغول سے گشت و قتل از دو پہر بعد از اسے نماز چاشت و تناول طعام
 تا یک ساعت قلیولہ سے فرمود و بعد از آن برخاستہ نماز ظہر با جماعت می خواند
 و بار یک کتابت قرآن اشتغال سے منوود و عین خبر بر لطالب علمان بشمار کہ
 تمام روز بخدمت حاضر ہما ندہ سابق ہم دودہ میشد غرض ہر اہل حاجت کہ خدمت
 حاضر آمد سے محروم نہ رستے چون نماز عصر اسے گشت او ند سے پرازدختہ
 خواہ حاضر سے آوردند و آنجناب با بباران خویش مثل ملک حیدر خان و درام خان
 و قاسم خان و قادر خان افغان و غیرہ حلقہ زدہ بشمار آن خدمتہ ما کہ بے شمار
 سے بودند و در و شیرین سے خواندند و تا شام بان کار مصروف می ماندند
 بعد نماز مغرب چون چرخ روشن سے شد بعض طالب علمان خاص حاضر آمدہ
 تا اختار از سبق استفیاد سے گشتند و از ہر کار محبت خاطر فیض ماثر بخواندن و نوشتن
 قرآن مجید زیادہ تر بودہ چون کتابت قرآن ختم شد بعد تصحیح و مقابلہ سے کردہ یہ
 کردہ از آن فوت حلال حاصل سے کرد و چنانچہ در تمام خود نوبت نوشتن قرآن
 سیدہ رسیدہ بود و از عمر بلوغ تا ادم اخیر نماز آن حضرت گاہے فوت شد
 صرف قبل وفات نماز سے وقتہ اہل عالم ببار سے قایل و سکر و ترغ فوٹ شدہ بود

آورودن سیم که شیطان لعین که کذا عذو میبیند در شان اولی است
 و غیره یعنی بر اهل ایمان و دین قبل از مرگ برائے حرکت شیطان میسر است
 بصورت طفلان و چشم حق بین آنحضرت خود را جلوه داده است پس قس
 بکلام آتیه که حبیب المتین ایمان و دین است حسبہ چند حافظان قرآن را
 طلبانیدم و آنحضرت تشریف آوردہ بصفت تمام یک ختم قرآن بخوانند و در حق
 آنجناب دعاے خیر کردند تا آن و سوسہ شیطانے پیکلے منفع شد
 و بوقت نزاع ہم اگر چه رشتہ سجدہ در دست حق پرست نبود اما انگشتان مبارک
 حسبہ العادت همچنان در گوش بودند بطوریکہ کسی ذکر کرے کند و وائے
 سجدہ را از ہم جدا سے سازد و لبہاے مبارک ہم در جنبش بودند و
 ذکر لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ بر زبان حق ترجمان جاگردد و محضی مباد
 کہ حضرت واللہ ما جدم را سمیان دل محمد و سید محمد و حسام الدین و حافظ غلام محمد
 و بندہ غلام سرور و غلام یسین شمش فرزندان نرینہ و سہ دختر تکیا خورشید
 بنجلہ آنرا دل محمد و حسام الدین و غلام یسین و یک دختر خور دترین در عمر
 حوز و سائے وفات یافتند و مفتے سید محمد و حافظ غلام احمد و بندہ
 احقر و دو دختر سائے عاطفت آنحضرت پرورش یافتند و از علوم فارسی
 و عربی بہرہ و برگشتند آخر مفتے سید محمد اخوی اعزے فقیر در حالت
 سفر کہ ارادہ رفتن بمنی و بغداد و حرمین الشریفین داشت و رسال
 لیکن رز و دو صد و ہشتاد و تباریخ دوم ماہ شعبان المکرم بمقام مشرک
 در حالت بیمارے تب و ذہل بر حمت حق پیوست حالا از برادران
 و خواہران فقیر صرف حافظ غلام احمد برادر کلان و ہمیشہ حوز و موجود
 خدا سلامت و باکراست و ارادہ از ہر دو ہمیشہ ہائے فقیر کیے با حسنی علی
 بن لطف علی قریشی و تائے با مفتے صدر الدین بن مفتے احمد شمش
 بن حافظ مفتے محمد بن مفتے رحمۃ اللہ کہ ہم حد فقیر است کہ خدا گردید

۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲
۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴
۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸
۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲
۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸
۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴
۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶
۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸
۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱
۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰
۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳
۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲
۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱
۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷
۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶
۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸
۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷
۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰
۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶
۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲
۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴
۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰

[illegible]

<p> ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ </p>	<p> ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ </p>	<p> ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ </p>	<p> ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ </p>
--	--	--	--

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

نیز سر در بیت احمد شاه مختار مرقوم در ذکر احوالات و الصالحات اکتلاست
 الوصلای و احوال بعضی مجانبین و مجاذبت تاجیه حصه اول در
 بیان مناقب ازواج مطہرات حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام
 حصہ دوم مشتمل بر شرح حالات بنات و لادرجات حضرت شاه رسالت
 علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ حصہ سوم مشتمل بر احوال و دیگر عیال و صالحات کہ از اہل ولایت
 ذکر است بودہ اند حصہ چہارم در ذکر بعضی مجانبین و مجاذبت بلا قید
 تقدم و تاخر تاریخ و سال وفات آن حضرات حصہ اول در مناقب ازواج
 مطہرات حضرت سرور کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ مخفی مباد کہ افضل النساء العالمات
 پیش از محمد حضرت شاه رسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ مریم بنت عمران
 و قیسۃ خاتون ابن عمران مادر موسی علیہ السلام و مریم مادر عیسیٰ علیہ
 علیہ السلام و آسیہ بنت فرعون بہتند و بعد از سرور کائنات
 علیہ السلام و الصلوٰۃ حضرت خدیجۃ الکبریٰ و عائشہ صدیقۃ العظمیٰ و بی بی
 فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہم بہتند کہ افضل النساء العالمات اند کہ احدی
 را از عورات تمام جہان بزرگات ایشان فضیلت حاصل نیست
 و آنحضرت علیہ السلام فرمود کہ من زنی را نخواستم و هیچ از دختران
 خویش یہ زنی کیسے نہ آدم نگذاہم چیریل آمد از پروردگار و فرمایان امر فرمود
 و آنکسب نیز تصحیح پیوستہ کہ ازواج مطہرات سرور کائنات و از وہ بودند کہ آنحضرت
 ایشان را از وفات فرمودہ است و از آنچہ یاز وہ متفق علیہ اند کہ زوجہ بودند
 یکے مختلف فیہ کہ زوجہ بود یا سریرہ و اول از ازواج مطہرات بی بی خدیجۃ الکبریٰ
 کہ افضل و اعظم محبوبان حضرت شاه رسالت است کنیت و سہ ہند است
 و نام پدر و سہ خوابدون اسد بن عبدالغفر بن محصی بن کلاب و نسب
 آبا کے گرام و سہ در قصہ بہ نسب آبا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم
 سہ پیوند و نام والدہ و سہ فاطمہ بنت زاہرہ بن الاصم است کہ از

و سے را در عقد نکاح خود آورد و ہشت نامہ در خانہ رسالت پناہ بساند و و سے
بجہرت ہر سہ و شفقت و کثرت طعام و احسان نے کہ یہ سالکین می داشت بخطاب
ایم المساکین رشتہ نامہ داشت وفات آن امیک ذرت در غرہ ربیع الاول سال
چہارم از ہجرت بود و از پرا نوار و رگو رستان بقیع بہت قطع از مؤلف

رشتہ آن زوج بنی قریظ	رفت از دنیا بکشت شاد کام	چون مسافر جهان بدو شاد
سال ترحیلش برآمد و شلام	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ	

بعہما کنیت و سے ام الحکم و نام آورد و سے امینہ بنت عبدالمطلبی عمہ سیدہ الامام
علیہ الصلوٰۃ والسلام بود نام اول و سے برہ بود بعد از آن حضرت رسول اورا
باسم زینب موسوم ساخت و در نامہ ذے عقد سال پنجم از ہجرت ایشان را از وفات
خود آورد و در خواستگار سے و سے بڑا محفرت آیات کریمہ نیز در و شد
مرو سے اسبت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے اذن بختہ زینب
تشریف برد و سالتیکہ و سے سر بر مہنہ بود عرض کرد کہ یا رسول اللہ غلطیہ
و نکاح و گوہ فرمود کہ اللہ المراقب و جبرئیل الشاہد و زدن مہومہ مروی است
کہ بعد از سے محفرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرد کہ مراد و فضیلت
حاصل است کہ پیچ کدام را از زواج تو حاصل نیست یکے آنکہ نکاح من
در آسمان واقع شدہ دوم آنکہ در کار نکاح من جبرئیل و کلیل بود باستماع
ایمنی آنحضرت فرمود ذالک کذا الیک وفات آن عالمیدرجات باقوال
صحیح در سال ستم از ہجرت حضرت شاہ رسالت است و مدت عمر بنحو دوم
سال و حضرت فاروق اکبر عمر رضی اللہ عنہ باجماع اہل مدینہ برو سے نماز
گذارد و در بقیع مدفون ساخت و اول نے کہ از زواج مطہرات
مردگان مات بعد وفات آنحضرت فوت کرد و سے بود رضی اللہ عنہا

از مؤلف	رشتہ آن مہومہ دور زمان	از جهان و رحمت لا علی نیت
ہست از پرا سال و شلام	ہم بخوان پاکیزہ از دنیا رفت	حضرت سو و

فصل
در بیان فضیلت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا
و بیان آنکہ چہ سال و وفات حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا
و بیان آنکہ چہ سال و وفات حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

[illegible]

ازاری و محقق بقوم خود باستماع این تقریر و بلند حضرت بنمبر در حق وی دعای خیر
کرد و در برابرای خود دعا داشت و از بند بندگی آزاد و گردانید و همان آزاد را مهر
نکاح عوی ساخت و در ملک ازواج مطهرات در آورد و وفات آن محذومه مصومه
بقول صحیح در سال سی و شش هجری و فرار گوهر بار در حین البقیع است از مو

چو محبوب شاه کون و مکان

سفید ز دنیا شد اندر جهان

بگو اهل تاریخ ترجیح آید

بفرما و اگر وقت پاک از جهان

حضرت ام حبیبه رضی الله تعالی عنهما نام پدر وی انصیا بنو است نام
پدر وی صفیه بنت ابی العاص بن عیمه بن عبد الشمس که عمه حضرت امیر المومنین عثمان
ابن عفان رضی الله عنه بود و آن مصومه فرمود که قبل از نکاح خود با سرور
کاینات علیه السلام و الصلوه شبی در واقع دیدم که شخصی با من خطابی میگوید
ایام المومنین بیدار شدم و تعبیر و تفسیر خویش بان نمودم که حضرت بنمبر مرا خواهد
خواست پس بر همان ایام حضرت عثمان ویرا در مدینه بیدار عالم صلی الله علیه و سلم
داد در آنوقت سن شریف وی سی و پنج ساله بود و مهر وی چهار صد دینار زر
سخ و بر و آیتی چهار هزار در یکم بود و وفات وی در سال چهل و دوم از هجرت
باقوال صحیح است و بعضی سال چهل و یکم نیز گفته اند و فرار میرانوار در حین البقیع است

از مؤلف

چونکه ام حبیب زوجه نبی

چهره در پرده جان نبفت

نیز سر و حلیت نیا گفت

حضرت خفصه رضی الله عنهما و بنمبر نیک اختر

حضرت امیر المومنین عمر رضی الله عنهماست و او وی زینب بنت مطعون بن حبیب

بن دهب است و در سال سوم یا دوم از هجرت حضرت شاه رسالت ویرا در

عقد نکاح خود آورد و وفات وی پنج سال پیش از بعثت نبوت بود و وفات وی در سال

چهل و پنج یا چهل و هفت هجری است و فرار در حین البقیع است از مؤلف

چون جناب خفصه زوجه محظوظه

از جهان رفت و بجنت یافت

و بعضیت پیوستہ کہ از حضرت شاہ رسالت یثمدنہ کہ دوست ترین آدمیان
 نزد تو کیست فرمود کہ عایشہ گفتند کہ از مردان گفت کہ پدر وی و انحضرت زہرا
 خاتون قیامت فاطمہ تفرمود کہ ای نور العین دوست نمداری تو آنکس را کہ پیغمبر
 او را دوست دار گفت دوست میدارم یا رسول اللہ و بعد پس دوستدار
 عایشہ را کہ دوست میدارم من او را منتقلست کہ حضرت پیغمبر روزی از حضرت
 عایشہ فرمود کہ میدارم کہ تو از من گما سے خوشنود و گما سے رنجیدہ میباشد گفت
 یا رسول اللہ از کی میدانی فرمود کہ چون خوش باشی قم میخورے و میسکوبے
 کہ لا در ب محمد میر گاہ خشنماکے باشی میگوئی لا در ب ابراہیم گفت ہمچنین است
 یا رسول اللہ و منتقلست کہ عایشہ صدیقہ شش سالہ بود کہ سید نام علیہ السلام
 و السلام او را بقتل کاخ خود در آورد و مردی متاعے بود کہ برنجاہ و رہم
 فی الہد و بروا تھے پالصد و رہم و انحضرت انرا قرض نمودہ تسلیم وے نمود
 و ذات حضرت عایشہ صدیقہ بہ شب سہ شنبہ ہفتدہم ماہ رمضان سال نجاہ
 و ہشت ہجری بود و مدت عمر شریف شصت و شش سال و مرا زگو ہر بار در بقیع
 است و بر بخارہ آن محمد و بہ مصومہ اکثر اہالی مدینہ شریف شہند و ابو ہریرہ رضی
 اللہ عنہ بر بخارہ فیض اندازہ وی نماز گذار از مؤلف عایشہ محبوبت احمدی

یافت از دنیا بذات حق وصال | احمد گو و صل ان جانی ترا د | نیز مجموعہ بہت سال از سال
 حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا - نام پدر وی حارث بن
 خزن و نام مادر ہندیت عوف بن زہیر بن خزست و در سال ہفتم از ہجرت حضرت
 شاہ رسالت و برادر عقد لکاخ خویش آورد و ذات وے در سال شصت یا
 شصت و یک از ہجرت شاہ نبوت است و فرار بر انوار و در بقیع شدہ از مؤلف
 چونکہ میمونہ صاحب غصت و در جان گشت بانہی ہفتم سال و ہش مجتہد سید
 نیز شہنشاہ نیاز عالم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا - نام نامے وی ہند بنبت ابے امیہ است و حضرت

والمالکة حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ بذرہ وفات حضرت فاطمہ الزہرا
بموجب وصیت آن عقیقہ محرومہ بقصد نکاح خویش در آورد و لذت باسعاد
و سبب مثل زینب و وفات در سال ششم از هجرت بوقوع آمد از مؤلف

جناب شیب والا عقیقہ معہ موم
جو بھگت زوہر تیار ریح رحلت پاکس
کہ بود زیبی من زینبیات حقان
حول سیزدا شد ولیہ ز جہان

حضرات اہم کاشوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بعد از رقیہ و پیش از
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما متولد شدہ و نام وی آمد بود و آن سرور علیہ الصلوٰۃ
الملک الکبیر بعد وفات حضرت رقیہ در سال سوم از ہجرت وی را بہ عقد نکاح
امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دو برقی با حضرت عثمان بود آخر و سال ششم از

بجرت جنت جنتی بود از سواد	ام کلثوم بنت پاک بنی	شہزادہ دنیا بجنت الہ علی
ذہاب لاجون سفر عالم کرد	گشت تاریخ رختش پیدا	حضرت فاطمہ الزہرا

رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ افضل و اکرام نبات سرور کائنات است

کینت دی ام محمد و لقب مبارک ظاہر اور اکیہ و راضیہ و مرضیہ قبول است

و اگر چه حضرت فاطمه خور و ترین نبات سرور کائنات است اما در محبت و شفقت

کہ ان عمر و عالم را بادی بوبایکجس از اولاد امجادشود و حضرت امیر المومنین

علی کرم اللہ وجہہ در سال دوم از ہجرت بعد از مراجعت از غزوہ بدر و کربلا

خواستگاری نمود و در آن وقت فاطمه پانزده ساله یا شش و سه ساله بود و در دستش یک

حسن و حسین و محمد و رقیہ در طفولیت بر حمت حق پیوست و از زینب کہ بعد از

حضرت امیر المومنین عمر فاروقی تزویج کرده بودند و فرزندی

بماند و آنچه اولاد باقی است از صاحب حضرت حسن حسین است و از حضرت عائشه

صدقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سید مذکور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ازاومیا

کرد و دست می‌داشت فرمود که فاطمه را گفت که از مردان گفت که تسویه

عَلَامَةُ التَّوْحِيدِ لَا يَزِيدُ إِلَّا رُوحِي حَفِيزَتِ عَلِي كَرِيمِ التَّوْحِيدِ زُحْرَةُ

تجارت تحقیق دیده ام فرمود که آن بصیرت گفت امروز علی الصبح بطلب پیغمبر در صحرا
 رسیدیم چون پیشانی پیغمبر به لبستم و بر شنگ نهادم تا بر سر گرم سوار می که از آسمان بر
 زمین آید و بر من سلام گفت و گفت سید اینا را از من سلام گوئی و بگو که رضوان
 خدایان برشت، بگویند بشارت مرزا باد که برشت بر ایشان توبه وجه قسمت کرده
 کرده اند گرد می بسیار است برشت روزی که در می حساب آسمان کنند و گرد می بسیار
 توبه بخشد این بگفت و قصد آسمان کرده و از میان آسمان باز برین اتفاقات نمود و مراد
 که آن بشارت پیغمبر فرمیتوانستم برداشت گفتم یا زایده این بشارت را بر سنگ بگذار
 که این سنگ بشارت تو بخشد تو خواهد رسانید و سنگ محاط شد و گفت ای سنگ
 این بشارت را باز آید بخانه عمر رضی الله تعالی عنه برسان فی الحال آن سنگ
 روان شد و بشارت پیغمبر همی آورد تا بدرخانه عمر رسید چون بشارت از سنگ
 برداشتم باز بر روان شد رسول صلی الله علیه و سلم چون این بشنید برخاست و
 باز آید بدرخانه عمر بشرف برد و اثر آمد رفت سنگ بدید فرمود که بگویند
 که خدا آیت را از دنیا بردن برد تا بر من و مرا بامزش امت من بشارت نداد و حضرت
 حق زنی را از امت من بر بردم علیها السلام رسانید و فات بی بی زایده
 سال بست و پنجم از هجرت است از مریض

تراپده هریم صفت عفت تاب	در ایام معصومه و روزمان
زفت از دنیا چو در نخلد برین	با دوی سال و سال او جوان

بی بی پنج و بی بی پنج و بی بی نور و بی بی حور و بی بی گوهر و
 بی بی شهباز رضی الله عنهم اجمعین مشهور چنین است که این
 بی بیان دختران عقیل بن علی کرم الله وجهه اند و در تجرید و تقریر یگانگی وقت
 وقت و در زهد و تقوی مفرد بودند صیام و دام داشتند گاهی بعد ماه
 و گاهی بعد یا نژده روز طعام می خوردند چون واقعه کربلا بحضرت امام حسین
 علیه السلام پیش اند این حضرات در شام بودند نه استماع آن واقعه

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

و با خدا و ان حضرات بحث آغاز نهاد چون این خبر مگوش راستی نبوش بی بی صاحب
کجا رسید طعام میخه کرد و مسازان و مسکینان را طلب فرمود و مجلس عالی ترتیب داد
چون طعام حاضر نگیش یک یک کس از حاضرین انواع طعام لذیذ نهادند و پیش
بخجی طبعی از طعام که زیر آن طعام عده و بالای آن نان خشک و بالاسے آن
کیچڑے خام و خشک بود نهادند و این سبب معلوم نمیشد که زیر این کیچڑی طعام
پخته هم هست یا نه چون دیگر حاضرین دست به طعام بردند بخجی سبب خامی طعام که
پیش نهاده بود متحیر ماند آخر طعام طلب کرد و ارشاد شد که کیچڑی خشک از بالاسے طعام
دور کنید و طعام که زیر کیچڑی است با و بخورانید و بگویند که چون اینقدر ترا علم نیست
که زیر کیچڑی چه چیز است تو غیر غیب که خاصه خداست چه دانی بخجی شرمند
شد و مرید که دیبا لغرض و رقداست این حضرات شک و شبه باقی نیست و
به بیوت پیوسته که این حضرات از پاکدامنان متقدمین هستند چرا که در تحفه الاولیاء
همچنین ابرقام میفرماید که چون مخدوم علی گنج بخش بجویری در لاهور
تشریف آورد و بیرون شهر توطن گرفت بهر سفته بر روز پنجشنبه بر فرار است
حضرات پاکدامنان تشریف بردی و از فرارات و دور نشسته متوجه
ماندی از غایت ادب و لحاظ ستوات نزدیک رفتے پس معلوم شد
که فرارات حضرت پاکدامن قبل تشریف آوری حضرت مخدوم و رنجیب
موجود بود و ناما سیمے بخجی از روسے تحریر احدے از اہل تہانیت
بوضوح نہ پیوسته که این حضرات از فلان خاندان هستند و در فلان
و در فلان سنہ از فلان مقام در لاهور تشریف آوردند و و فلان
ماہ و در فلان سال بر حجت حق پیوستند بزرگی و سیادت ولایت این
حضرات از کتاب تحفہ حمید و تذکرۃ قطب العالم و غیرہ بوضوح مے است
که بسیاری از اولیاسے کبار فیض باطن ازین بارگاہ عالی جہا یافتند
و احوال فیض عام جاری است کہ عدد اہل حاجات و خواہندہ ہائی

باطنی نرد وی حاضر شد ند چنانچه حضرت سفیان ثوری و غیره علماء و ایام عظام
 بخدمت وی بجهت پرسیدن مسائل اکثر آمد رقت داشتند و بموعظت و دعا
 و ترغیب داشتند و حضرت رابعه تمام شب نماز میکرد و تا سحر بزمی است استاد
 و کس عبادت تشبیه وی نبرار رکعت نماز می بود صاحب تذکره الاولیاء میگوید
 که دست رابعه را غرم حج پدید آمد بروی بیادید نهاد و خرے داشت رخت خود
 بر آن بار کرد چون بمیان بادیه رسید خراجه بگردان اهل قافله گفتند که ما خشت
 شمایر میداریم فرمود شما بکار خود بروید که من تیوکل شما نیامده ام پس اهل
 قافله بر پشت دوی تنها مانده مناجات نمود که ای بادشاهان با عورت غریب
 حاجت چه من میگویم اول مرا بجان خود بخواند س باز در راه خرم امیر اندک
 و در سیاهان تنها گذاشتی هنوز مناجات تمام نکرده بود که خبر به خواست
 وزیده شد حضرت سبے رخت خود بروی نهاد و روان شد تا جگه منظمه رسید
 زادے میگوید که من باز مدتی همان خرا دیدم که س فروخت ارکنه الیافین
 نقل است که پدر رابعه را چهار دختر بود و سواي س دختر دیگر وی دختر چهارم بود
 ازین جهت او را رابعه میگویند و شنید که رابعه متولد شد در خانه پدرش
 آن مقدار جامه کتہ جم نبود که رابعه را در آن به پیچید و چندان روغن نبود که
 چانهی خوشن کتہ پس زوجه اش بوسی گفت که نزد فلان همسایه برو و نو جان
 طلب کن پدر رابعه با خدا عهد کرده بود که سواي س خدای چیزی از کسے نطلبد آخر
 بجهت و رت بد ز خانه همسایه آمد و زربکوفت سبج جواب نیافت که مالکان
 خانه و رخوا ب بودند و لنگ شک شده باز آمد و بجهت رسول صلی الله علیه و
 سلم را در خواب دید که می فرماید که ای شخص دل تنگ بشو و غم مخیز که این دختر
 تو سیره است و شقیقه که بقفا و نهر کس از امت من نفع است وی آمرزیده شوند
 و اگر از افلاس تنگ هستی با بدادان پیش عیسیٰ نرود امیر لهره برو از طرف من بپوش
 کاغذی بنویس هر شب صد بار صلوات و تسبیح جمعه چهار صد بار صلوات بر من می خواند

[The page contains dense handwritten Persian script, likely from a manuscript such as the Shahnameh or Divan-e Ghalib.]

داد هر دو جوان در کار وی شغور بودند که بعد از ساعتی کینز که از دور در آمد و غمزه پیرا
 تان آوری و گفت این طعام می خورم من فرستاده است رابعه آن نامه را بشمار که در شهر
 بود و باز پس داد و گفت باز ببر که بخورم و در شمار غلط کرده است کینز نامه را برداشت
 و نزد محمد و مدبر و محال واقعه باز نمود و خاقان گفت که بی تحقیق در شمار
 غلط کرده ام که بست نان فرستاده بود و در نان دیگر بر آن افزود و بخد مت
 رابعه فرستاد رابعه آنرا گرفت و پیش همانان آورد و همانان چون طعام خوشتر
 دریافت آنحال کردند گفت که چون شما آمدید و دانستیم که گرسنه اید و نان پیش
 شما نهادیم و میدانستیم که با این قدر طعام سیر نخواهید شد چون سایه آداد داد و
 بحق کردم و بلوی دادم و مناجات کردم که خدا یا بحسب قول و عهد خود که در قرآن
 نمودی می خواهم که عوض این چیز یکسای و در حرمین وقت مراد در دنیا بدی چون
 کینز یک پشروه نان آورد و بحساب ده چند و نان کم بود ازین سبب و ایس کردم
 که در شمار غلط کرده باشید پس بست نان سالم رسید و بکار شما خصح کردم
 نقلست که روزی نظر لیقان بصره پیش رابعه آمدند و گفتند اسے رابعه مردان را
 ستر مرتبه است که زنان را نیت اول آنکه مردان کامل العقل و زنان ناقص العقل
 بستند چنانچه گواهی دوزن برابر گواهی یکدست و دوم زنان ناقص العقل
 اند و در هر یک سه چند و زن سه نماز میباشند شوم آنکه هیچ زن بر مرتبه پیغمبری
 نرسیده است رابعه گفت راست میگوید لیکن زنان را ستر فضیلت است که
 مردان را نیت اول آنکه زنان را نخست میباشند و این عیب خاص مردان است دوم
 هیچ زن دعوی خدا کے نه کرده این حرکت و سبے ادبے صرف از مردان
 سرزده است سوم آنکه از مردان اولیا و بعد لیقان و شهباز از بطون زنان
 برآمده اند و در کنار ایشان پرورش یافته نقلست که چون رابعه بگویند
 رسیدید و مادرش بمرد و در بصره تحفه عظیم بقیاد خواهران وی موقوفی
 شدند رابعه نیز از بصره بر رفت طلبی او را گرفت و پیچید در پیش به فروخت و

گفت بر خیز و بر آس رسولان خدا جاے خالی کنید ایشان بر خاستند و
 میرقان رفتند و آوازی شنیدند یا انجیا النفس المطمئنة ارجی الی ربک و ارضیت رضیت فاکد
 فی عبادتی و اذی جنتی ازین آوازی نیا یاد کا بران باز بر بالین و رفتند و دیدند کہ رحمت حق شیو
 است و ذات آن عارفہ باقوال صحیح در سال یکصد و شصت و پنج بوقوع آمد و فرار پرانید و در بصرہ

از موقوف

راہے چون زمین جہان و سپار سو	رفت دور و دربار جنت یافت بار
سپال تار بخش زمکینان بچھہ	باز اسودہ بخوان ای باد قہار

بی بی لکھنؤ حمتمہ افندہ کھائے غلیظہا نام پر دسے حسن بن زید است
 از قدما کے نسای محدثہ و متقیم مصر بود و امام شافعی از وی حدیث سنید نمود چہن امام
 بمر و چہنارہ امام را سخاوت و کسے بردہ نماز گذاروند و قات سبے دے نفسہ
 در بارہ رمضان سال دوسد و نہ ہجرت و فرار پرانوار و میرست از موقوف

چھنکہ معصومہ زمان نفسہ	شد د عالم بہ جنت الا علی
رجلش چو زلف صمد یقہہ	باز وصلش مقصد سنہ فرما

فاطمہ نیشاپوریہ قدس سرہا از قدما ی تبار خراسان و کبار عارفات بود
 و مجاور مکہ معظمہ گشت و گاہ بہ زیارت بیت المقدس ہم می رفت و شیعہ بایزید بسطامی
 رحم شائر و بی گفتہ فرمودہ است کہ من در تمام عمر خود یک مرد و یک زن دیدہ ام
 و آن زن فاطمہ نیشاپوریہ است ذوالنون مستقر بایر سیدند کہ ازین طایفہ کراہت ترک کرد
 گفت زنی بود در مکہ معظمہ و اورا فاطمہ نیشاپوری میگویند و در خیمہ سانی قرآن سنجان بلند
 میگفت و طربچہ آمد و ذات بی بی فاطمہ قبول شہادت یافتہ الایہ و سال دوسد و نہ ہجرت و میرست

از موقوف

شد چو از دنیا بفرودن سین	موفی والا و لیسہ فاطمہ
ہر سال از نجال آنجا ب	شد بتوا از دل حبیلہ فاطمہ
تیز و مسل از کبر شد عیان	با تزل آگاہ حبیلہ فاطمہ

11/12

گفتم تو همین جای من تا قیمت آن بیرون بدهم بعد از آن که میان کریان در خانه رفیق و
 یکدیگر در خانه تراشیدم تمام شب در گاه حق تصرع و زار می میکردم و میگفتم
 ای برادر و گاه بر غیاب و اشتیاق من عالمی و اعتماد بر غایت تو دارم و مرا در بر
 خواجہ تحفه شکر سار کن تا که تحفه بدین بگویم تو بگفتی گفت سبک از دوستان
 تو بر من استم و در یکشادم مرخصی دیدم با خیال غلام و شمع افروخته گفت که
 استاد و مشفق تو ای دیدم که با تو آواز داد که تیغ ببرد در بر دار و پیش سر
 برقیض بر دهنش او را خوش کن که کنیزک تحفه را بخورد و زاریا تحفه نظر غایتی است
 چون این بشنیدم سجده شکر بجا آوردم و این زرقه پیش تو حاضر کرده ام پس
 بره بای زار بگویم و در بیمارستان رسیدم صاحب بیمارستان گفت مرا بیا سر
 در آئی و بدان که تحفه را نزد خدای تو ای تو ای در حاکم است و رتبه بلند شریف تحفه
 بمن آواز داد که تحفه اندر و مستمان ماست پوشه را با و تحفه نرسد در این
 افتخار خواجہ تحفه رسید و حال التیر گریان بود گفتم گریه از چیست از سحر تو زرقه
 گفتم انیک آوردم و زیاده از مال بجز از در هم شود دست گفت نه گیرم
 و تحفه را براه خدا ازاد کردم و گواه باش که از همه اموال خود بر خاستم که شب
 از غیب مرا سر زدن کرد و بدو بجانب خود خواندند چون انجمن دید صاحب جمایه
 ستان که احمد بن سبته نام داشت از همه اموال خود برخاست و بحق مشغول
 شد و تحفه چون آزاد شد جامه های که در برداشت بر آورد و بیایه
 پوشید و راه خود پیش گرفت هر چند حشمت یافتم آخر احمد بن سبته و خواجہ
 تحفه و من بر سه غریبت جگر دیم احمد در راه بر محبت حق پیوست و من
 و صاحب تحفه بکر رسیدیم بر وقت طایف آواز مجروح شد شنیدم که
 ایرات می خواند پیش دی رفتم چون مرادید گفت با سر گفتم لبیک
 گوئی که خدا بر تو رحمت کند و گفت لا اله الا الله بعد از شناختن ما
 شناختن چراست من تحفه ام دیدم که خجیف و ضعیف شده است گفتم چه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين
الذين هم خير البرية وأجمعين

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين	الذين هم خير البرية وأجمعين
--	-----------------------------

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

والحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين
الذين هم خير البرية وأجمعين

والحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

والحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

والحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين
الذين هم خير البرية وأجمعين

والحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

امته و لو احسد ولیه با وقار بپادشاه دین بگو تاریخ ۱ و	یافت از دنیا چو با حق اتصال قطب در آن سخن سالصال
بی بی امته الاسلام قدس سرها نام والد بزرگوارش قاضی ابوبکر بن کمال بن خلف است و آن عقیقه شاکر و شیخ محمد اسماعیل اصفهانی است فصیح و کلمات بسیار داشت شیخ زاهدی و ابوالوعلی از کمالین شاکردان وی هستند و در علوم ظاهری و باطنی عالمه کامل بود و ولادت با سعادت وی بقول مختار سینه اولیاد در سال سه صد و هجده و وفات وی در ماه رجب سال سه صد و نود و	
شیخ واقف است از مولف نبولیدش سلیمه ام اسلام	شعفت ولیه ام اسلام که آخرت بر وی تمام
سهمیه تمام پدر وی شافعه است حافظ قرآن مجید بود و عظیم مقام و درازی بود و خط گفت جامه که از رویه حلال باشد و در آن کسسه گاه کدنه و پارچه شود چنانچه پیرایه که در سیر دارم یافته تا در من است و چهل و هفت سال است که میگویم و پارا میگویم و از شیخ عبدالصمد لیسران عقیقه منتقل است که در خانه دیوار است بود کینه قریب بر اختارون بود کدنه خود گفت که این دیوار از سر نو باید ساخت و نه مساز میشد و الله ام بر پاره کاغذ خیر کدنه نوشت و فرمود که این را باین دیوار رسم ساز چنان کردم نسبت سال آن دیوار کمال خود یافت بعد از وفات والدین بنحاطرم رسید که به بنیم که در آن پاره کاغذ چه نوشته است کاغذ را از دیوار جدا ساختم بجز جدا ساختن و دیوار جدا ساختم بجز جدا ساختن دیوار نسبت و وفات آن عقیقه در سال سه صد و نود و پنج هجری است از مولف	
حضرت میمونه آن بیدار دل بهر سال در حال آن جناب	رفت از دنیا چو در خلد برین شد روان از عقل و ریاضت
بی بی ام محمد قدس سرها نام پدرش محمد بن علی بن محمد اصفهانی	

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا	ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده	وبعد فقد حضر هذا المجلس

العلماء الكرام والمختصين في هذا الفن
والذين هم أعلام هذا الزمان
والذين هم أركان هذا العلم
والذين هم أعمدة هذا الدين

والذين هم أركان هذا العلم	والذين هم أعمدة هذا الدين
والذين هم أعلام هذا الزمان	والذين هم أركان هذا العلم

والذين هم أركان هذا العلم
والذين هم أعمدة هذا الدين
والذين هم أعلام هذا الزمان
والذين هم أركان هذا العلم
والذين هم أعمدة هذا الدين
والذين هم أعلام هذا الزمان
والذين هم أركان هذا العلم
والذين هم أعمدة هذا الدين
والذين هم أعلام هذا الزمان

والذين هم أركان هذا العلم	والذين هم أعمدة هذا الدين
والذين هم أعلام هذا الزمان	والذين هم أركان هذا العلم

والذين هم أركان هذا العلم
والذين هم أعمدة هذا الدين
والذين هم أعلام هذا الزمان
والذين هم أركان هذا العلم
والذين هم أعمدة هذا الدين
والذين هم أعلام هذا الزمان

و در مجلس بی همه اسرارها الحاح حاضر میشدند و بعضی اتم میسرید وفات وی در سال پانصد و بیست و یک عمری است از مؤلف

فاطمه چون از جهان پرست	رفت با حق یافت جنت در رضا
فاطمه منصور گویند تاریخ ۱۰۹۰	هم بخوان مشوقه سال ارتحال

فاطمه بنت نصر بن عطاء از فرزند سمرقانی سیده عاتق قدر بود و در زهد و ریاضت و مجاهده مقام بلند و طایر ارجمند داشت و گویند که در تمام عمر خویش خبر سه مرتبه از خانه خود بیرون نیامد وفات وی در سال پانصد و هشتاد و سه هجریست از مؤلف

فاطمه عالمه که فضل خویش	از دزد و نیاش جنت خدا
سال وصالش جوینیم ز دل	گفت بگو مشفق و اولیا

بی بی ساره قدس سره مادر الدین شیخ نظام الدین ابوالموید بسیار بزرگتر نشیمن بود و در ریاضت و عبادت بی غیر نقل است که وقتی اسکان را در راهی شد خلق وضع کردند شیخ نظام الدین ابوالموید آورد شیخ بر بنبر بر اند دیار چه کند و آسنی والدیه خود از قبل بر آورده بر دست نهاد و گفت ای بجزمت آنکه این پارچه از آسنی ضعیف است که هرگز چشم فاضل بر او نیفتاده باران بفرست بماند و است ابر سید اند و باران جنت شروع شد وفات آن یا که اندر سال مششصد و سی و هشت هجریست و غیر اینها را در دلی متصل مقبره خواجه قطب الدین بختیار قدس سره است

از مؤلف	
رفت چون ساره زینبها ان فنا	گفت در جنت خدا و امانی
گفت تاریخ رحلتش سرور	قدس الله سره القالی

بی بی فاطمه ساهم قدس الله سره از فرزندان الحاح و قانیات و عارفات زمانه بود در وفات سلطان المشایخ نظام الدین و خلفای وی ذکر او بسیار است و گویند سلطان المشایخ در وضع بی بی فاطمه ساهم قیام مشغول بودی و شیخ فریدالدین گنجشکه قدس سره میفرمود که فاطمه ساهم مردیست که در البصورت زمان فرستاده

Handwritten Persian text from a manuscript, likely a historical or administrative document. The script is dense and cursive, typical of early modern Persian manuscripts. The text is written in black ink on aged paper.

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Urdu, covering the lower portion of the page. The text is dense and fills most of the remaining space.

از مولف

چو دیارفت در فردوس والا
پس تاریخ وصل آن صفایش

چو آن ام الفریح علی علیه
نذا کردید لانا لایه

ایضا

چونکه ام الفریح معصومه
بهر تاریخ آن دلیم دهر

رفت در پرده لقب با الله
گفت دل عارقه فانی اندر

بی بی زلیخا قدس الله سرها العزیزه و انوره معصومه سلطان المشایخ
نظام الدین نذولی است بسیار بزرگ و صاحب عفت و عصمت بود
حضرت سلطان المشایخ فرمود که چون والده مرا همی پیش آمدی انجام کار آن در
خواب دیدی و اختیار بدست او میدادند و هر حاجتی که مرا پیش می آمد پیش نهادی
پاک و می عرض میدادم غالب آن باشد که در یک هفته ورنه در یک ماه بکفایت میرسد
و صاحب اخبار الانبیا میفرماید که در آن ایام که سلطان قطب الدین بن سلطان
علاء الدین خلجی با سلطان المشایخ منازعت آغاز کرد و گفت که اگر شیخ نظام الدین
نفره همراه حاضر نخواهد شد سیاست نخواهم کرد یا منجم این سخن سلطان المشایخ
بر فراز والده خود رفت و گفت با و شاه در دل خود آراوه اندازد این مرد دارد اگر آفره ماه
کار او بکفایت برسد من بیارت شما نخواهم آمد و از راه نارد و نیاز فرزندان این سخن
بر زبان آورد و بقضای الهی بشتب غره ماه سلطان قطب الدین از دست خسرو خان
گشته شد و نیز سلطان المشایخ میفرماید که غره ماه جمادی الآخره روز نقل و الدین نزد
بود بشتب آن ماه چون ماه نوید شد و قدم والده سر نهادم و تهنیت ماه
بجا آوردم فرمود که غره آینده سر بر قدم که خواهی نهاد در یافتی که نقل والده بکوه
رسیده است حال برین تنگی گشت و گریه بمن در گرفت و گفتم ای محزون و مهمل که
میسازی فرمود که این جواب بامداد خواهم داد فرمود که بشتب بخانه شیخ غریب الدین محل
باشی بفرمان والده در اینجا زخم آخر بشتب قریب پنج کفینک آمد و گفت که محزون

دلی بی گردی استوار داشت در کشف القلوب کشف القبور و خوارق و کرامت
 از آیات الهی بود و با پدرش همراه سلطان رنجور شاه در کشمیر و اسلام پو شید نزد
 بخدمت بسل شاه کشمیری که مروج اسلام باینجا در کشمیر ذات آن والایرکاست
 رسیده سرید شد و بی بی لیل دوی نیز بمرنه ساگی همراه مادر و پدر اکثر اوقات بخدمت
 سید بیل شاه حاضر میشد و آنحضرت او را دختر خود می خواند و نظر عنایت بحال و
 میگردید میفرمود که لیل دوی از کلمات عارفان خواهد بود و انشا الله تعالی
 چون بحد بلوغ رسید مادر و پدرش نکاح و بی بی لیل دوی را بیل اسلام منعقد کردند و
 اگر چه بظاهر در تعلقات خانگی خود را متعلق میداشت اما در باطن مشغول بادیقی میبود
 و بحقیق از یاد الهی غافل نمیکرد و دخی الوسی در اخفای حالات خود میکوشید چون
 جذب استغراقی بحد کمال عاید حال وی گشت متوجیه بلفظ آنزو اگر دیده بحال
 متعلقین خود و تعلقات خانه دارم نمیداد ازین مکر متعلقین نه از بیگانگان نه از دشوهر خیم عادت
 و کینه بی دل خودیست تقاضاست روز حضرت بی بی سبوتی بر آن سر شوریده بود و بر داشته
 بخانه بی آورد دشوهرش از پس در رسید بحالت غصبت بلبه بر سرش زد و بچوب
 سبوتیست فی الحال سبوتیست و وسفال آن بر زمین بیفتاد و آب سبوتیست
 ربانی منجم شده بر سر آن غصیفه بماند چون در خانه رسید بیهان آب همان کوزه بآ
 خانه را پر کرد و باقی با در صحرانداخت و چشمه آب در آنجا ظاهر گردید چون این کرامت
 بگردی و خوارق عظمی لذلان مجذوبه کبریا بوقوع آمد شهرت عظیم یافت و خلق خدا
 فوج فوج حاضر خدمت میشد چون از اجتماع کثیر بزیج اوقات شریف میشدند و از
 خلق بر تافت از کار خانه داری به کلی روگردان شده بکار حق پرستی و عبادت و
 ریاضت مشغول گشت و روز و شب در ویرانه بنیویش و بیگانه عریان و گریان در
 حرف باران نه خور و خواب دل بیج و تهاب بسر سینه بر و اکثر اوقات در
 حالت جذب و استغراق استغراقا حقا نه بزمان کشمیری گفتی و بوجد آمده تا
 سه روزه روزه و بیوش ماندی و از دنیا و اهل دنیا بلکه از خود هم خبر نداشتی

گیسوم و سوسه الا اندر یوزم گیسوم شته سجو و برادرم موجود در قم او نو غاصی لای لای مکان
 یعنی دیکه لا اگر را غصیدم و سواس دار شد چون الا الله را غصیدم شدت فتنه
 گردید و چون سجده را گذارستم و ساجد و سجد و را و احد بقوریدم موجود را یافتیم حال بدین
 حال دوی را شد مکان لایسکانی بی بی را با طبعه گیسوم لای قدر من حکم را سز وجه
 اندوخته حضرت میران محمد شاد موج دریا بخاری لاسور و دالره با برتبه معنی الیرین
 وزند بلند حضرت میران است و آن حقیقه از او لا و انجا حضرت سادات گیسوم
 است و نام والد بزرگوارش سید عبدالقادر و المصطفی بن سید ابوباب بن سید محمد بن ابوبکر گیسوم
 است بقایت بزرگ خانه و زاده و نشانی بود و خواری و کرامت و شرافت از پدر
 و بر خود میراث داشت و بخطاب بی بی کاوان مخاطب شته بود و نقل است که
 حضرت بی بی در دولت خانه خود شریف داشت و بسببی آن الاسباب را که مبارک
 بشک که غم بدست حق پرست خود نشسته و خواست که در آفتاب اندازد تا شک
 شود چون وقت نماز عصر بود بر تو آفتاب صرف بر فرق درخت که در خانه قمی
 کاشانه آفتاب بودی نزد بی بی صاحبه ضرورتا گرد و درخت شریف را که در و در
 کرد که ای درخت می خواهم که رو خود بر تو اندازم پس اگر بخت شریفی کار تو این
 کاری کرد و درخت بی بی محال است شد و حضرت بی بی را و ای خود بر او افتاد
 و درخت بدستور سر فیز کرد و نظر من افتاد و از منی خالق بر آن درخت افتاده
 نه که رو آبی بی صاحبه با آن درخت افتاده است اندیشید که بی بی خود با آن درخت
 آمده چادر خود بر آن انداخته با بی بی محال اندرون خانه شریف را در و کلان
 غصبت آینه گفتن آغاز نهاد حضرت بی بی صاحبه قسم یاد کرد و گفت که بر درخت
 نیاده ام بلکه چون درخت سرایت کرد چادر خود بر آن انداختم و بود می خواهم که بگویم
 که چادر خود را با آن درخت انداخته با بی بی صاحبه حضرت بی بی صاحبه باز نزد درخت
 شریف برو و گفت که درخت می خواهم که رو خود بر تو اندازم و بگویم سرایت کن
 و درخت بی بی محال می شود که درخت را با آن درخت افتاده است و درخت خود را با آن

و چون حضرت گنجشکر بعد وفات خواجہ قطب الدین نجیب را اوشی قدس سره دہلی
تشریف آورده برسیا و دہشت قیام پذیر گردید میان سرنگا جندوب نیز دہلی آمد
و یو تئیکہ بر درجنہ از خاندانہ ہرک اداری نماز غم سجد کرد و بیرون آمد میان سرنگا
جندوب بدوید و سروریا آنجا بہ ہناد و گریہ آغاز کرد و گفت در خطبہ ہامی یا بوسی
بشرف پیشم در اینجا بہ سبب ہجوم خلق زیارت نصیب نمیکرد و وینیکار فرہ ہزارت
شرف شد و عزیز را سخن او محزون ساخت و بعد ادا ای نماز بہ ہم ای آن مجذوب آ
تہمت باقی شد و وفات وی رسال ششہ چہل و شش ہجری است از مؤلف

اسرنگا جلوب جذب است	کہ روش علاء فضل برین است
چو تجسم از خرد و سال وصال	ندا آمد کہ عاشق قطب دیر است

سومین مجذوب بہ رحمۃ اللہ علیہ دیوانہ بود اہل حال و صاحب
تصرف اول بشرف اسلام مشرف شد بعد از ان بخدمت شیخ علا ہالدین دہلی
بیسرہ حقہ تفرید الدین گنجشکر قدس سرہم افتاد و از غایت جذب عشق مجذوب
شد و تمام عمر در خدمت پیر و متذہب بسر برد و عادتش آن بود کہ بعض اوقات تا ماہ
بخیری نخورد و نہ نوشید و وقتما بودی کہ چند طعام فرو برد و شکمهای آب نوشید
و قتی اؤرا دید کہ در انبار چو تہ افتادہ است و چون می خورد اؤرا گفت کہ انیہ میخوری
کہ غیر از طعام است گفت بگویم این مہیخت نفس حرص بسیار و در بخور خاک سیر نمیکرد و قات
وی صاحب شجرہ چیشہ در سال بہفت ضد و بست و شہت تحریرے فرماید

شیخ حسین جلوب جذب الہ	بود بر چرخ نقین بدرا لکمال
شد چو در فردوس از لاف ی	پس جلیب جلوب آمدار تال

شیخ حسن مجذوب بہ رحمۃ اللہ علیہ از قصبہ لہری وانا ولادہ شاہ علی
بود و دہلی سیر کرد و با سلطان سکندر لودی عشق میبخت گویند کہ اؤرا چند بار
بہ سلطان در بندہ کردہ اؤرا بہ نعلاب شد و فوراً از ارباب رفتہ و تہ سلطان

جا پاش دیم نیافتم تا گاہ در گوشہ شہر در تیر بار دیدم کہ شخصی زلفہ بر سر کشیدہ
 او قتلہ داشتہ در ہارم گزشت کہ گزیرہ داشتہ است چون نزدیک سپیدم ترخہ بخنید
 واکشم کہ زندہ است سر او ترخہ بر آورد و گفت خدایا بیاریدہ آوروہ چند فلوس
 کہ نیت کردہ بودم حاضر نمود دست از ترخہ بر آورد و آن فلوس از من گرفت و
 گفت خدایا باز کہ اینجا فرمایہ است ذات الہی بقول خدا اخبار از خودم
 شعبان شب پرورش بوقت پنج سال نہ منہ چیل و شش ہجریست و تاریخ و نامش از او
 لفظ مجذوب با صافی اخذ کردہ است از منہ لہ

آلہ دین از جهان چو نرخت برست	قدم در رجنان نہاد بگذشت
چو سال انتقال او بہ جست	ز ہالفت شد تراہونی مست

میان معروف مجذوب قدس سرہ مجذوبی در دہلی
 می بود و در مقام خواجہ قطب الدین بختیار در گنبد قدیمی کہ نزدیک مقبرہ شیخ
 برہان الدین بنی است ساکن داشت و با وجود حالت سکر و جذبات علم
 تکمیل آتی بود از آیات الہی و قتیکہ شیر شاہ بادشاہ قلعہ دہلی را دیران کرد و
 از بے غایب شد کہ باز بیچش او را ندید و تاریخ وفاتش پیوستہ اما در آن
 قلعہ و بے در سال ہند و چیل و ہفت ہجری قمری آمدہ بود - شاہ
 مجذوب قدس سرہ مجذوبی بود در دیار سند و تصرف
 مدی و کشف حلی داشت و قتیکہ ہالیون بادشاہ متوجہ گجرات بود
 کس را سجدہ نش فرستاد تا فادے دین باب گرو چون آن شخص بخدمت
 رسید ترے از ترکش آن برگرفت و بر ہاسے او برگندہ باز در ترکش
 ہند آن شخص بہ خدمت بادشاہ آمد و حال عرض کرد بادشاہ
 فرمود کہ این نشان آن دست کہ مار افش نشود و شکر بای سامان
 لیکن ذات اسلامت ماند و بجای خوب از رسم و شیخ سید
 عبد الوہاب بخارے فرمود کہ این شاہ منصور مجذوب آب

اکابر دینی بود و از اول فطرت مجتهد بود بر آید و از او صنایع و اطوار اینجهان قاضی
و قاضی افتخار و بود و وضع عجیب حالتی غریب داشت اکثر اوقات بر بنشین بود و
و آن فاضل را احسن انتشار نکردی به شکلی که غلو لکلی در یواز زده اند و هر یک با
با قولان و حاضرین بخشیدری و بعضی از مشایخ وقت او را در خواب دیده که بخدمت
شاه رسالت صلی الله علیه و سلم حاضر است و آن حضرت را وضو می کند و بعضی صاحبان
که از آن مسئله می آید نمی گفتند که با او در آن مسئله دیده ایم و فایده می بقول صاحب
اخیرا الاخبار در سال نه هجرت و چهار است و قبر در دینی است از موقوف

چو رفت از دهر دنیا بقیل شد

به وصل حق حن مجتهد حسن

عجب تاریخ و صلش جلوه گر شد

از محبوب اله مجتهد حسن

سید شاه ابوالخفیت بخاری مجتهد قدس سره

پسینکاستر سید حاجی عبدالوهاب بخاری است که ذکر خیرش در مخزن غنا و
عالیه مهر و رویه گذشت شکری کامل و حالتی خالی داشت و در زیاده تحصیل علم کرد
ماط البعلمان سبقت درس التمس نمودی و گفتی که شما وایم خواهید خواند و مرا
بر فرصت وقت نیست خداوند که چه حالت پیش آید و چون بسبب هر چه تمام
تر بر اکثر کتب مبتدا و له عبور نمود و مجتهد با ذوق تحقیقی او را بطرف خویش خواند و
مجتهد بگشت نقل است که در فتنه تمام روزان در خانه وی بنشین بودند و تا به
گرم شده بودی و آمد و بعد و یا بر تاب گرم نهاد و تا به شامه ماند و سبب از خوشی
و به شرفش ظاهر گشت نقل است که روزی زیارت نقابر بزرگان خود
و گفت اگر نصیب است سر و اسن نیز خدمت شما می رسم چون بنیانه
آمدند شکاران را در پیش خود طلبید و گفت بر صاحب خانه خود چه طو خواهد
گرفت باره بکرید پس همان روز و فایده یافت و آنکه وفات و سک
در سال نه هجرت و هجرت هجرت است

از مولف

[illegible]

میان گفت کہ قسرا فی کریم الدین جہانست این چرا محروم میگردد از بد طبع
 الکیمیش خود داشت تمام برداشت و مراد او و گفت ہر یک الفہ و میان
 تمام طبق چون از انجا رخواستہم ہر کس را میان حمزہ گفتن آغاز کرد و قضا
 سن از انروز شد نقل است کہ چون سلطان بہادر شاہ کجرات در زمان
 شاہنشاہی از پیر زنجیرہ بدیا را جہیر انداول بزمیارت خواجہ رخت و اجہیر
 در آن زمان در تحت حکومت ہنود بود و بہ مقام خواجہ تہامی خویش بہ
 مسجد خود ساختہ بود و در سلطان حمزہ دور دل خود گذر کرد کہ اگر مرا حق سبحانہ تعالی
 بادشاہ سازد مقام خواجہ را از میان خالی کنم و درین خیال بود باین مجذوب
 خود کہ شاہان نام داشت فریاد زد و گفت شاہان شاہان شاہ را بشا و تحت
 بلند تہ کہ بادشاہ دریا رسیدہ است بہادر شاہ این سخن را قال گرفت و بر
 چون بادشاہ شاہ جہیر تاخت آورد و آن تمام ملک را بہ قبضہ خود آورد و مقام
 خواجہ را از سر فرودلق و ادوات شیخ باین مجذوب با اتفاق اہل اخبار
 و سال نہ ہند و شہرت و ہفت است از مولف

ازین دنیا جو رخت زندگی بہت

بہ جہت یافت جاہرست باین

بگو قلم الہی ہرست باین

بسال احوال آن شہ دین

بیا کپور مجذوب قدس سرہ نام نامی و سید العفو
 و افضل فی از کالی است در ابتدا سہ حال طریق سلوک بسیار درویدہ
 و سقاہت کردہ شہسازانہ و عفاست گفت و جہامی آب بر میگردد و از نیال
 ملی دو چار شد و حالت جذبہ تہیست و گشت و گویا رانندہ البواب متوج
 بر روی مفہوم گشت اکثر احوال و راستگویی بود و چون افاقہ
 دست میداد و لہذا زنجیر و ریختہ از جہت جہت تہا دل می کرد و از لباس
 بشر عورت اکتفا کرد و ہدایہ ہا سہ نفیس پس دمی آورد و بدین دہان
 می بخشد و بجاہت خود می گذرانید و از مسکرات پرست خشنواش سے خورد

نجلوت گشته مسلمان محبت امیر می کردند و فغان آن جامع الکملات بقول صفا تواریخ
اعظمی در بیان عهد شهادت و یک بجزلیت نوی جزایه قبل وفات خود از حال فوت شد
خو خبر داد و بر کسیه نزد وی می رسید و او را میگفت که چندی شاه و دست شما فلان تاریخ فلان
ماه از شما حضرت است بمهره عالی وی در کشمیر در بمهره شیخ نهدی ریشی کشمیر است از موت

شیخ جیتی شاه مجذوبه خذله	یاقت چون با وصل ربانی وصال
وصل پاکش منت عشق بود بخوار	بار دیگر کن بیان فضل کمال

شاه بدیع الدین مجذوب کشمیری المشهور بمادی شاه قدس سره است
جام محبت و در بهوش شرب عشق بود مدام در دیر اینها گردی و با امینش مردان پان
کاری داشتی و در موسم سراد و عین برقت باران میدان شما گدازیدید و از غم برفت
بهر صدمه بیا کس نه نینیاقت و سوایکت بدی که از ان شیر عورت غرایض شرعی بود قوع
و دیگر هیچ جامه پوشیده نمی باخود داشتی صاحب تاریخ اعظمی می فرماید که شیخ نادای شاه از خود
قوی آنجده بود و زبان حق ترجمانش حکم کشمیر بر نه داشتی و از غم نیک بد هر هجرت کنی زن
آور که کان طغر بوقوع آمدی و با وجود غلبه جذب سکر حوت توحید بر ملا گفتی فقیر از راه علمای
هر چند که در باب حکم قتل داوند و فتوی ها نوشتند حاکم کشمیر بسبب حالت سکر و بیوشی ویرا
مغذ و زلهو کرد و در بی از اردی نشد و فغان و در سال نهم بود و با جریست و تا حال سبب
پرس آنجا کپالگی می پیشت و هر هدی که از اهل خصوصت بر خاک پانی می قته کشم و دفع میجو و بر سر
میرسد از موهل

سرور عشاق مجذوبان حق	شاه بدیع الدین ولی رفته کشمیر
رفت از دنیا جو در خلد برین	سال وصل بوست است کبر

خواجسته داود مجذوب کشمیری قدس سره
از مجازیب خدر رسیده کشمیر است جذب استغراق بهوشی و بیخودی
بر مزاج حق اشراج وی بکدی غالب بود که از خود هم خبر داشت ویرد آنخو
و نوش هم لاحق حال وی بنود باره خود لقمه در دهان خود نمی نهاد

داشته و ادراک گفتی از انظار اولیای بی بی نیست و شاه کمتا گفت میگوید که روزی در
 خانه مادر آمدند و درون خانه بلبلکی افتاده بود و بر سرش نشسته و گفت چه عجب است البته
 شکار نمی را بر بلبلکی نشاندند و این تقریر از غاوتی بود که نفس خود را به سنگ تشبیه داده
 از غوارق اوقیانوس در ج معارج الولايت است بعض اوقات در دن آبی که تخت راج محل
 است غوطه زدی چند روز در آب غایت ماندی بعد از آن بیرون آمدی و گاهی از
 راج محل غوطه زده در مقام بودی بر آید سال اوقات دے صاحب
 معارج الولايت که راقم الحروف راقم اینحال از دوست درج کتاب خود نه فرمود
 و مزار پر نور ایش بمقام موعی است شاه و فاجیز و خیر و خیر
 از معارج الولايت منقولست که این مجذوب در پینه می ماند نفس گیر او حال قوی داشت
 هر کس که بنجدش رفتی بی آنکه میان کند از حالش نشان داد و چند مرتبه که از مردم پینه
 آورده شد بسوختن نفس بزدارش در پینه در گرفت شاه فیروز مجذوب
 مجذوب بی درال آباد و در هر که نفس را ندی همچنان شد که اکثر اوقات بر پینه
 بودی و به مقتضای حاجت بشری هر چه که از میایم یافتی بان حج شد روزی در
 فاحشه بیاری چون او را بدین حال دید گفت میان فیر و زافسان از بهایم بهتر
 است اگر شما را حاجت افتد من حاضرم گفت بر پینه شو که همین حساب تو بر سه شوم
 گفت میان اینجا باز است در گوشت بیایند و حاجت خود روا کنند ازین
 سخن در خشم شد و گفت ای مکاره فیر و ز خود را پیش مردم رسوا میکنند و تو
 می خواهی که او را پیش مولای رسوا سازی یا بخویشگی رحمة الله علیه مجذوب
 مادر زاد بود اکثر حال بر پینه بودی و در تصور سیر کردی و با جانوران طیور و
 داشته و با سر که ملاقی شدی از وی طوطی خواسته و سخنانی که در جذب گفتی چنان
 شد ندی دوست بر بهاری که بالمیدی شفا یافتی صاحب معارج الولايت می فرمود
 که شخصی بر سر خود بیمار داشت ابله اش بگو گفت که با مجذوب را به حیل و بهمانه بخام
 خود آرد و دست بر سر بیمار بگذارد و بیمار شفا یابد و شوهرش بر رفت و با پورا

